UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188961

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—2272—19-11-79—10,000

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱.۵ ۵۱۲د   Accession No. P. 640

Author عمر خیام

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

تمام حقوق بحق مترجم محفوظ

هُوَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ

خمکدۂ خیّام

جس کو

ہندوستان کے مشہور و معروف جادو نگار

حضرت افسر الشعراء آغا شاعر قزلباش دہلوی نے

ترجمہ کیا اور فیاض قدردان

ہزہائینس سر علی نواز خان بہادر میر آف خیرپور (سندھ)

دام اقبالہ نے حلیہ طبع سے آراستہ فرما کر باصرہ افروزِ عالم فرمایا

۱۹۲۷ء

ملنے کا پتہ۔ شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

قیمت فی جلد مے بلامحصول ڈاک

تہدیہ

یہ ناچیز۔ چراغِ سرِرہ گذار۔ ان اوراق کو رستہ چلتے۔ احسان کرنے والے۔ قدردانِ اربابِ کمال۔ فیاضِ دوران۔ باذلِ ہمتا ہزہائینس سر علی نواز خان بہادر میر آف خیرپور (سندھ) دام اقبالہ کے اسمِ گرامی سے معنون کرتا ہے۔

واقعی! نہ آپ کا دستِ کرم جنبش کرتا نہ یہ بادۂ نیشاپور اِس شان سے نمک چشانِ ہند کا حصہ ہوتی ؎

آفاق میں بڑوں سے ہے چھوٹوں کی آبرو
ذرّوں کی روشنی شہِ خاور کے دم سے ہے

عاجز۔ ناتوان وزار
آغا شاعر قزلباش دہلوی
داتا گنج بخش رحؒ۔ لاہور

دیباچہ

دل سے اگر سنو تو یہ سننے کی بات ہے
ورنہ کسی پہ زور نہیں اختیار کیا؟

بالغ نظر حضرات پر مخفی نہیں کہ حکیم خیام نیشاپوری کی شخصیت اِس عالم کون و فساد میں اِک بے لاگ موعظہ نگار کی سی ہے۔ جس کو سب سے پہلے اہلِ مغرب نے پہچانا اور خوب پہچانا۔ مگر نہ اس طرح جس طرح اہلِ مشرق کی نظر میں وہ ایک زندہ جاوید ہستی ہے اور اُس کے طرۂ دستار میں متعدد کمالات کے لعل و گوہر درخشاں ہیں۔

اہلِ مغرب کی قدر افزائی شاید اِسی لئے ہو کہ وہ حکیم موصوف کو محض خمریات یعنی شراب و معشوق ہی میں شرابور سمجھتے ہیں۔ چنانچہ دانایانِ یورپ کے سرمایۂ ناز مسٹر فٹز جیرلڈ صاحب انگریزی مترجم نے بھی اُسے دی ایڈمائرر آف دی بیوٹی فل گرلز۔ پگنگ اینڈ پگنگ The admirer of beautiful girls pegging & pegging کے سوا کچھ نہ سمجھا۔ اس سے زیادہ بڑھے تو دانندۂ فلکیات لکھ دیا اور زیادہ سے زیادہ ترقی کی تو وہ سرکش بندہ مان لیا جس کا کوئی خدا نہ ہو۔ جس کو سزا و جزا حیات و ممات سے کوئی تعلق نہ ہو۔ بلکہ ظن غالب یہی ہے کہ اسی چہیتہ یعنی

دہریئے پن نے خیام کو تمام یورپ میں اتنا ہر دل عزیز بنا دیا ہے کہ ہر متمدن زبان اُس کے خیالات کے عکس سے معمور ہے۔ ابھی چند سال پہلے کا واقعہ ہے جب راقم الحروف اپنے مُربّی قدیم بہشت نصیب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ سفیر ایران کلکتہ اور قدردان علم و فضل ہز ہائنس سرکار سرواصف علی میرزا رئیس مرشدآباد بنگال کی ملازمت کے لئے حاضر ہوا تو ایک دن اسی ترجمے کی تلاش میں مسرز تھیکر اسپنک اینڈ کمپنی کے ہاں بھی جا نکلا۔ وہاں میں نے صرف ایک جلد انگریزی ترجمے کی دیکھنے کی غرض سے طلب کی۔ بینی و بین اللہ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ منیجر صاحب نے ایک لمبی چکلی میز صرف عمر خیام کے ترجموں سے بھر دی جو مختلف ڈیزائن اور مختلف مذاق کی تصویروں سے آراستہ تھے اور اس سے زیادہ مقبولیت کسی غیر زبان کے مصنف کی کیا ہوسکتی ہے؟ میں پھر بھی کہوں گا میرے خیال میں دہریت ہی تو ہے جس نے یورپ والوں کی نظر میں حکیم خیام کو اس قدر ممتاز و مفتخر بنا دیا ہے کیونکہ اہل یورپ کی سب سے زیادہ مطبوع چیز یہی تو ہے جس کو وہ اس صفت سے متصف پاتے ہیں۔ اُسی کو آنکھوں پر رکھ لیتے ہیں حالانکہ میں بلاخوفِ تردید کہتا ہوں کہ اُن کا یہ خیال بالکل غلط ہے سراسر غلط۔ جس چیز نے یورپ کو ایسا سمجھنے پر مجبور کیا ہے وہ مسٹر فٹز جیرلڈ صاحب کی کُل کائنات پچھتّر رباعیوں کا ترجمہ ہے جسے مطالعہ کرنے کے بعد ہر انگریز کھیام کھیام پکار اُٹھتا ہے مجھے معاف کیا جائے باوجودیکہ صاحب موصوف کی فارسی دانی کا یہ عالم ہے کہ اور مطالب تو درکنار چشم اور جسم کے ترجمے میں آپ نے کہیں فرق نہیں کیا۔ العظمۃ للہ! بہرحال میں کیا اور میری فلسفہ دانی کیا؟ حکیم خیام کے معیار اخلاق پر صدہا قلم

مجھ سے بہتر بہتر لکھ چکے ہیں۔ اس پر بھی میں اتنا ضرور کہوں گا کہ اُس کے جذبات کو درک کرنا ہم جیسے مرفوع القلم لوگوں کا کام نہیں۔ اُس کی شراب کے جُرعہ نوش تو ایک ہی ساغر میں دو عالم کی سیر کر لیتے ہیں۔

صاحبانِ انصاف! حکیم کی تعلیم ہم کو سچا مرد باخدا بناتی ہے۔ وہ مکر و زُور نمود و نمائش کا قاطِعتاً دشمن ہے۔ وہ زاہدانِ سالوس پر طعن و تعریضیں کرتے کرتے اس مزے سے دلوں میں چٹکیاں لے لیتا ہے کہ صاحبِ ذوق پھڑک پھڑک جاتے ہیں۔ دنیا اور اہلِ دنیا کو اس نے عارفانہ نظر سے دیکھا ہے اسلئے وہ بار بار کہتا ہے کہ یہ جگہ دل لگانے کے قابل نہیں۔ یہ تو ایک سرا ہے یا وہ غنچہ جس کو شبنم وار سورج کی کرن پڑتے ہی خالی کر دینا ہوگا اس کاجل کی کوٹھڑی سے ہاتھ پاؤں بچا کر نکل جاؤ بالفرض یہاں ہزار سال بھی جیئے۔ نعماتِ دنیا سے خاطر خواہ بہرہ ور بھی ہوئے۔ پھر ایک دن موت۔ موت۔ موت۔ وہ ہم سے بار بار کہتا ہے۔ اے غافل ہستیو! تم کوئی مال و دولت یا خزانہ نہیں ہو۔ جو تمہیں ایکدفعہ دفنا کر پھر نکال لیا جائے۔ یہاں بار بار نہیں آنا! اسلئے وقت کو غنیمت جانو۔ سوچو سمجھو! تم کون ہو۔ کہاں سے آئے۔ کس لئے آئے! اور یہاں آ کر تم نے کیا کیا؟ بس یہی وہ احکام ہیں۔ جن کو انسانی طرزِ عمل کی درستی کہا جاتا ہے! انہیں کو تہذیب الاخلاق بھی پکارتے ہیں۔ مردم آزاری۔ تضیع اوقات۔ لالچ۔ حسد۔ غم و غصہ وغیرہ وغیرہ نہایت مذموم صفات ہیں۔ جن کے مقابلے میں صبر و رضا۔ راستی و قناعت وغیرہ باعثِ عزت و وقار ہیں۔ بس حکیم خیام کے اسکول میں یہی نصاب داخل ہے مثالاً مشتے نمونہ از خروارے بچشمِ انصاف ملاحظہ کریں اور بتائیں خدا کیواسطے بتائیں کیا ایسے ہی اعتقاد تعلیم کرنیوالے کو بیدین۔ ناستک اور دہریہ کہتے ہیں؟ لیجئے دیکھئے دنیا کی بے ثباتی اور معبودِ حقیقی کی شان ۹

چوں نیست بہر چہ ہست جز باد بدست　　چوں نیست بہر چہ ہست نقصان و شکست
پندار کہ ہر چہ ہست در عالم نیست　　" " " " نیست در عالم ہست

با بط می گفت ماہی در تب
گفت کہ چوں من و تو گشتیم کباب　　بود از پس مرگ من چہ دریا چہ سہ

یا یہ کہ۔

غافل بچہ امید دریں شوم سرا　　بر دولت ایں دل منہ از بہر
ہر گاہ کہ خواہی کہ نشیند۔ از پا　　گیرد اجلت دست کہ بالا پیب

انتہائے توکل

در دہر ہر آں کہ نیم نانے دارد　　وز بہر نشست آستانے دارد
نے خادمِ کس بود نہ مخدومِ کسے　　گو۔ شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

خالق کے حضور میں مخلوق کی ندامت۔

یہ بالکل نرالا مضمون ہے جو مجھ بے برگ نے آج تک کہیں نہیں دیکھا ؎

با نفس ہمیشہ در نبردم چہ کنم　　وز کردۂ خویش درد مندم چہ کنم
گیرم کہ ز من در گذرانی بکرم　　زیں شرم کہ دیدی وچہ کردم چہ کنم

اے سبحان اللہ۔

جو تھوڑا ہنستے ہیں وہ بہت روتے ہیں۔

گل گفت بہ زلفائے من روئے نیست　　چندیں ستم گلاب گر بارے چیست
بلبل بزبانِ حال با او می گفت　　یک روز کہ خندید کہ سالے نگریست

لیجئے اب دنیا و مافیہا سے الگ ہو کر خیّام کی حمد و نعت بھی سن لیجئے۔ واللہ یہ وہ رباعی ہے جو ہر بندۂ خدا کو اپنا وظیفہ بنانی چاہیئے ؎

اے ذات تو در کشائیندہ توئی ۔ ہم رہے کہ رہ نمائیندہ توئی
ہیچ دستگیرے ندہ ۔ ہمہ فانی اند و پائیندہ توئی

تنگِ مور نور ہست از تو ۔ در پائے ضعیف پشہ زور ہست از تو
ذات تو سزا ست مر خداوندی را ۔ ہر وصف کہ نا سزا ست دور ہست از تو

حمد کے بعد خاتم کی نعت

ساقی قدحے کہ ہست عالم ظلمات ۔ بے روئے تو نیست در جہاں آب حیات
از جان و جہان و ہر چہ در عالم ہست ۔ مقصود توئی و بر محمد صلوات

آئیے۔ اب اُس شراب مصفا۔ اُس طیب و طاہر زلال کی بھی ایک جھلکی لگا لیجئے جسے خیّام رات دن پیتا تھا لگے ہاتھوں اُس کے محبوب ساقی کی بھی زیارت کر لیجیے۔ بشرطیکہ آپ کی مادّی آنکھیں اُسے دیکھ سکیں۔ بس اسی پر خاتمہ ہے اور یہی قولِ فیصل ؎

اے دل مئے معشوق مکن در باقی ۔ سالوس رہا کن و مکن زرّاقی
گر پیروِ احمدی۔ خوری جامِ شراب ۔ زاں حوض کہ مرتضاش باشد ساقی

اے سبحان اللہ! الحق یعلو و لا یعلی۔ بس اس سے زیادہ صاف و پاک عقیدہ اور کیا ہو سکتا ہے جو سقاھم ربھم تک پہنچا دے! اگر اب بھی خیّام دہریہ۔ بے دین اور لامذہب ہستی تھا تو میں ہزار بار قربان ہوں اس بے دینی پر۔

آغائی ترجمہ خیام کی چند خصوصیات۔

آخر میں اب میں خمخانہ خیام جلد اول کی بابت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس ترجمے کی چند خصوصیات ہیں جن کو پڑھنے سے پہلے ہر ناظر کو سمجھ لینا نہایت ضروری ہے۔

(۱) میرے خیال میں اس ترجمے کو وہی احباب چٹخارے لے لے کر پڑھ سکتے ہیں جو فارسی زبان اور اردوئے مُعلّےٰ دونوں پر عبور کامل رکھتے ہیں۔ ورنہ بیک طرفہ ڈگری دار اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

(۲) ناظرین ترجمہ۔ سب سے پہلے اصل رُباعی کے الفاظ اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں اُس کے بعد ترجمہ پڑھ سکتے ہیں۔

(۳) یہ بھی واضح رہے کہ یہ لفظی ترجمہ نہیں مکھی پر مکھی مارنی مجھے نہیں آتی نہ فارسی الفاظ کو اردو کی شکل میں لاکر بجنسہٖ رکھدیا ہے۔ نہ رباعی کی کوڑی بھر بحروں میں سے جہاں تُک لگا ایک سنبھال لی ہے بلکہ صرف ایک ہی عام بحر میں تمام رُباعیوں کا ترجمہ حاضر ہے۔

(۴) شعرائے عصر کی خدمت میں التماس ہے کہ یہ ناچیز ترجمہ ایطائے خفی وایطائے جلی مُردّف وغیر مُردّف۔ تنافر الفاظ وغیرہ تمام قیود سے اصل کی طرح آزاد ہے اگر اسے ملاحظہ کی عزت بخشیں تو صرف مطالب نگاری کو عین مقصود سمجھ لیں۔ والسلام

ہوئے ہیں ہم ضعیف اب دیدنی رونا ہمارا ہے
پلک پر اپنے آنسو صبح پیری کا ستارا ہے

عاجز کمترین آغا شاعر قزلباش دہلوی
داتا گنج بخش رح لاہور۔

خمکدۂ خیام

یعنی

جلدِ اوّل

ترجمہ منتخب رباعیاتِ عمر خیام

نیشاپوری

(رباعی کا ترجمہ رباعی میں)

(رفاہ عام سٹیم پریس لاہور باہتمام بابو نورالحق)

(کتبہ: عبدالمجید خوشنویس لوہاری منڈی لاہور)

هر ذره که در خاک زمینی بوده است
پیش از من و تو تاج و نگینی بوده است
گرد از رخ آستین به آزرم فشان
کان هم رخ خوب نازنینی بوده است

حکیم خیام

[illegible] الا [illegible]

[illegible] اجالا [illegible]

[illegible] دنیا میں [illegible]

[illegible] والا [illegible]

[illegible] شعراء

جلّ جلاله

در دیدهٔ بینش که نور است از تو

در پای ضعیف پشه زور است از تو

ذات تو منزه است ز خداوندی را

وصف کنا منزه است و دور است از تو

حرره کلهر

پیچیدہ سے کمر پہ ہے زور
چوٹی کی درازی سے ضعیف اوس پہ ہے زور
مجھ سے الالتی تری زور
پیچک طاؤسی سے نہیں زور
قمری ہے ابابیلیں

[illegible] الشعرا

حزین بسم

ساقی قدحی که بی تو عالم ظلمات

جز باده تو نیست در جهان آب حیات

از جان و جهان برتر و هرچه در عالم هست

مقصود توئی و بر محمد صلوات

[illegible]

اے ساقیا بساغرِ آبِ حیات ظلمات

بریز نورِ کمالِ آبِ حیات

جرعۂ ... سبحہ

بیجان و جان جانان او جہان کو

منصور ... صلوات

امیر الشعراء

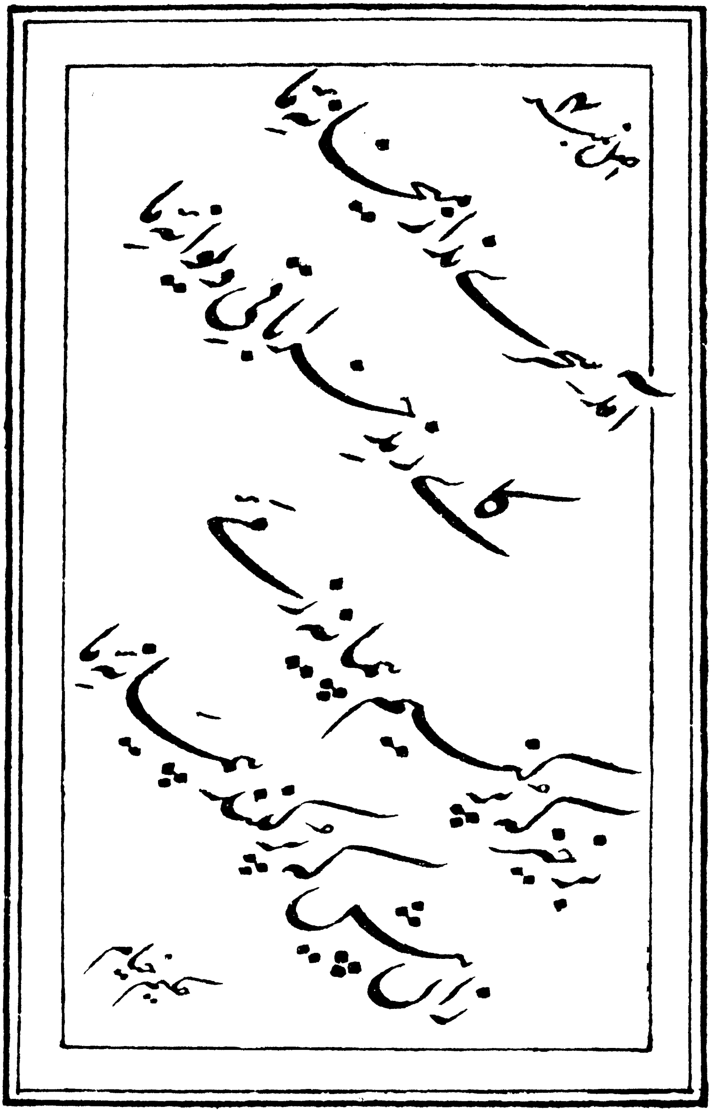

بینتیم

آئی ہے پیا صبح سب کو یو جانی

اے زینت ترا اب جواں سے(۱) دیوانی

سنا غم

اٹھ چلے بھر ترا اب سب پیانی

سہنیت اچھال جا نہ پیانی

ازنسخہ اشعار

(۱) سے بمعنی مانند۔

ایضاً منه

تا فکر کجا امید و بیش تو رسد

بر دوستان این دل منه از بهر جان

بیگاه که خواهی ای که نشنید از باید

پیدا طلبت درست که بالا بیند

حکیم خیام

نتیجہ

سمجھ یہ نہ پھانس دل میں تو اپنے ہے سرائے

دل دولتِ دنیا میں نہ اللّٰہ لگانا

جب تک کہ یہاں ٹھہرنا تو پایا

یہ کس کا حکم تھا کہ مر[1] اور نہ جا

---

[1] مَر یعنی دفع ہو۔ اِس خاکدانِ عالم سے نکل جا۔

رباعی

ما را گویند دوزخی باشد مست
قولیست خلاف دل در آن نتوان بست
چون عاشق و مست دوزخی خواهد بود
فردا بینی بهشت همچون کف دست

حکیم خیام

سب کہتے ہیں مجھ کو دوزخی ہے بہتان[1]
دل کو نہیں لگتی بات یہ ہے ایمان
جب عاشق مست و دوزخی سب ٹھہرے
سکھ کیا جنت ہے کہ چٹیل[2] میدان

زمرۃ الشعراء

[1] یعنی الزام۔ [2] صاف۔ صفا چٹ۔

مرزا غالب

گر نخوردی طعنه زن مستان را

[illegible] [illegible] تمیز یزدان را

[illegible] نخوردم

[illegible] [illegible] من

[illegible] [illegible] مستان را

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سعدی [illegible]

[illegible]

عمل نجیب

گر باده خوری تو با خردمندان خور
یا با صنمی ساده رخ خندان خور
بسیار مخور ورد مکن فاش مساز
اندک خور و گه گاه خور و پنهان خور

مشقه نجیب

پپیہا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افسر الشعرا

[illegible]

[illegible]

با نالهٔ عندلیب و صوت بلبل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

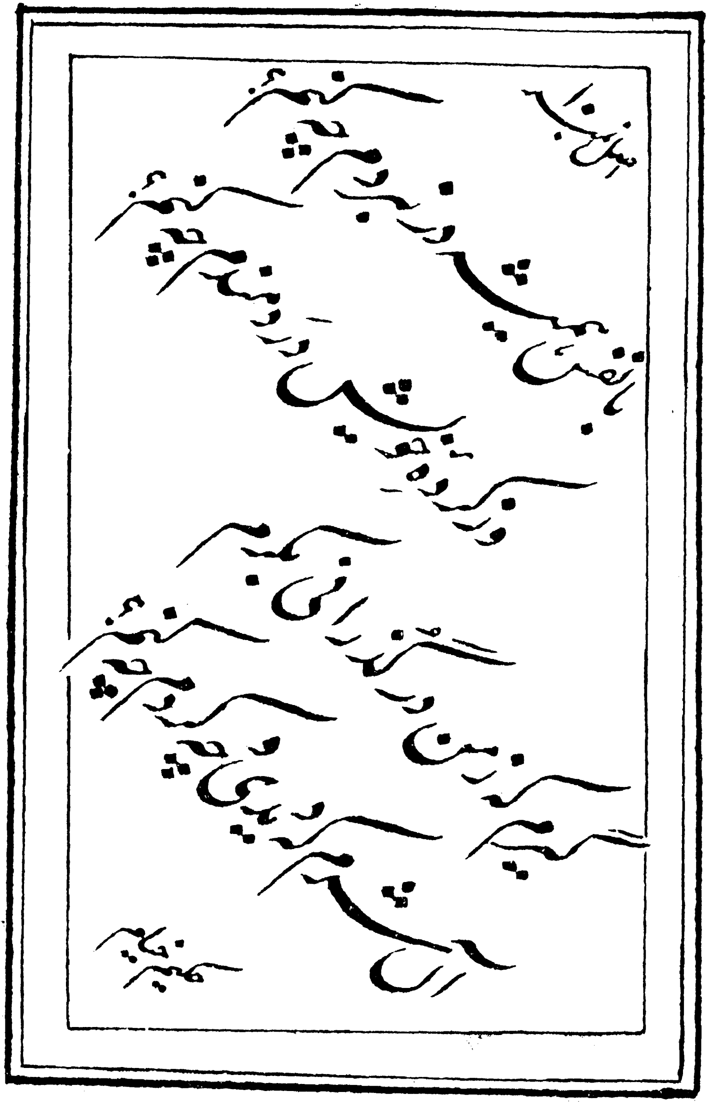

[illegible]

بمعنی لڑائی ۔ ۵۲ مرن یعنی ندامت ۔ شرم

اصل نسب الله

صبت نغمت بیت صبت سیکل عالم‌ها

پیشتر تا جایها

وانس زیچه روی

ست

سر و دار

تخیلی بود

بر باب جمال و نشان‌ها

نجست زبست نیست

کتبه خادم

پیشینہ ۱۱

بیتے سے کہا ہمیں سب کی عادت ہے

بیتے سے کس کیتا سب کچھ ہے

وا تقش بھی کیا آپ کیا کچھ ہے

بیتاب کس بقیہ

کس طرح اپنی بیتاب ہے

کس اپنی تھی کیا تک ہے

راقم ہمیں

از مشق شمس

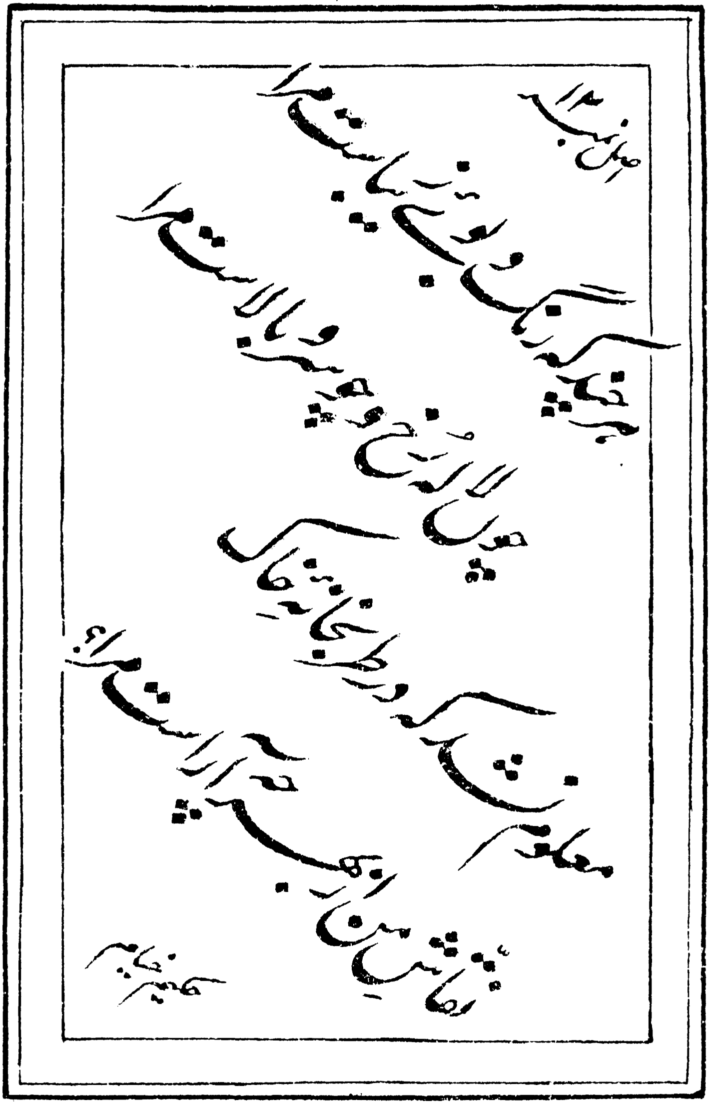

[illegible]

قدرت نے بھیج حسن دو بالا کیا
رُخ پھول سا، قید سیاہ پیچ میں
پیچ پہ پیچ بھلا کر کے ذرا کس کے بنایا
ناگن سے نکھرے گیسو سنوار لیوی تھا

[illegible]

[illegible]

از جبر قضا [illegible]

[illegible]

[illegible]

جانان این سر و تن در ره تو بنهاده‌ایم

بنقطه روان بیم آزاده‌ایم

تا آخر کار

بجواب

یہ کار گاہ صورت ہیں بہ ایک ہی تصویر کے [illegible]

[illegible] دو ہیں

کس لطف سے [illegible] ہیں [illegible]

ملک [illegible] حاتم [illegible]

از افسر الشعراء

از صحبت [illegible] بی‌خبری به
[illegible] بی‌تشویش [illegible]
[illegible] اندوه [illegible]
[illegible]
[illegible] پیشه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زبس

سجی ہیں خلوص کی آمیز آرزوئیں

سمجھ تو صنم ان سے نہیں ہوں جاتا

سن تیرا حال کہو

بچا وہ بیماں سے تیرا لیا

وہ دیکھیے کیا اب اور ہوں لیے

از قلم شعراء

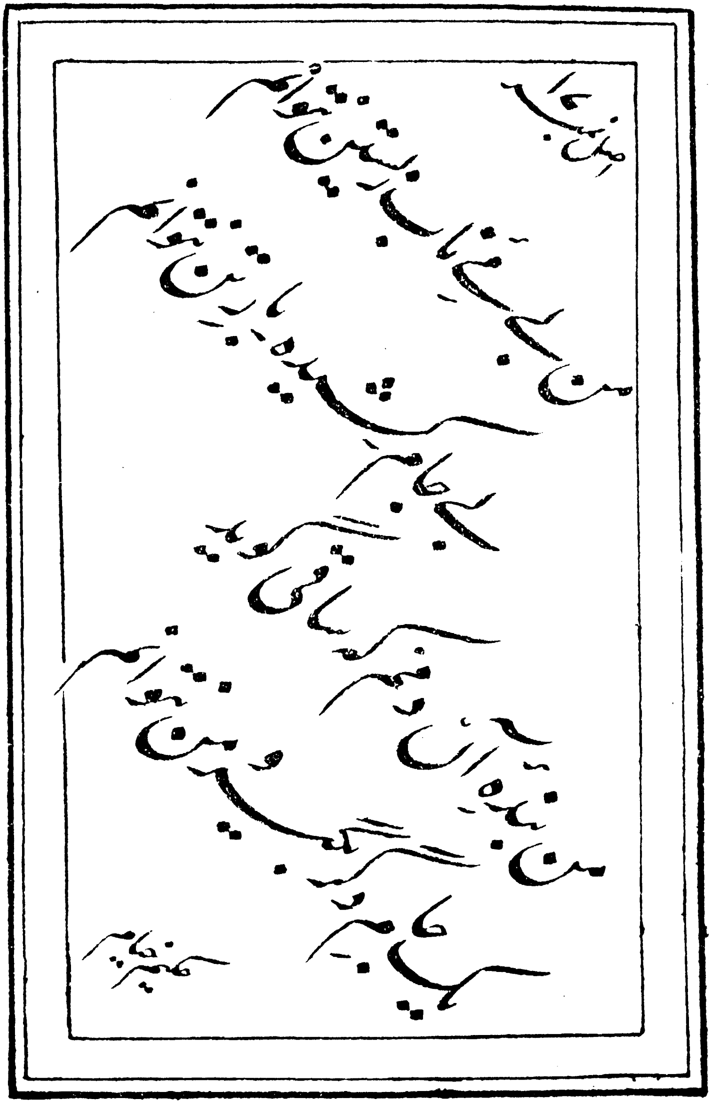

بجناب عالی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زبدة الشعراء

[illegible]

من از رمضان روزه اگر می خوردم
تا ظن نبری که بی خبر می خوردم
از محنت روزه روز من چون شب بود
پنداشته ام سحری می خوردم

حکیم خیام

نمبر ۱۸

رمضان میں جو ہیں آتش کی جھاں باں
کہ غفلت چھپائی
سمجھنا یہ
کہ تیرے
یہ تھا ایک دن
تکلیف روزے کی اٹھا کر سکھائی
سب یہی سمجھا کہ سب میں سبکی

افسر الشعرا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

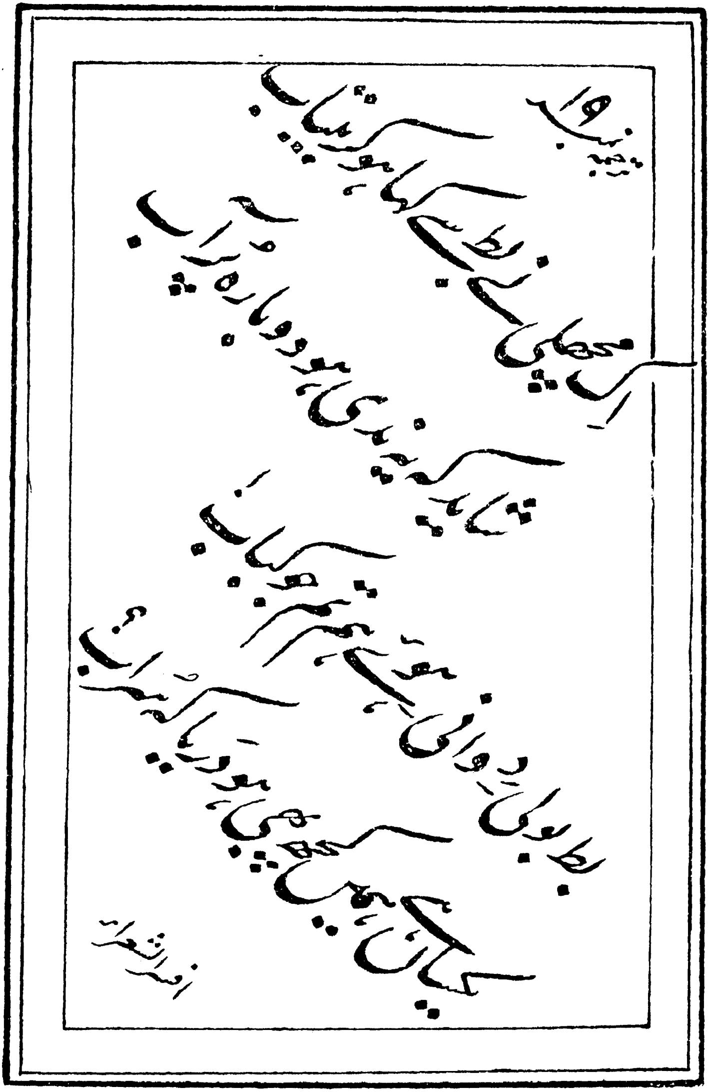

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افصح الشعراء (?)

[illegible] نمبر ۱۳

جام و می و ساقی و لب کشت

این جمله مرا نقد و ترا نسیه بهشت

مشنو سخن بهشت و دوزخ از کس

که رفت بدوزخ و که آمد ز بهشت

حکیم خیام

۴۱

[illegible]

حکیم خیام

رباعی ۲۲

چون نیست ز هر چه هست جز باد بدست
چون هست ز هر چه هست نقصان و شکست
انگار که هر چه هست در عالم نیست
پندار که هر چه نیست در عالم هست

نمبر ۳۲

جز یقیں ہستیِ عالم کو ثبات

نقصان ہے ثبت نور زوال آئینہ

پہچان اب بھی ہے دنیا نہیں

پہچان اب دیکھ نہیں سکتا وہ ہم

افسر الشعرا

۱ یعنی ہستی باری تعالیٰ شانہ یقینی ہے۔

[illegible]

در هر دشتی که لاله زاری بوده است
آن لاله ز خون شهریاری بوده است
هر شاخ بنفشه کز زمین میروید
خالیست که بر رخ نگاری بوده است

[illegible]

نتیجہ ۱۲۴۳

صدر آئین جہاں الا کہ تمکین سے کمال

سلطان کا ہون سے سی قیصر کا

ہوئی تشبیہ سے کس زینت سے صوفی

تب سے ہوئی طالع تجلی اتنا

زمرۂ الشعرا

ص ۲۲

امروز ترا دسترس فردا نیست
و اندیشهٔ فردات بجز سودا نیست
ضایع مکن این دم ار دلت شیدا نیست
کاین باقی عمر را بها پیدا نیست

کتبه خیام

نمبر ۳۲

اول [illegible]

دیوانه [illegible]

یارب [illegible]

[illegible]

[illegible]

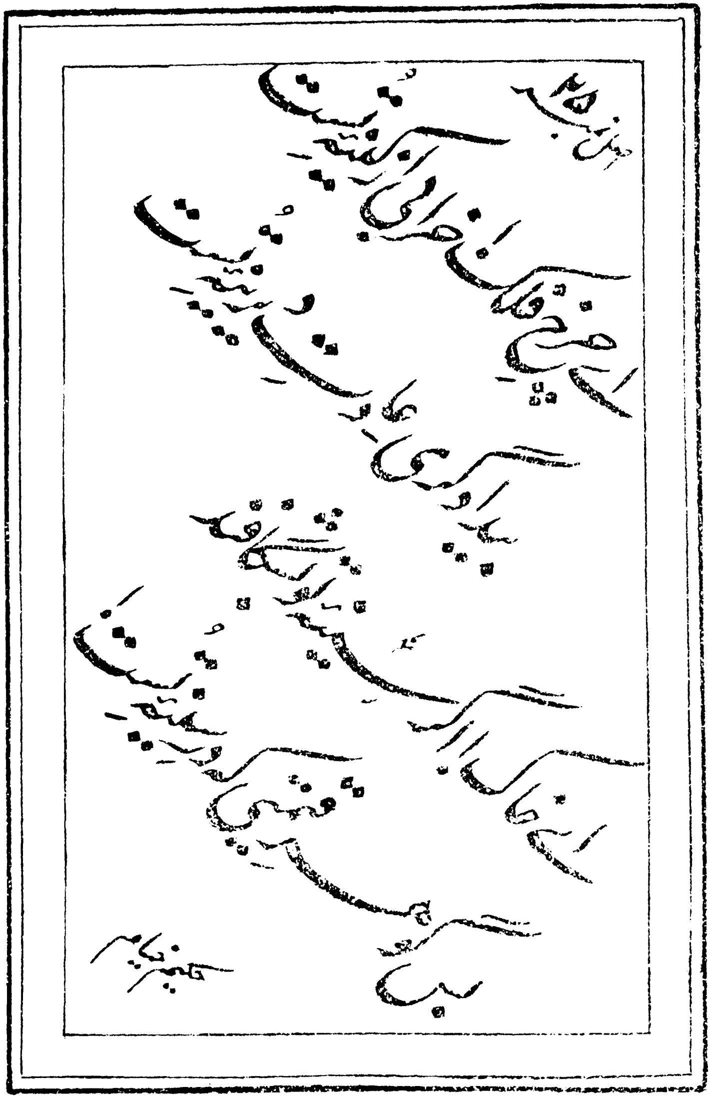

اصل نمبر ۴۳

غم ملال از سر دل شد و رفت

بر [illegible] پیش [illegible] شد و رفت

با قصه [illegible] کار از ره [illegible] بیش

حال دل دیگران با [illegible] پیش [illegible] حاصل شد و رفت

با خوشدلی [illegible]

حکیم خیام

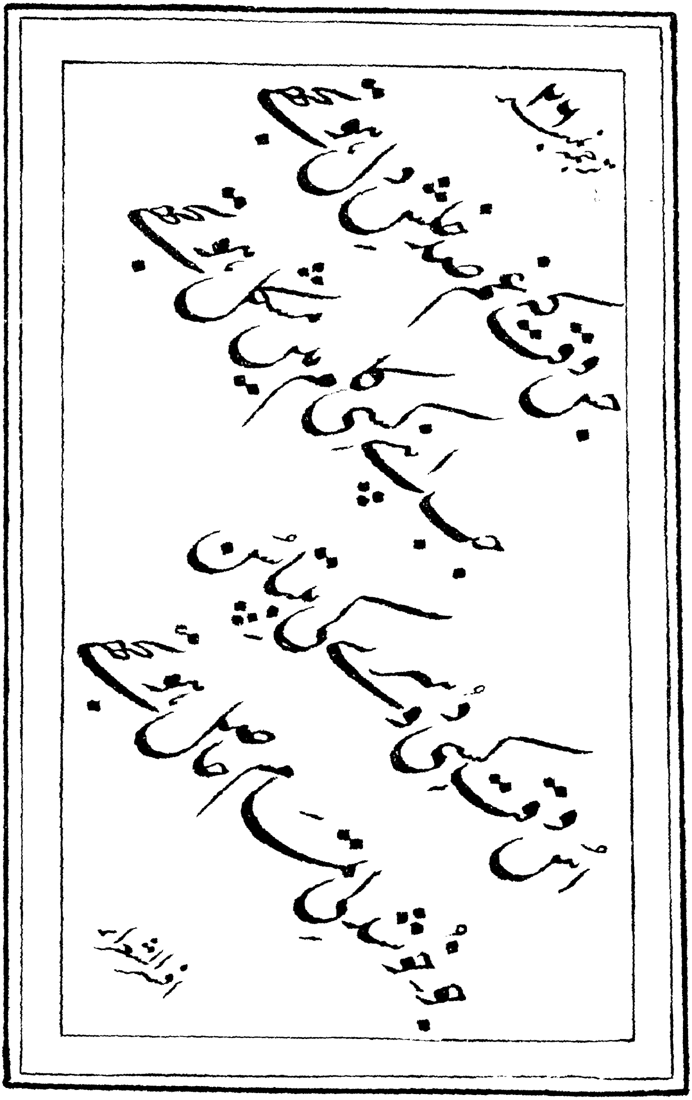

چشمه سار آن زیبا و چه ...
بی کلاه با شغال چه ...

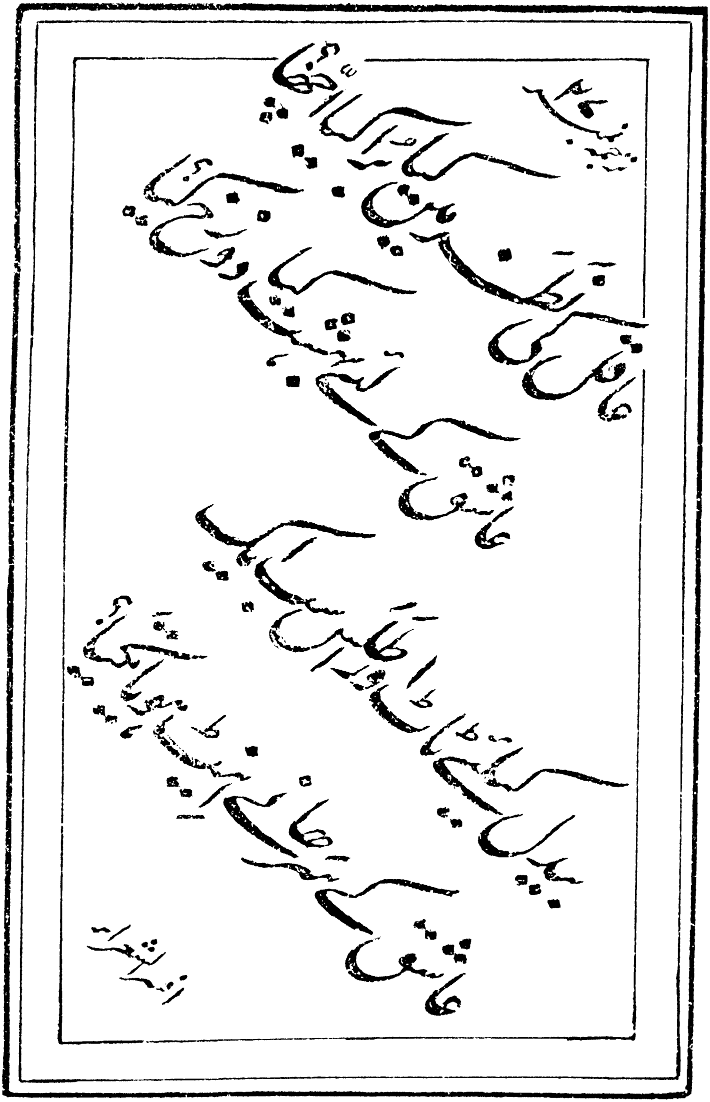

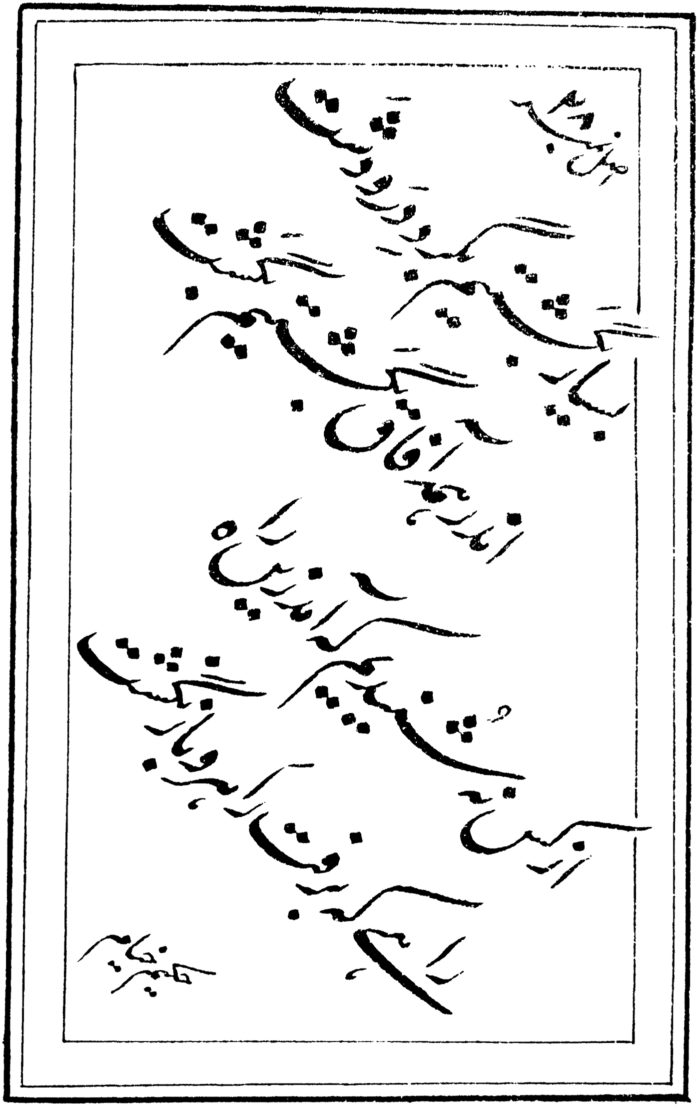

جنبش ہو دستِ وحشت جہاں ایسا نالہ

آفاق کا گریباں یکبار ہو گیا چاک

افسر الشعرا

ابن یمین ۲۹

[illegible]

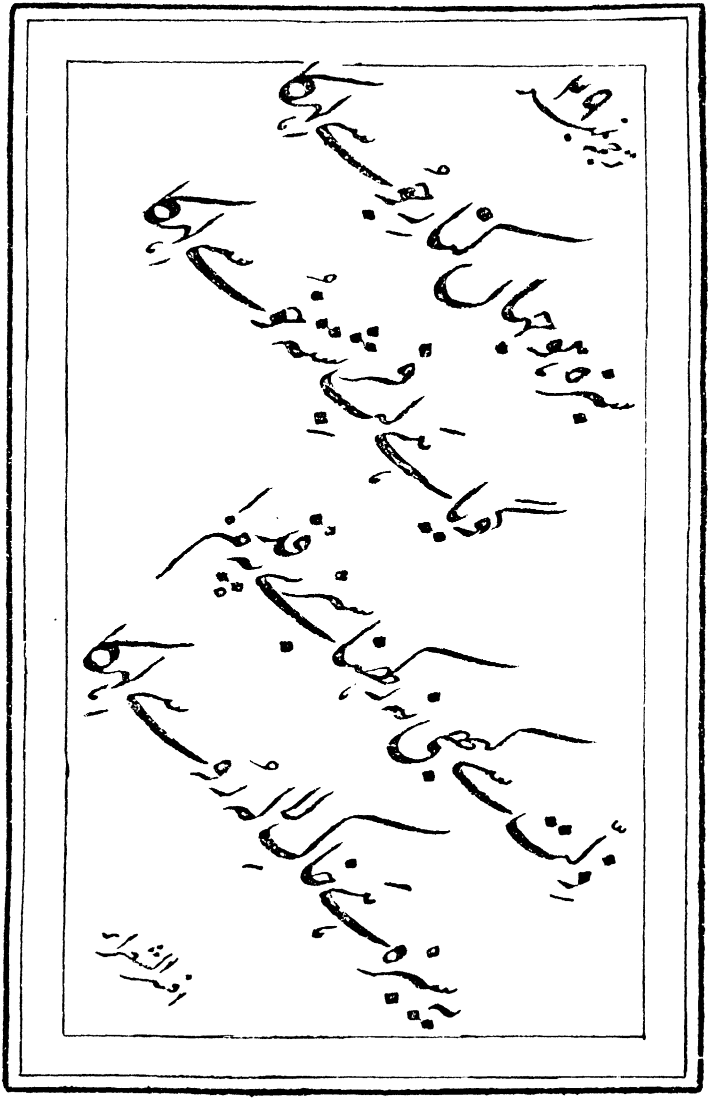

[illegible]

آن به که درین زمانه کم گیری دوست
با اهل زمانه صحبت از دور نکوست
آن کس که بجملگی ترا تکیه بدوست
چون چشم خرد باز کنی دشمن توست

کتبه … خادم

پہنچے بس کہ روح تیری بطلب
پہنچے ہے کہ اس جہاں پہ پہنچے منزل
پہنچے ہے کہ گرد و دل مشکل
دنیا میں نیک دوست
آگاہ کی
تو جب بنا آرام طلب
وہی نشیمن آزاد طلب

افسرالشعراء

روزی که شود اذا السماء انشقت

وان دم که بود اذا النجوم انکدرت

من دامن تو بگیرم اندر عرصات

گویم صنما بای ذنب قتلت

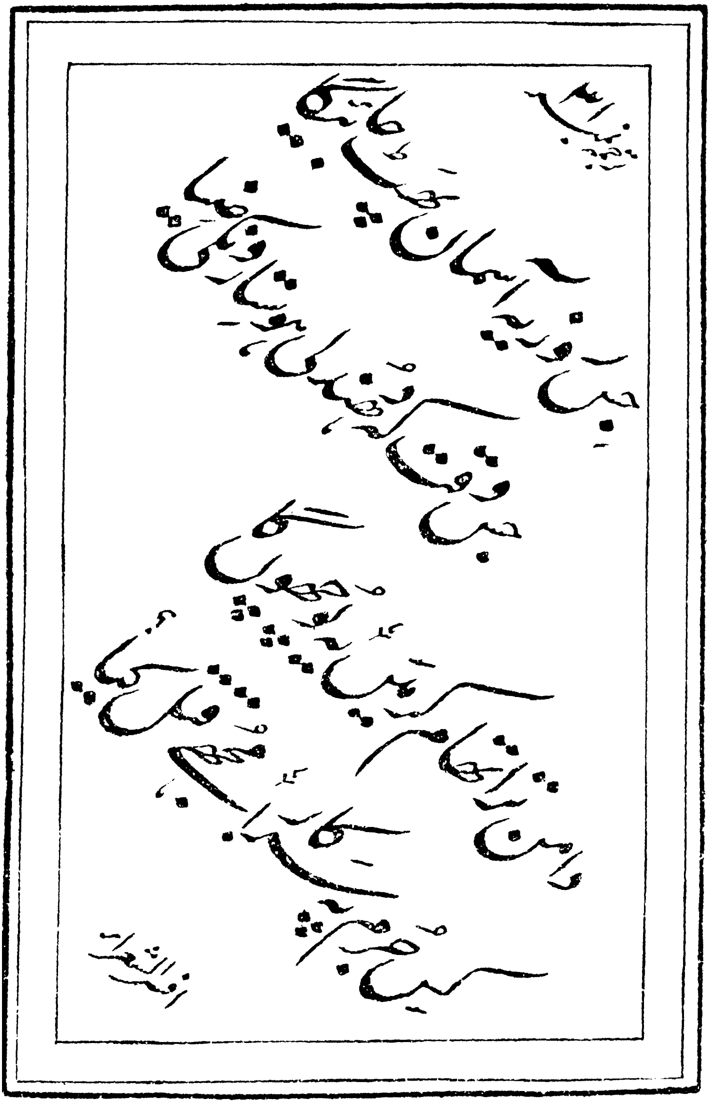

[illegible]

چون مردن تو مردن یکبارگیست

یکبار بمیر این چه بیچارگیست

خونی و نجاستی و مشتی رگ و پوست

انگار نبود این چه غمخوارگیست

حکیم خیام

[illegible]

[illegible]

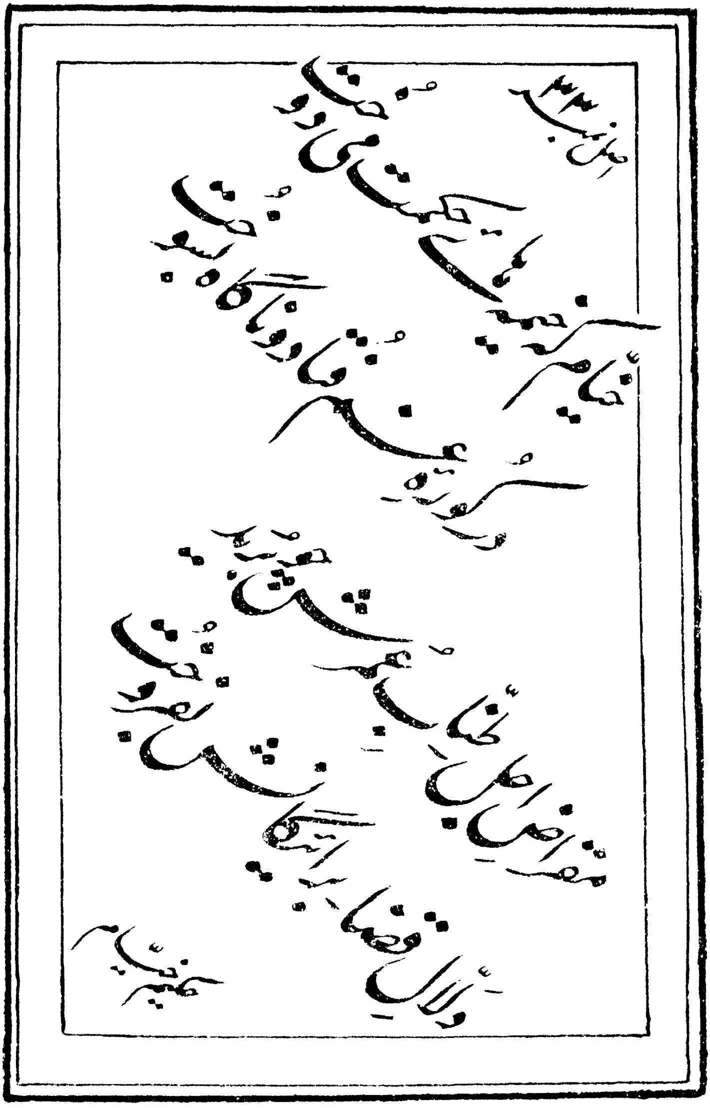

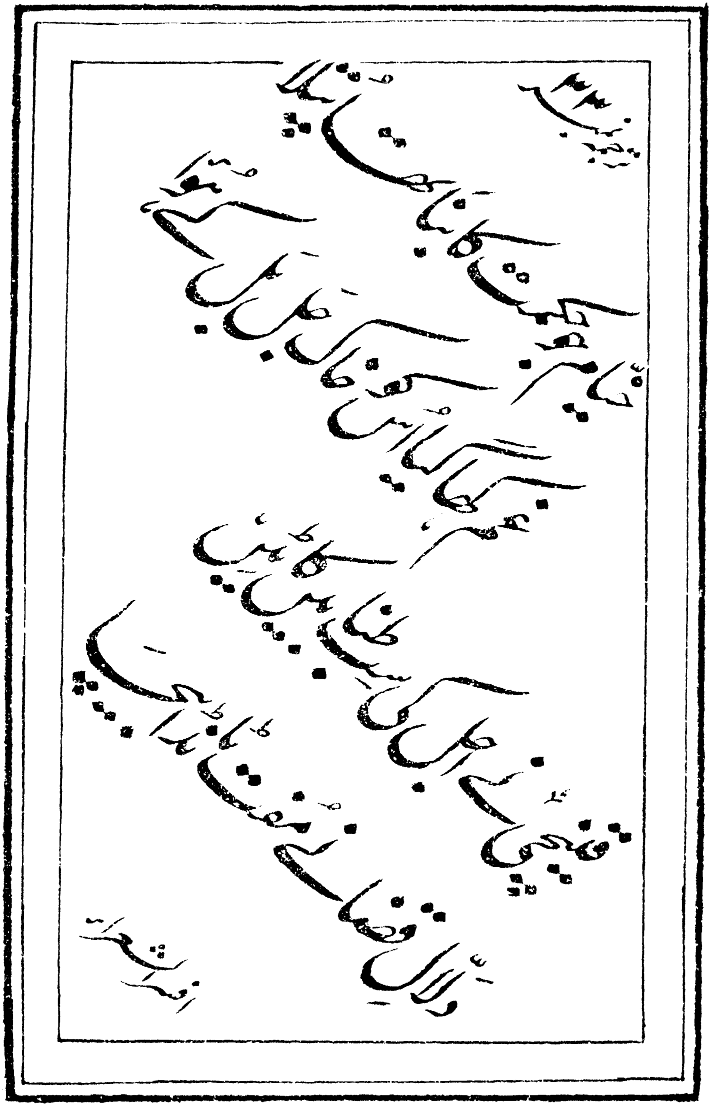

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

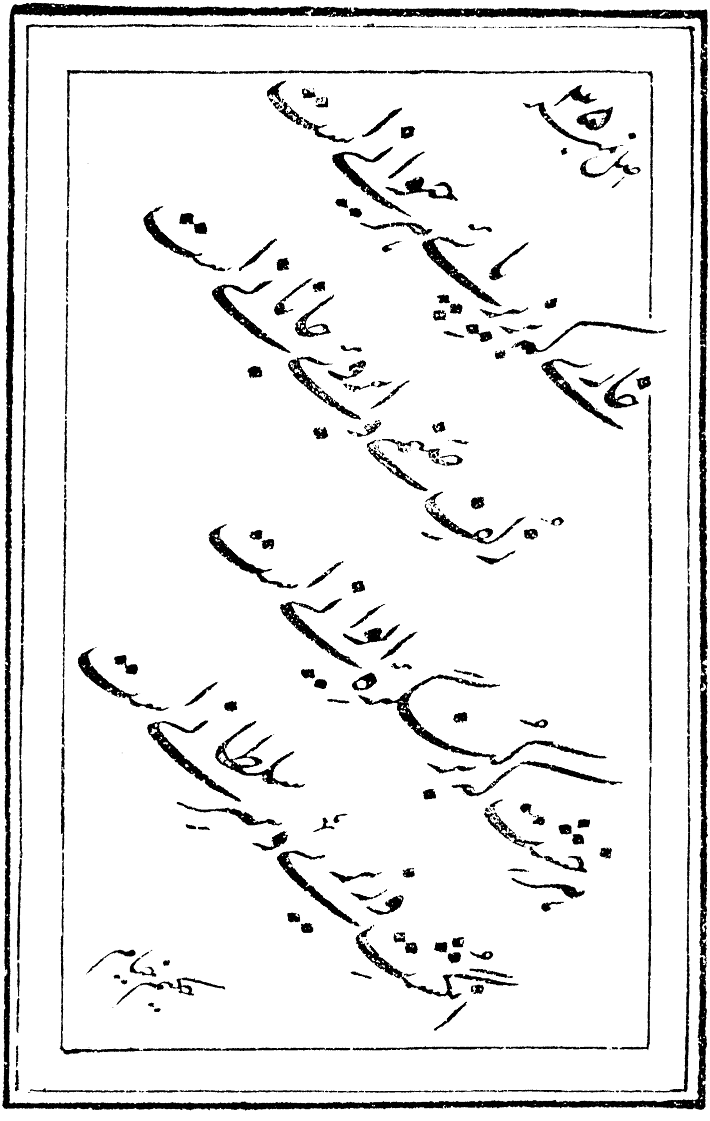

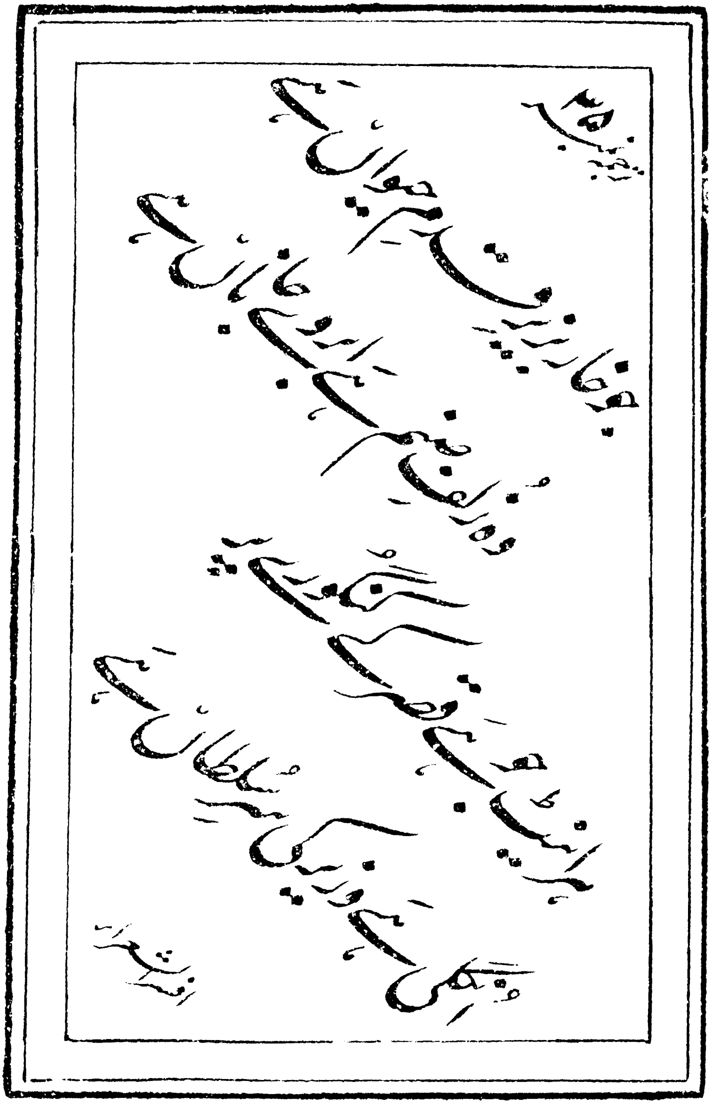

طرز سوم

دل سرّ حیات اگر کماهی دانست
در مرگ هم اسرار الهی دانست
امروز که با خودی ندانستی هیچ
فردا که ز خود روی چه خواهی دانست

حکیم خیام

[illegible] بوسہ ـ وا اقفا نہ ہے

دل نیستی کی لہر سے بھی آب ہے
اور موت سے بھی بے نیاز کا سبھا

پیش
آپ چھپ بیٹھے ہیں اپنا بہو
سکھ نہیں ہیں ہم ہو کا کیا جانے گا

افسر الشعرا

(۱) لِم ۔ بمعنی کُہنہ ۔ غرض و غائت ۔

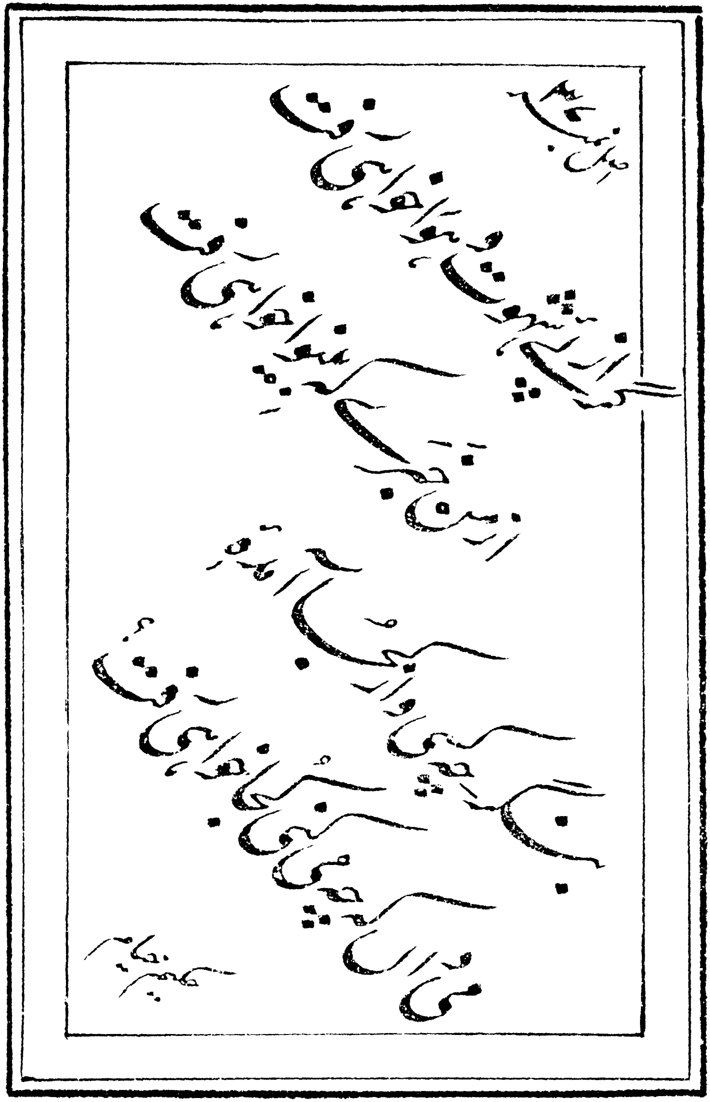

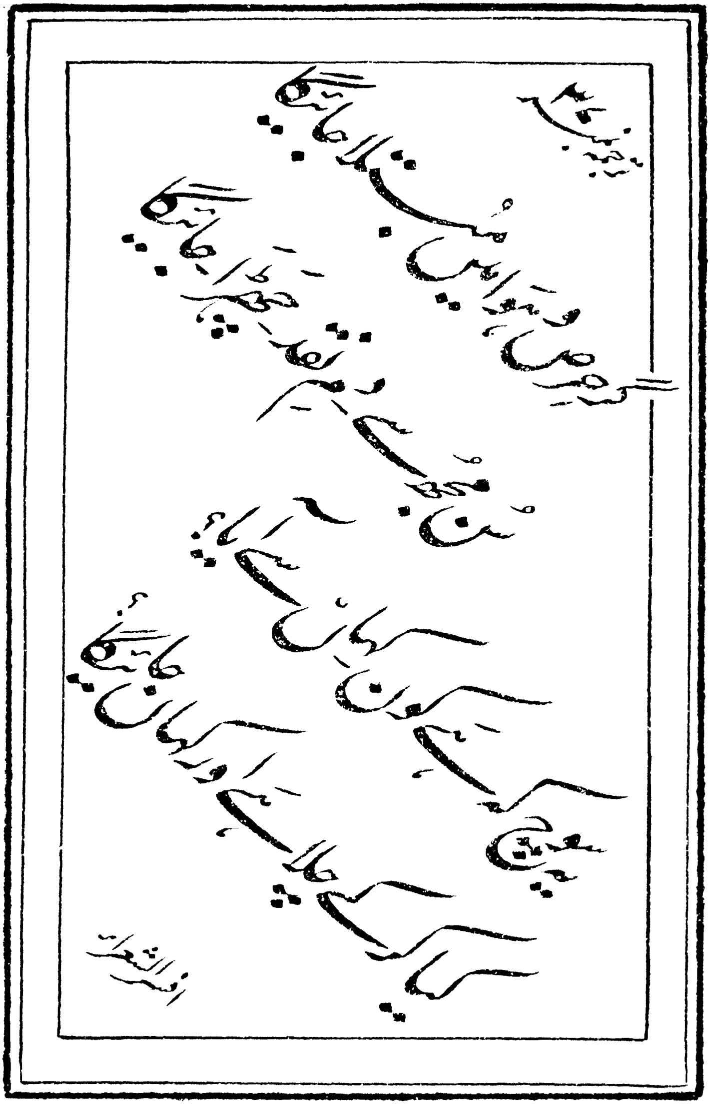

صفحه ۳۸

نیکی و بدی که در نهاد بشر است
شادی و غمی که در قضا و قدر است
با چرخ مکن حواله کاندر ره عقل
چرخ از تو هزار بار بیچاره تر است

[illegible] حسین

نمبر ۳۸

نیکی و بدی بطینت انسان مضمر

شادی و غمی قضا و قدر کار شو

در پیش عقل

الزام منه بچرخ کای مسکین

صد بار ازو بیچاره‌تر

وہ

افسر الشعرا

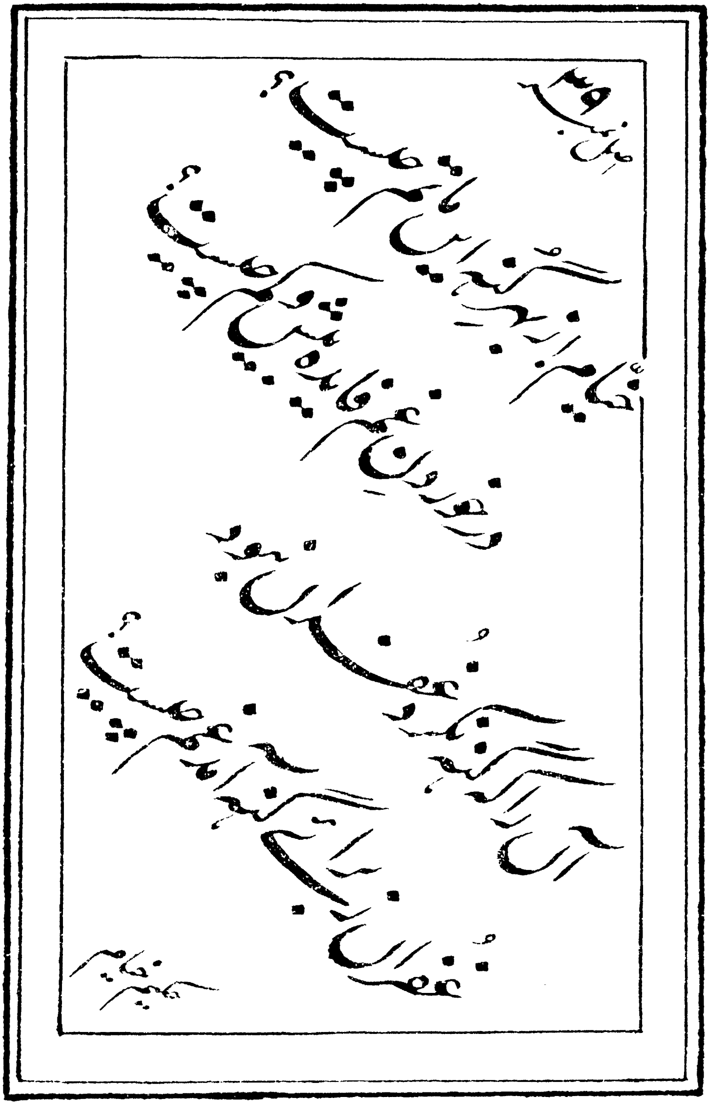

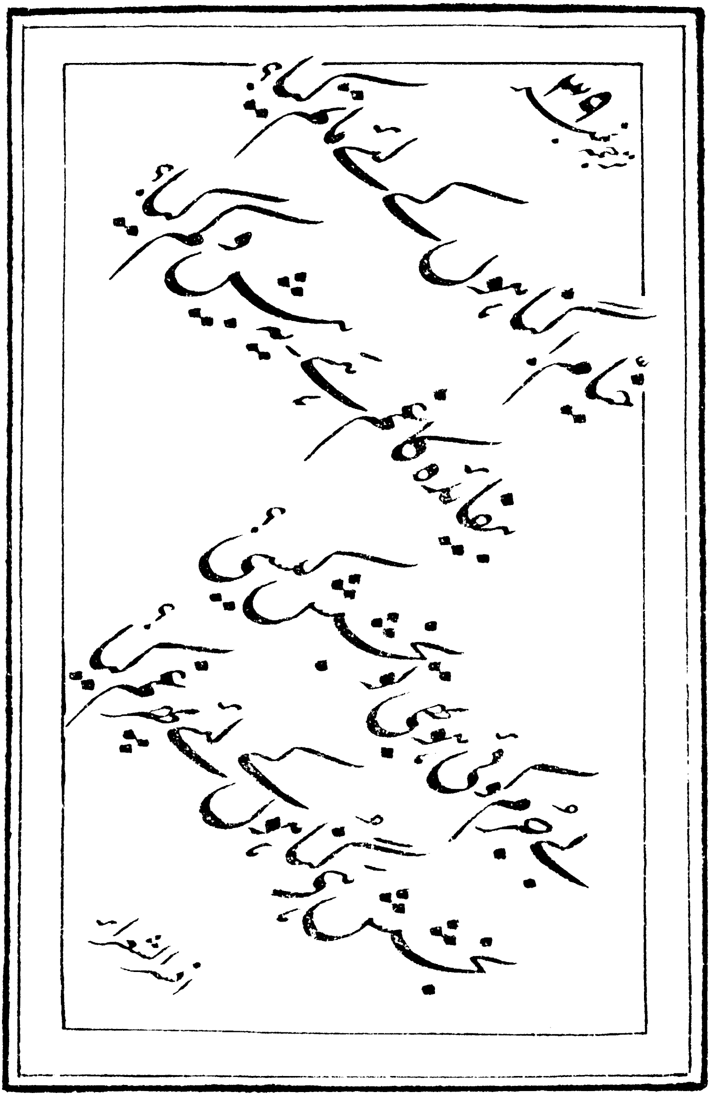

ازمن بنام

بشتاب از آنکه روزگار شورانگیز است
ایمن منشین که تیغ دوران تیز است
در کام تو گر زمانه لوزینه نهد
زنهار فرو مبر که زهرآمیز است

حکیم خیام

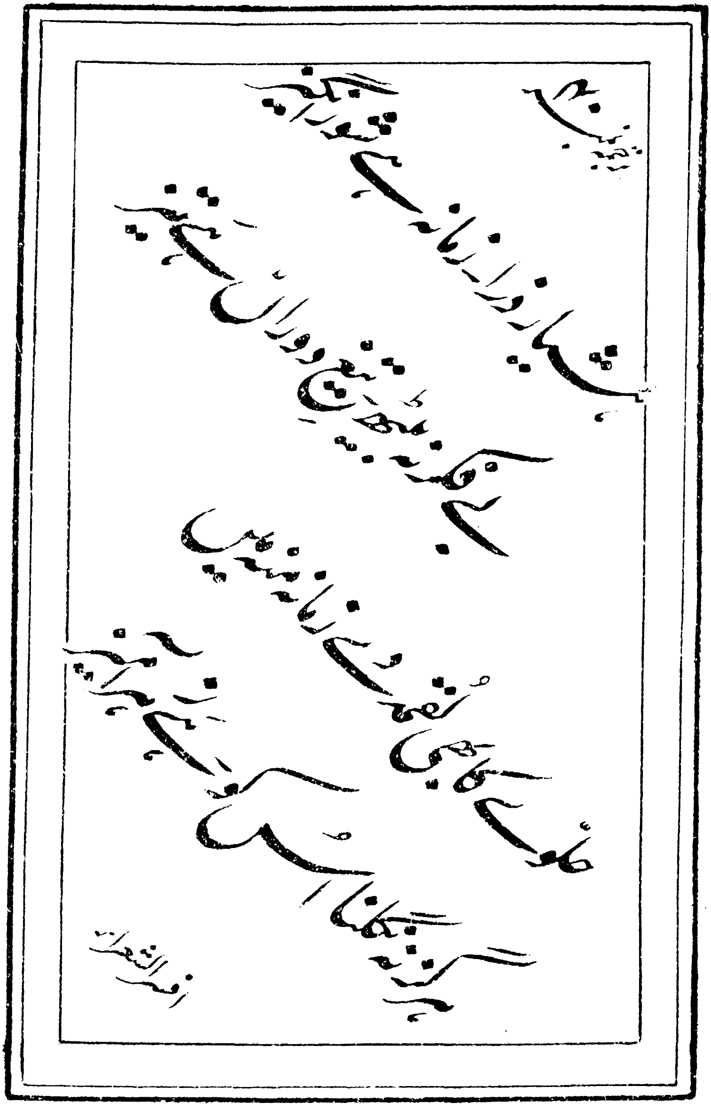

عمل [illegible] ۱۱۲

این یک دو سه روز نوبت عمر گذشت
چون آب بجویبار و چون باد بدشت
تا هستم غم دو روزه نخورم
روزی که نیامدست و روزی که گذشت

حکیم خیام

بیت ۱۲۱

بیتابیاں کی طرح گھٹی[1] ششکل تھا

کیسا اور بھی ان کو عمر اپنی بیتی

مجھ سا ہو تو ورنہ کس کی ایسی بیتی[2]

جیون نہیں یا الٰہی دل بی

استاد الشعراء

۱؎ یعنی کم ہوگیا ۔ ۲؎ یعنی گذر گیا ۔

حرره ۱۲۴

ما با یار آشنا چشم من ... است

این چرخ تو و ما ... است

ز ... کسی که در جهان بی بنیاد ... نیست

... هر ... تو ...

مشقه ... خادم

جب ان کا [illegible]

باندھ [illegible] مشکیں [illegible]

افسوس احباب اس کا بھی دنیا کو ہوگا

جو عمر [illegible]

افسر الشعرا

---

۵ مشکیں باندھنا - دونوں ہاتھ کس دینا

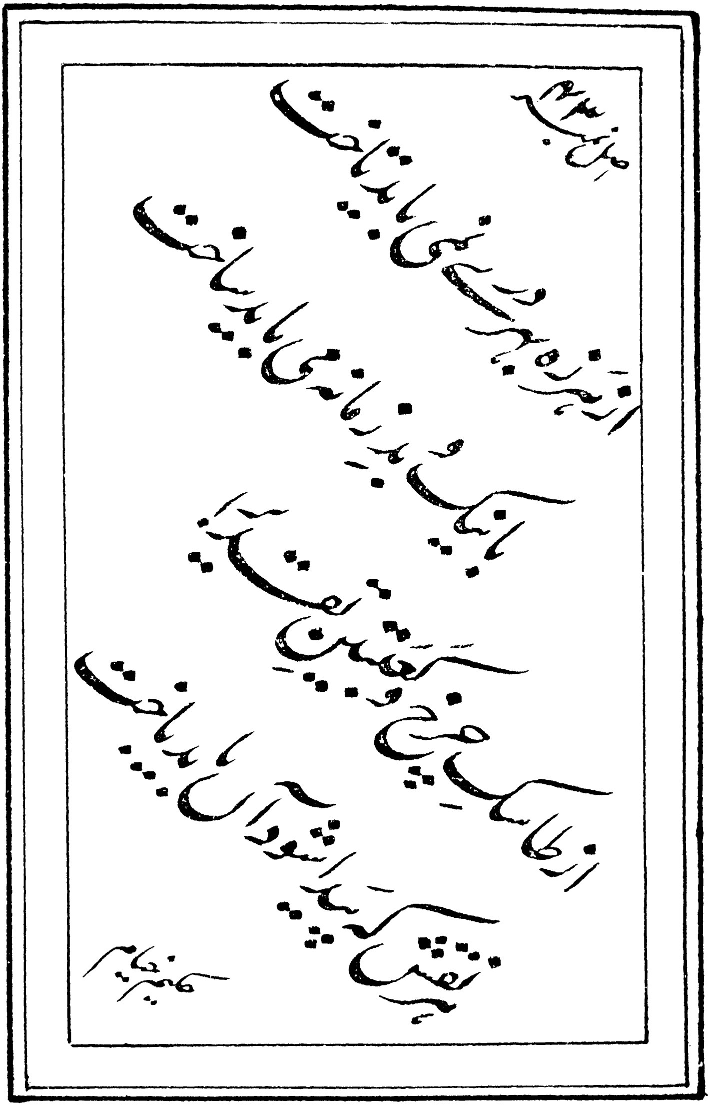

[illegible]

[illegible]

من هیچ ندانم که مرا آنکه سرشت
از اهل بهشت کرد یا دوزخ زشت
جامی و بتی و بربطی بر لب کشت
این هر سه مرا نقد و ترا نسیه بهشت

حکیم خیام

نمبر ۲۲

جب نہ سیکھے کیا وہ جانبازی

ہیں ابھی سیکھتے ابھی تو ابھی نازی

یکتا چمن آرا شراب و معشوق

پھر کیوں نہ تقاضے یہ ساز و آواز

افسر الشعرا

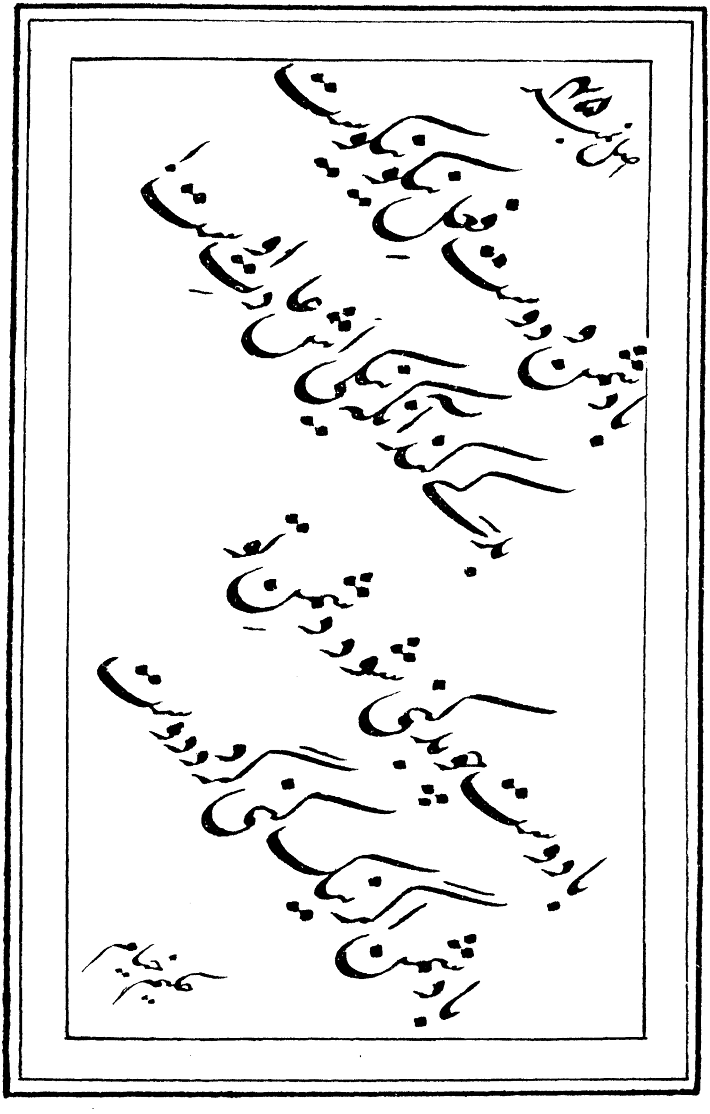

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افسر الشعرا

از صفحه نود و دوم

می خوردن من نه از برای طرب است
نز بهر فساد و ترک دین و ادب است
خواهم که به بیخودی برآرم نفسی
می خوردن و مست بودنم زین سبب است

حکیم خیام

پنجم بہار

پتا نہیں ہے عشق کی ناطاقتی
پیچ کیا اب تو کوئی دی جگہ ہے

اگر وہ نہ بعد قوی ہیں پیچ ہی مانتا
ناقل بعد لی ہی سے ہی ہے نیش

افضل الشعراء

اصل پنجاهم

گویند کسان بهشت با حور خوش است
من میگویم که آب انگور خوش است
این نقد بگیر و دست از آن نسیه بدار
کآواز دهل شنیدن از دور خوش است

حکیم خیام

[illegible]

[illegible] الشعراء

نمبر ۳۸

[illegible] ہو بہشت

[illegible] سرشت

[illegible]

[illegible] سرشت

ز[illegible] الشعرا

از نسیم صبح اعلیحضرتست

آسمان بالای عظمت اعلیحضرتست

عشق ار چه بالاست لیکن حضرتست

عظمت بالا از اعلیحضرتست

دین و دنیا و خلق شاه است

ملک و دین آن بنده ای است

کمترین خادم

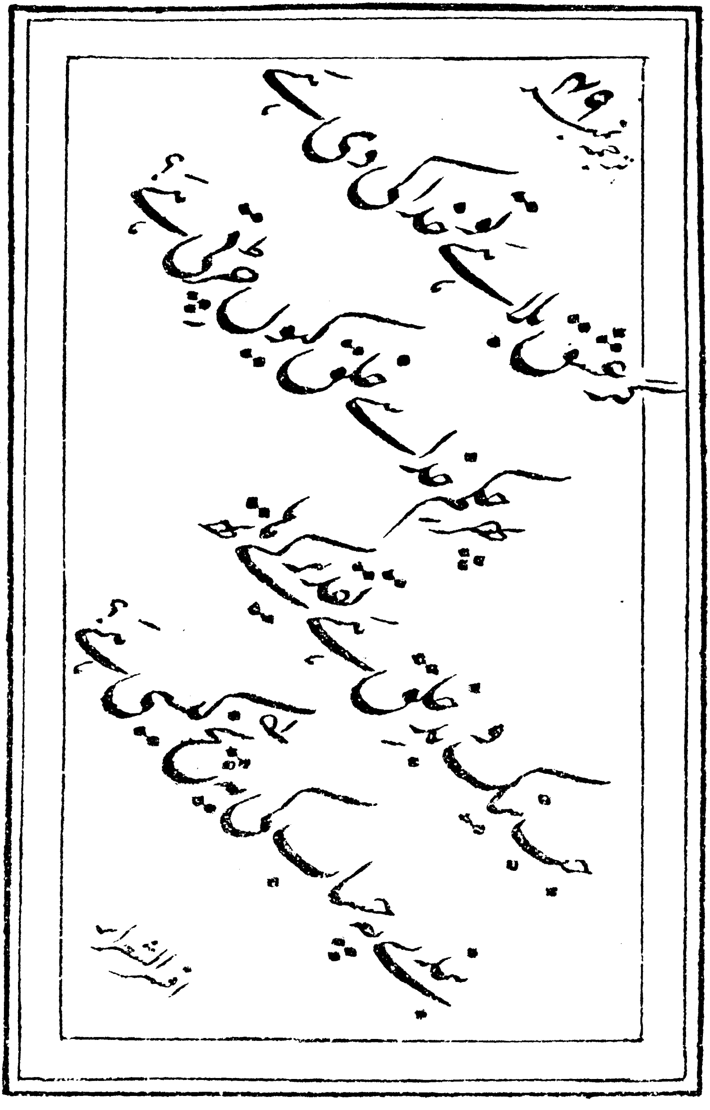

عمل بیژن

فصل گل و طرف جویبار و لب کشت
با یک دو سه تازه لعبتی حورسرشت
پیش آر قدح که باده نوشان صبوح
آسوده ز مسجدند و فارغ ز کنشت

حکیم خیام

بجنسہ

بے فصلِ بہار ہے بتا وریا بن

پپیہوں کا بھی جھمیلا ہے آہا ہا ہا ہا

اس وقت طبیعت پہ ور کیفیت ہیں

سب کچھ پینے دو میں ساقی کو

افسر الشعراء

سہ چپکنا۔ خم کھانا

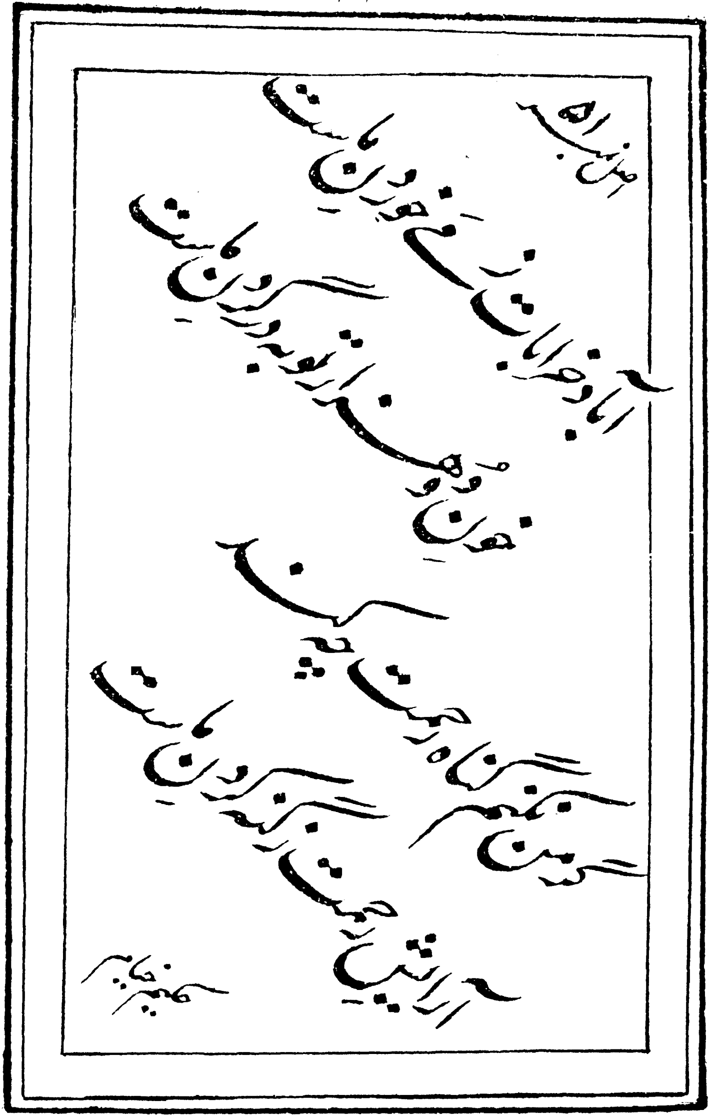

نمبر ۱۵۱

سمجھی ہے سایا اپنے غیرت سے

جان دو مر کے از تیری پہ سمیت

یہ مجھ پر ہیں تیری آتش سیتی

جسکی توریت کی بات کا بوسہ

از ملک الشعرا

[illegible]

پیش از من و تو لیل و نهاری بوده است

گردنده فلک نیز به کاری بوده است

زنهار قدم به خاک آهسته نهی

کان مردمک چشم نگاری بوده است

حکیم عمر خیام

نتیجہ ۱۳۰۵ھ

بہم سیر جو کی باغ بیاباں ویران راتیں تھیں
چھپا تھا فلک بیلوں میں نہیں ہماری باتیں تھیں

آئے وہ کہ اور لیکن

ہر سمت قلمرو خاک کی تھی یہ ایک باتیں تھیں
یا ادریں کی کال سیاہ بیلیاں تھیں تھیں

افسر الشعراء

[illegible]

ساقی ار بمعرفت [illegible] مستی

[illegible] بمعصیت [illegible]

پیش [illegible] همی [illegible]

[illegible] دمی چه کار آید [illegible]

مقصود ز آدمی همین [illegible]

حکیم خیام

پیرایه

باقی به معرفت سراج ایمان

شیرین به معرفت قبول عصیان

سبحان کرم آیتش

به معرفت انسان آدمی عرفان

مقصود نقطه

از … الشعرا

عمل بنده ۱۲۸۵

ای سلسلهٔ موی [illegible] خطت
بس [illegible] گشته است [illegible] سرشت
بسیار [illegible] و دوران قضا
[illegible] قضا [illegible] سرنوشت

[illegible]

بیٹھے ہیں ہم طرح زیرِ لب کشت
کس سے ہوا و ہوس یہ نہ ابھی سرشت

بیٹھے ہیں اک ہم ایسے
ہم بھی ہیں قضا کار ریاں سرشت
اوروں کی طرح ہیں نہ طالبِ بہشت

افسرالشعراء

ساقی قدحی که کار عالم نفسی است
گر شادی ازو نقش بر آب است
خوش باش به هیچ جهان غم دل مخور
کز شش جهت

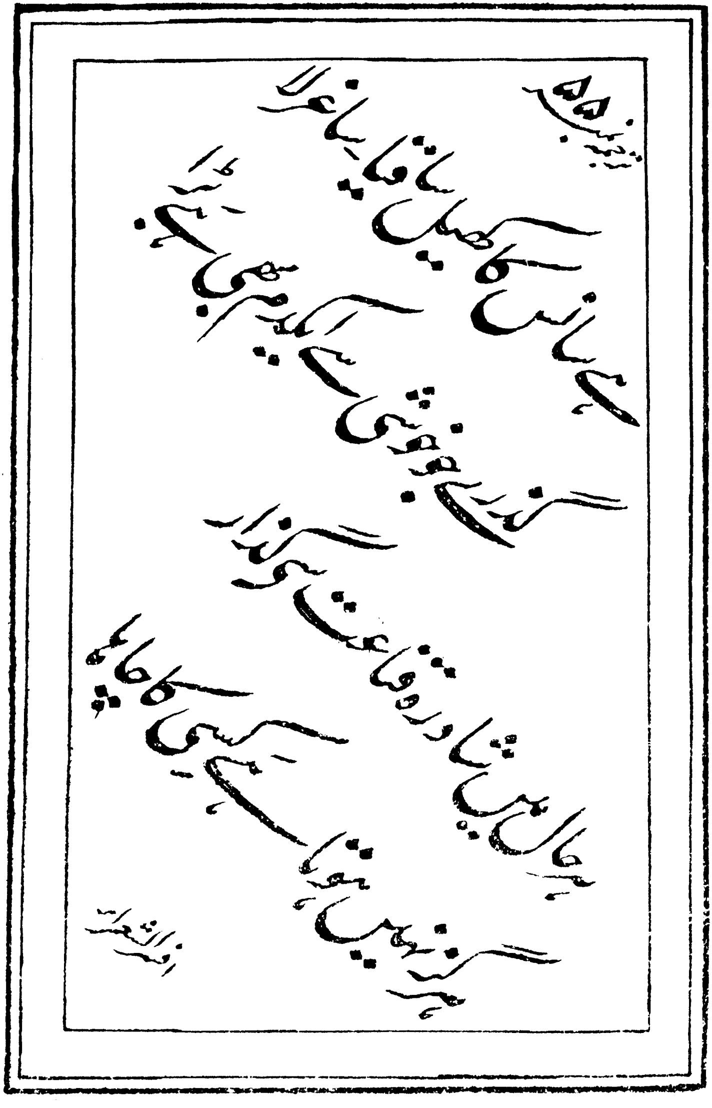

مثل نمبر ۶۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بہ حسن جوانی … بیتی

[illegible]

[illegible]

نمبر ۲۵

[illegible] جیب [illegible] نہیں [illegible]

کیوں چھپی [illegible] پھول [illegible]

اے دوست [illegible] حسن [illegible]

نقش [illegible]

[illegible]

از من به جهان

سیم ار چه بهانه‌ای چو خندان است

بی سیم‌بران باغ جهان زندان است

از دست تهی نقش سراز زر است

ور کیسه پر از زر است گل خندان است

حکیم خیام

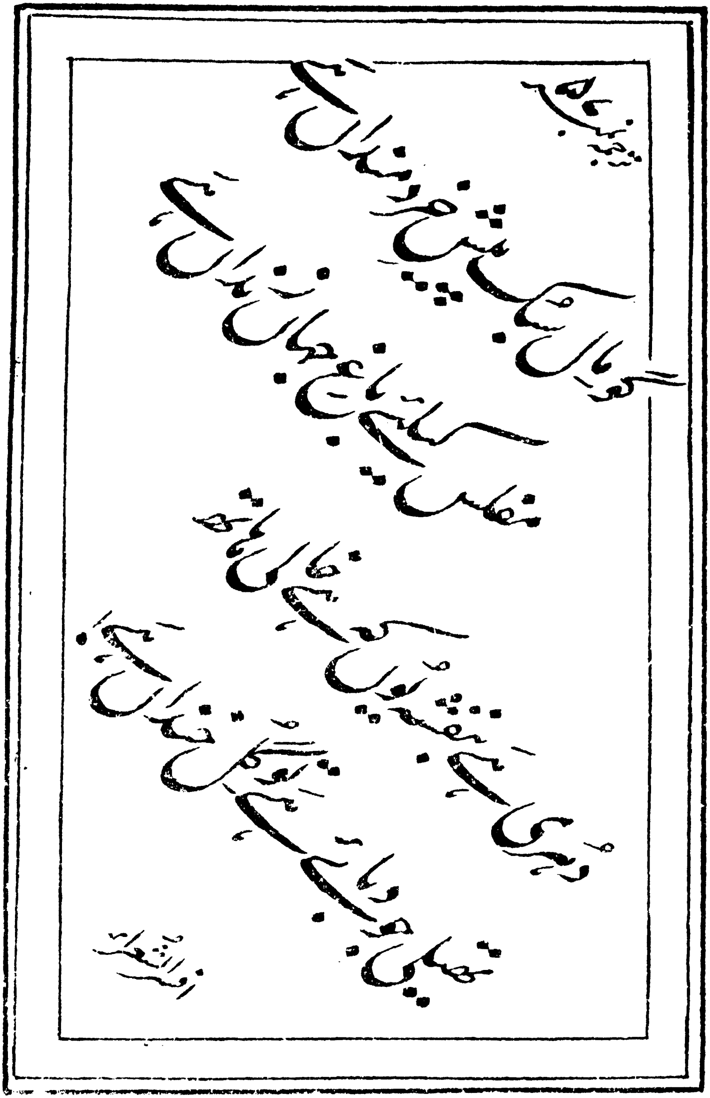

ابن یمین

[illegible] نقش عشق است

[illegible] عالم همه [illegible] عشق است

در قصه [illegible] جوانی عشق است

[illegible] عشق است

[illegible] عشق است

[illegible]

نمبر ۵۸

مرقع عالم میں نشانی عشق
ہستی قصۂ جوانی عشق
سرشار انا غافل
اے عالم عشق
زندگانی عشق

بیگم ...

از نفیس الشعراء

مشق نمبر ۹۵

طور انیست که صد ناز ز موسی پیداست

هم انیست که صد ناز ز عیسی پیداست

دیر انیست که ز قیصر پیداست

قصر انیست که صد ناز ز کسری پیداست

طاق انیست که صد ناز ز ... پیداست

کتبه خادم

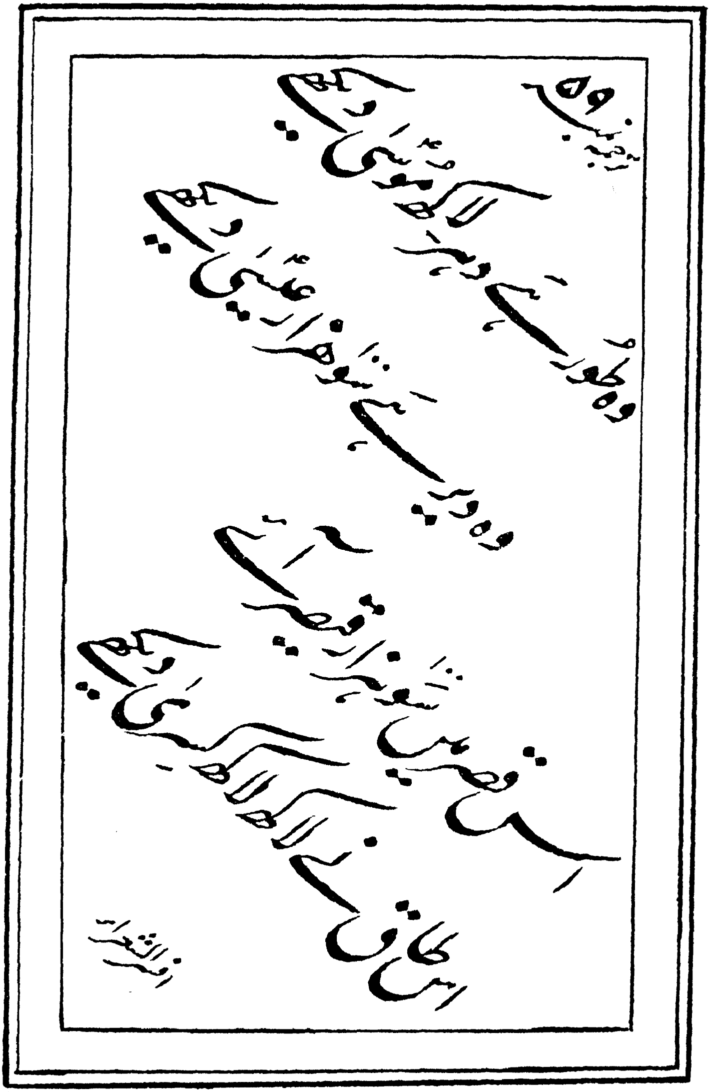

صفحہ نمبر ۶۰

در میکدهٔ عشق ازل مستِ من است

مے تو هم مستِ من است

رندی که شنیدی

از یشان

من کامیاب جهان مستِ من است

این صورت است

حکیم خیام

بقیه نمبر ۶۰

سخن این است عشق است اصل قصه

[illegible] تا بین [illegible] قصه

زبانی [illegible]

[illegible] حسن [illegible]

بیان جام [illegible] جهان نهایت [illegible] قصه

صورت معنی [illegible]

افسر الشعراء

مثل نمبر ۱۹

ناله تو راست قفس مرغ چمن خویشتن است

آواز سماع و ناله ز مرغ چمن خویشتن است

مطرب

ور نیست و از نصیب

دانه و هوای چمن خویشتن است

باغ عیش

حکیم خان

نمبر ۱۶

[illegible] کیے ہم

[illegible] کیے ہم

[illegible]

پہلو میں تیرے [illegible] کیے ہم

[illegible] جہاں سے [illegible]

[illegible]

مثل نمبر ۶۴

ساقی امید صحبت یاقوت لبت

دارم ز نصیب جای آب عنبت

گر زنده بود مطرب و عیش

هیچان دل ز غم بجا بود به جاه طربت

مشقه میر خان

ترجمہ بیت ۶۲

ساقی کی ہے پیالہ یاقوت سے بھی ٹوٹوں والا
اور آب جیسے بھرا ہوا آنکھوں کی

ہیرے کی طرح گل والا پی عیسی ہے
پیالہ میں کھلا ہے ہیرا عیش ہوا

از الشعراء

غزل نمبر ۶۳

در عشق تو از ملامتم ننگی نیست
با بیخبران درین سخن جنگی نیست
آن شربت عاشقی به همدردان است
با سردان ازین قدح رنگی نیست

حکیمه خانم

بیت ۱۳۶

چاہیے تیری بلا تشبیہ آتی نہیں

انجا لوں اس ابیں ابیں آئی چھپتی نہیں

قطرہ دوں

ہے پیش تب عاشقی

ہے شہرت آئی نہیں

بادۂ دل سے اس شرابی سے آئی نہیں

از ذوق الشعرا

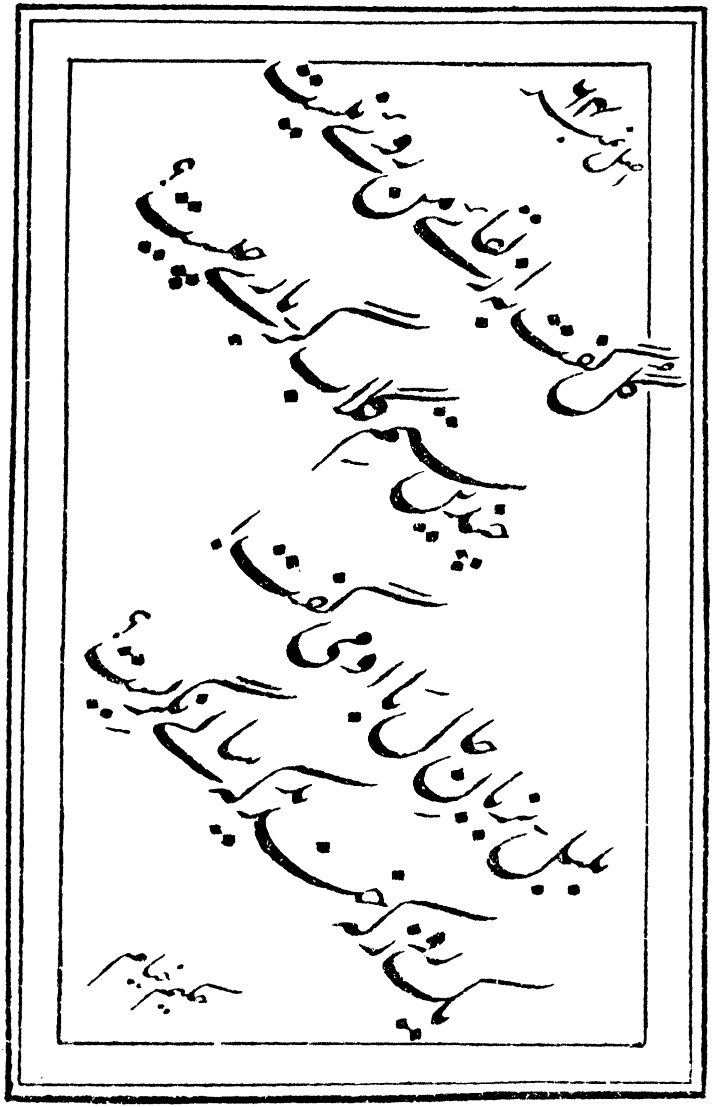

نجیب ۶۲

[illegible]

بلبل به زبان حال [illegible]

[illegible]

مثل نمبر ۶۵

درویشی و بی‌کسی گذشت

بر باد من آن عمر که بی عشق گذشت

عزیز بیزاری گذشت

دیشب

ما را به پیاله چو تو بیداری گذشت

صد کاسه پیا که عمر دوی گذشت

حکیم خیام

ضمیمہ ۶۵

سوال میں عرض سے آدمی کو آگے بڑھنے دی
بہت ہی ابتدائے عشق آگے بڑھنے دی

یہ ہمیں آگے چمن تھا
ابھی تو دشتِ تنہائی بھی آگے بڑھنے دی

شعور بھی تقاضا ہے

از افسر الشعراء

مثل نمبر ۶۶

ساقی دل من ز تیره و شوریده تر است
سر زلف تو پیش من ز دل آشفته تر است
جز چشم خوش تو که ز من [illegible] تر است
وامان ز تیر [illegible]

حکیم خیام

ضمیمہ نمبر ۶۶

ساقی ابر اور لب مے سے ہمیں دور ہے
آسودہ کوئی نہیں پنبۂ مینا ہے

کرتا ہی ہیں آتش غم دل دوران وصول
ابھی سے سوا دم نزع جواب ہے

فرید الشعرا

سئہ چوڑا ابوزان تپوڑا یعنی شوربہ

نمبر ۹۴

ساقی ار دل من ز دست خواهد رفت
سیلاب ز جو بدر خواهد رفت
جا است
صوفی که چو ظرف تنگ از جوش پر است
یک جرعه اگر دهی بسر خواهد رفت

حکیم خیام

[illegible]

ساقی! میرا دل ہاتھ سے گر جاتا ہے
دریا بے کنارا دل سے گھر جاتا ہے
صوفی کی طرح خودی سے معیوب نہیں
چھپ کے ہوا ایسے گزر جاتا ہے

از امین الشعراء

نمبر ۶۸

ساقی گل و سبزه بس طربناک شده است
دریاب که یک هفته دگر خاک شده است
می نوش و گلی بچین که تا درنگری
گل خاک شده است و سبزه خاشاک شده است

حکیم خیام

نمبر ۶۸

جو سبزہ و گل آج طرب ناک ہوا
وہ دو دو سر نقش و نمایاں ناک ہوا
حسرت سے بہار اوس کی حسب دیکھ
جیب شعر بہار اوس کی صد چاک ہوا
گل کا جو ہوا

[illegible] الشعراء

ص ن ۶۹

ساقی که گر نسیه یار دیرین من است

با دختر رز عیش نه آیین من است

گفتی که به باده خوار ازین نیست

من باده چو خورم که باده چو دین من است

حکیم خیام

نمبر ۶۹

بیاد وہ سنی یار دیدن را
بوجہ غیرت چشم بیں آئینہ را

ہشیار چشم بیں ترا ایں کہ تو ایں دیدن نیست
اس کی سے تیری چشم خود دیدن را

افسر الشعراء

چون نیست [illegible] بدست
در عالم [illegible] نقصان و شکست
چون [illegible] ز ماه [illegible] هست
هیچ [illegible] نیست

حکیم خیام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افسر الشعرا

ای دل بنشین که می و دین ست

عمریست که مداحی می و دین ست

اسباب جهان باین جاه

ارباب تعقل است ما این

زاهد ما را است و تو است و دین

نقش ما اشب که ما است

[illegible] خیام

بیمین بیان

بسوی کسی که امیدی کسی نیاورد

بپیش کسی که سامان عمر بیارد

تا عقل بیان

زا تا تا میرساند

بجز که تا

افسر الشعرا

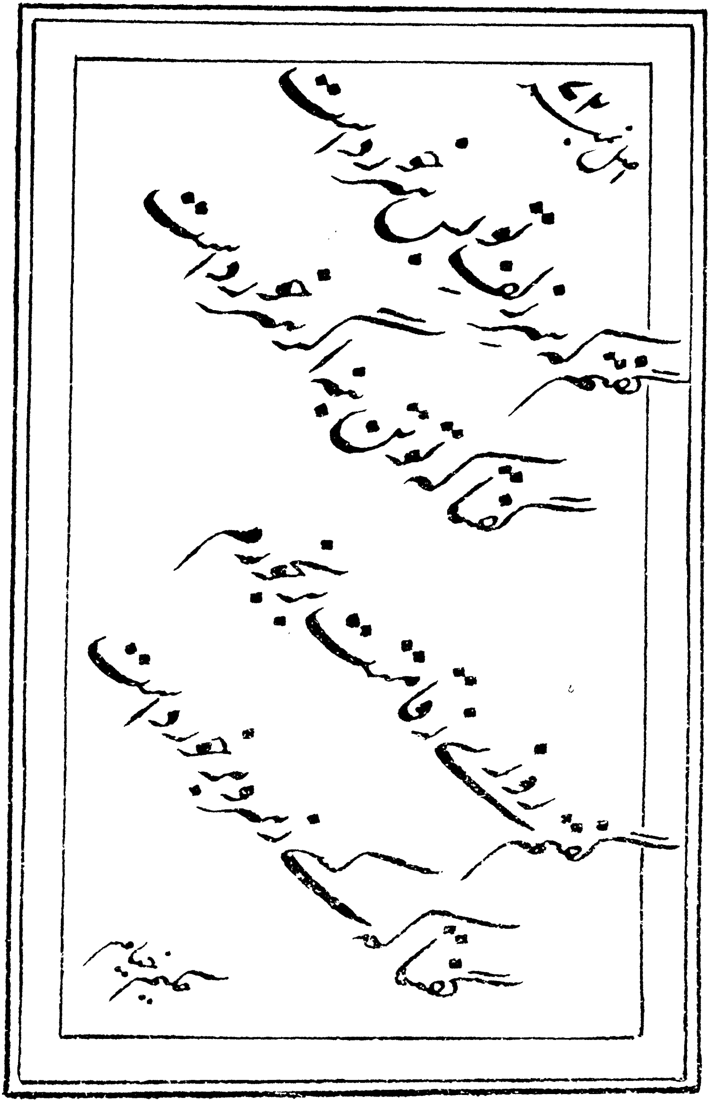

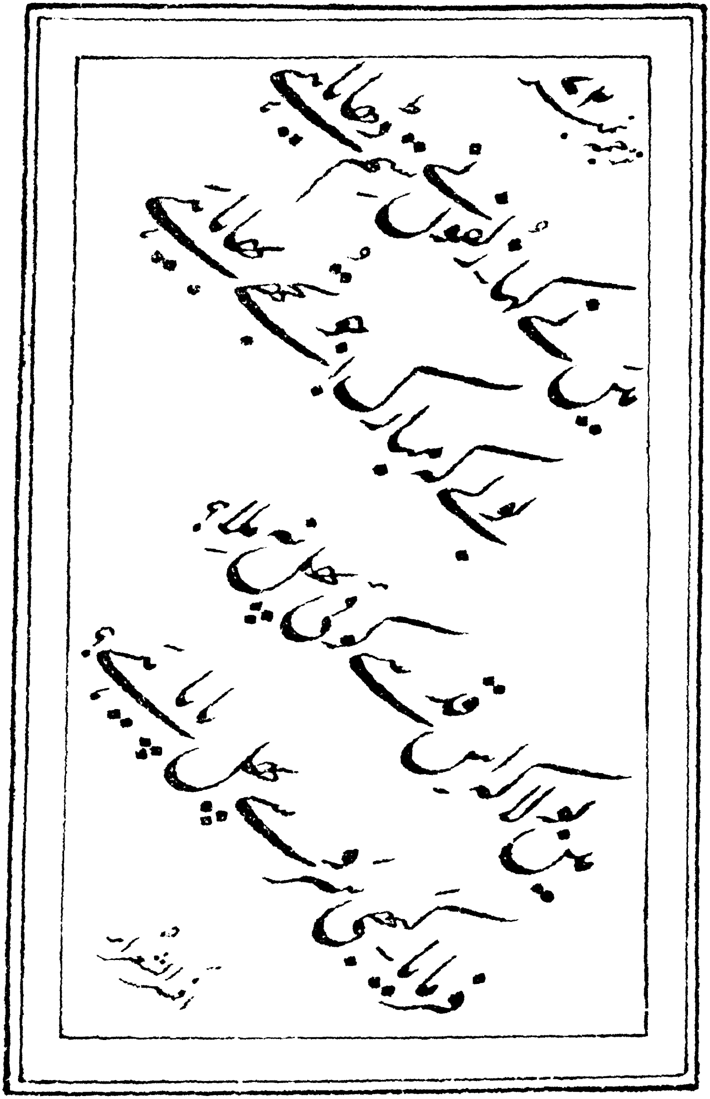

[illegible]

حکیم خیام

[illegible]

لہ اصطلاح زنانہ میں پیشہ کی طرف اشارہ ہے۔

بهشت است بهشت است

با مطرب و ساقی و گل و بهشت است

آب روان و لب یار

با ... شتاب

... و فرح و سعود

بزم مطرب ... بهشت است

بهشت است که ...

[illegible]

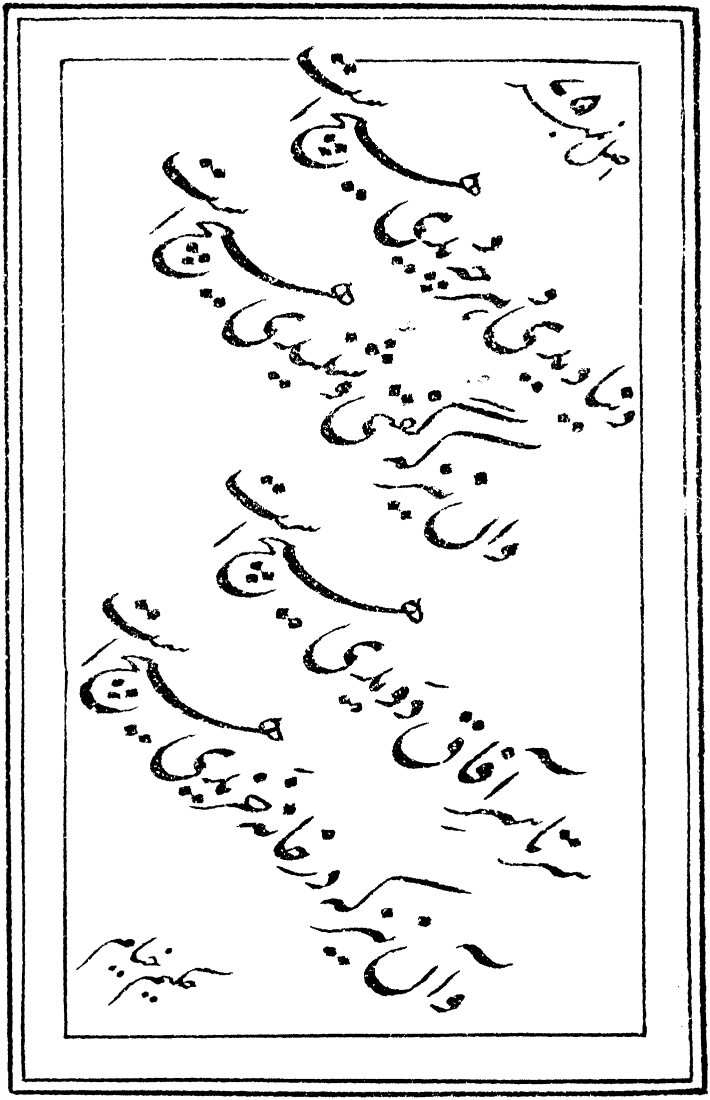

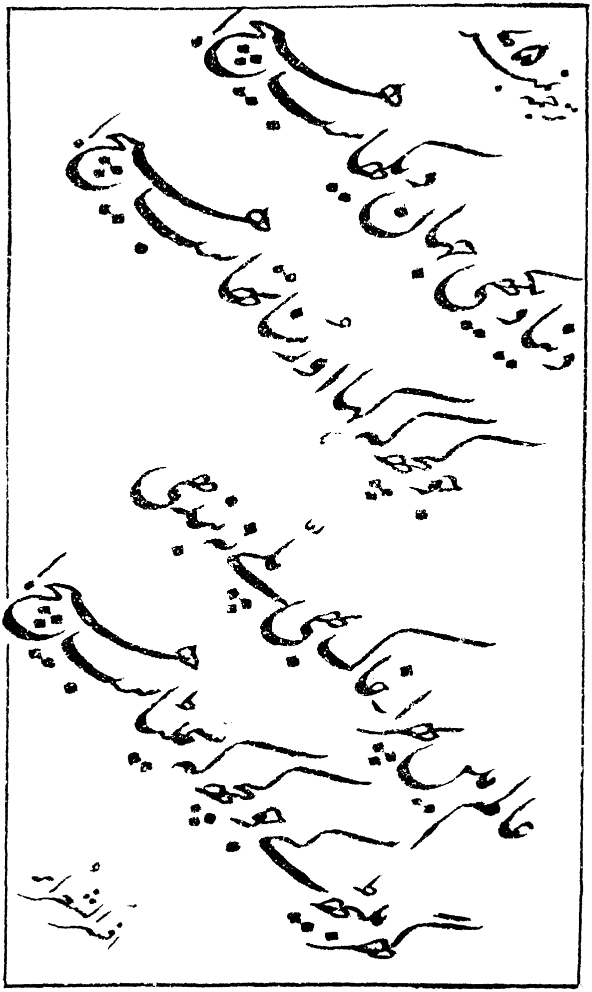

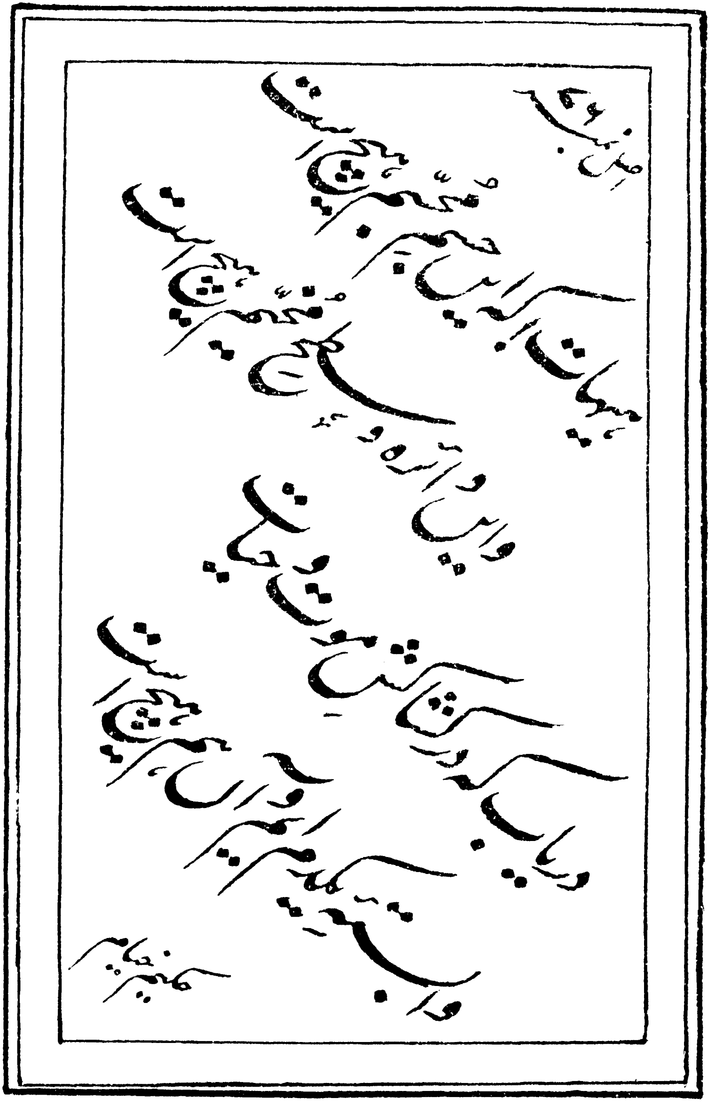
حکیم خیام

بقیہ [illegible]

[illegible] نہیں تھی

افسوس [illegible] نہیں تھی

[illegible] دائرہ [illegible] سطح [illegible]

[illegible] بکھیڑا [illegible]

[illegible] دمامہ [illegible] نہیں تھی

افسر الشعرا

۱۔ زمین ۲۔ آسمان ۳۔ جھگڑا ۴۔ ڈنکا۔

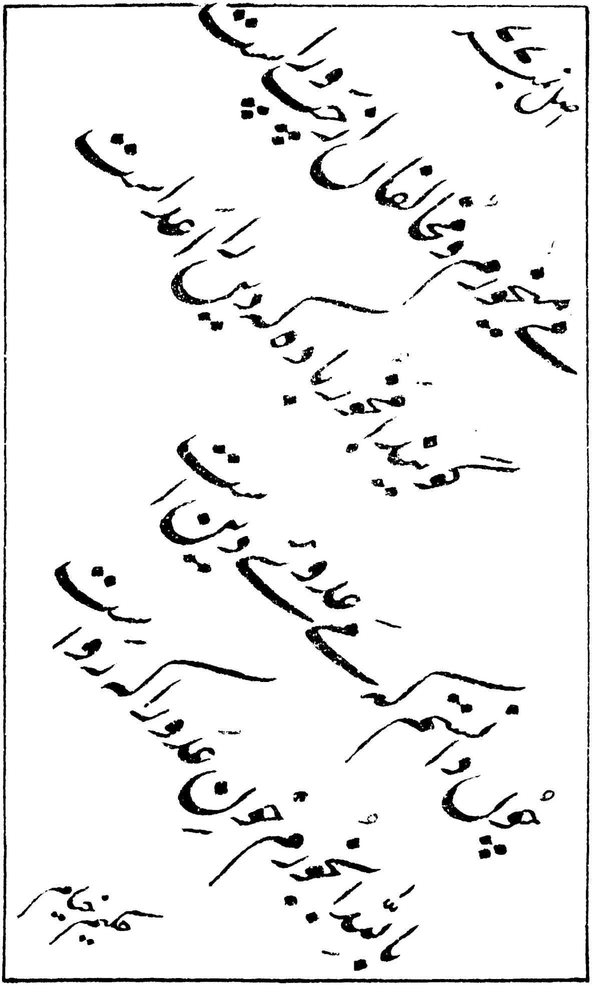
حکیم خیام

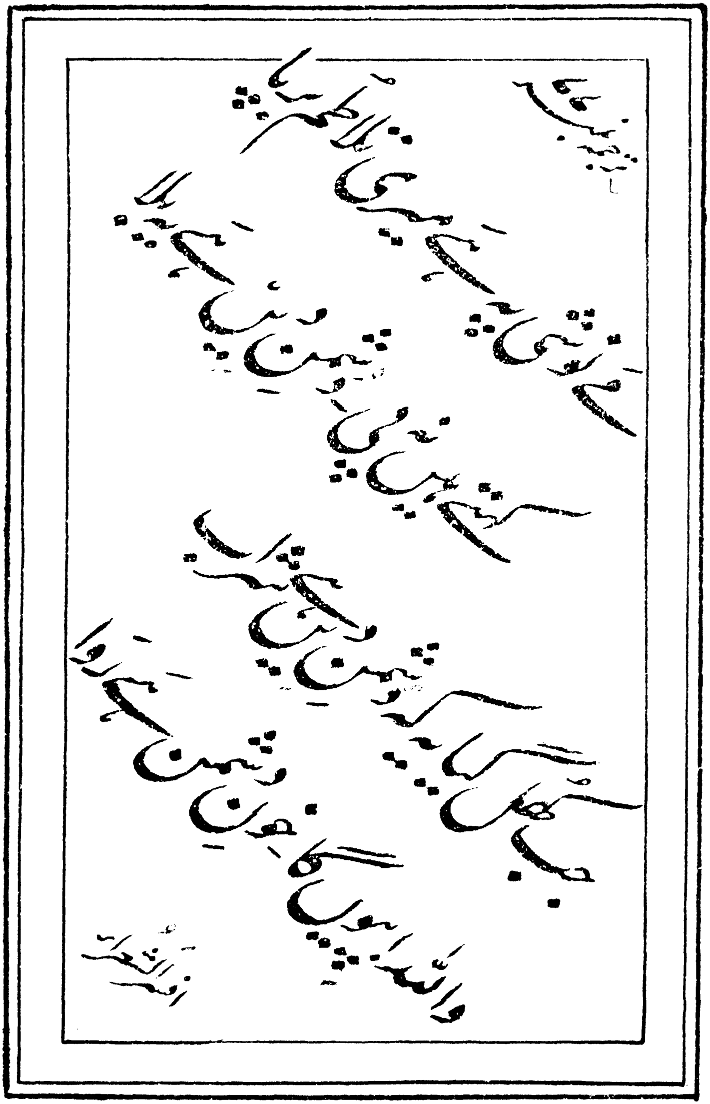

[illegible]

ابر آمد و زار بر سر سبزه گریست

بی باده ارغوان نمی‌باید زیست

این سبزه که امروز تماشاگه ماست

تا سبزهٔ خاک ما تماشاگه کیست

حکیم خیام

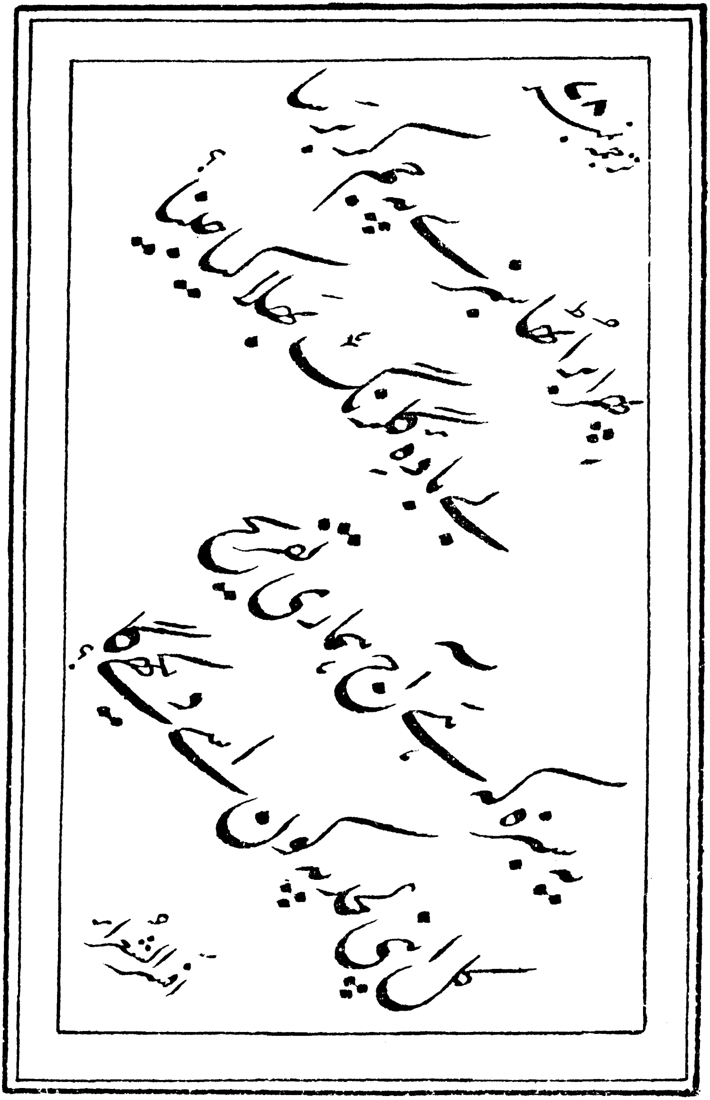
افسر الشعراء

[illegible]

پیچیدہ

وہ جب سنیں نہ نالۂ کہ بیلا وصال

واقف نظامِ عشق سے ہو پیچ و تاب

کے مرغِ گرفتہ آہ

بہ عزم نہیں آس کے طلب طلب بلا بلا

بیچ بیچ

از ملک الشعراء

بر لوح نشان بودنی‌ها بوده است
پیوسته قلم ز نیک و بد آسوده است
در روز ازل هر آنچه بایست بداد
غم خوردن و کوشیدن ما بیهوده است

حکیم خیام

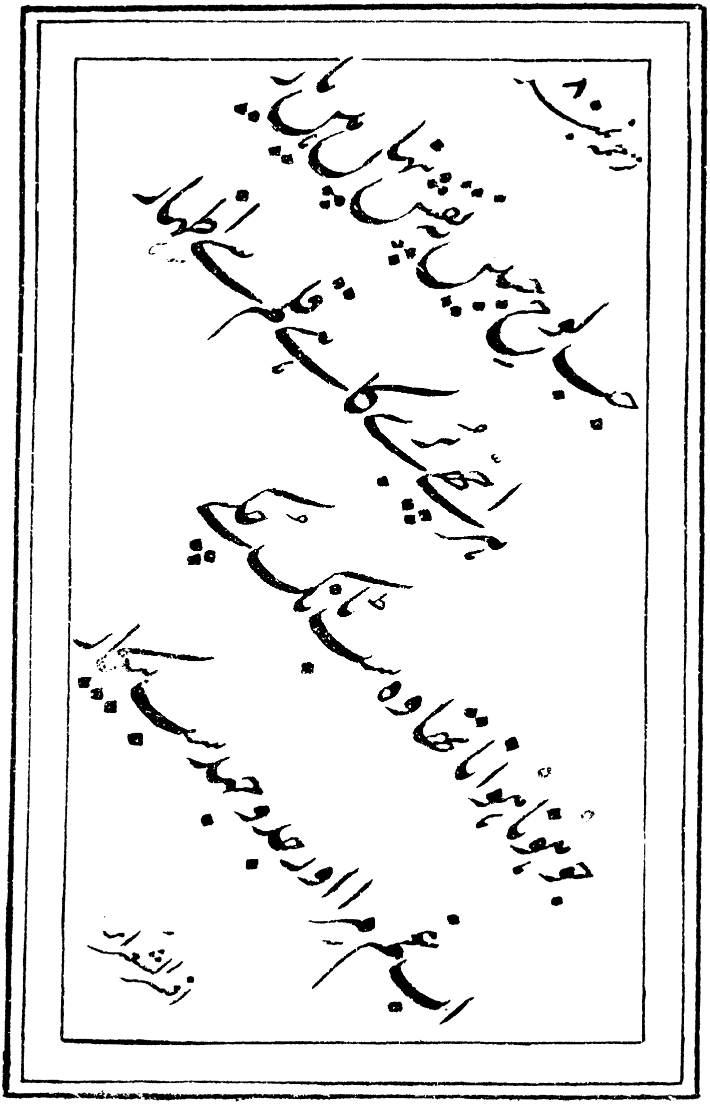

[illegible] ۱۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکیم خیام

ترجیع ۱۸

[illegible] کرے روح مو آتی تیکھی

ما را کہ فنا ہی سے بقا ہی

[illegible] سوا غش بند

بس تو در میر عیسی سے سوا [illegible]

سیر آسمی کی بلبلۂ تو کہتی

از [illegible] الشعراء

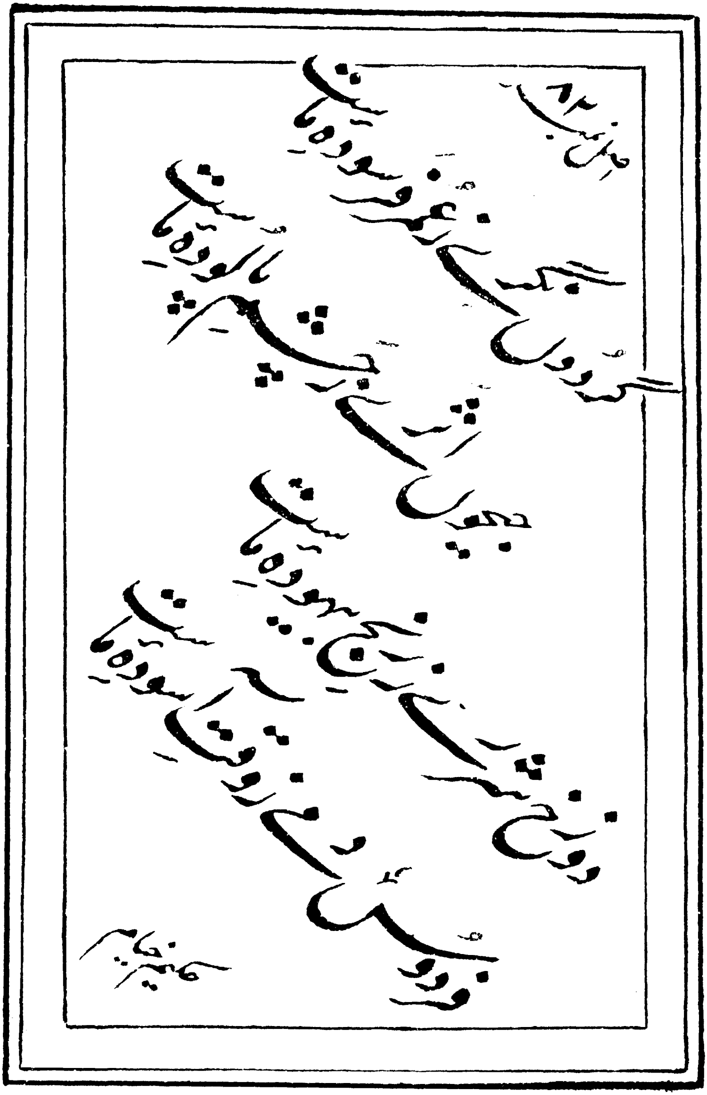

نمبر ۸۲

گردوں [illegible] دیدۂ تر کا آب [illegible]

دوزخ [illegible] جنت [illegible]

از [illegible]

[illegible]

در خواب بدم مرا خردمندی گفت
کز خواب کسی را گل شادی نشکفت
کاری چه کنی که با اجل باشد جفت
می خور که بزیر خاک می‌باید خفت

حکیم خیام

[illegible]

ناداں [illegible]

[illegible]

وہ کام نہ کر [illegible]

[illegible]

افسر الشعرا

[illegible]

سلہ یا قبر میں کیڑے کھا جائیں سلہ یا جنگل میں بھیڑیا چیٹ کر جائے۔

منزل پنجاه

این کهنه رباط را که عالم نام است
آرامگه ابلق صبح و شام است
بزمیست که وامانده صد جمشید است
قصریست که تکیه گاه صد بهرام است

حکیم خیام

ضمیمہ نمبر ۵۸

یہ ٹوٹا کھنڈر ہے جب کا عالم ہے

آسودہ جہاں ہیں ابلق صبح و شام

ہیں نبض برق حسن میں سے ہیں شعر حسینہ

ہر قصہ جب حسن میں عشق میں صدمہ ہا

از سراج الشعراء

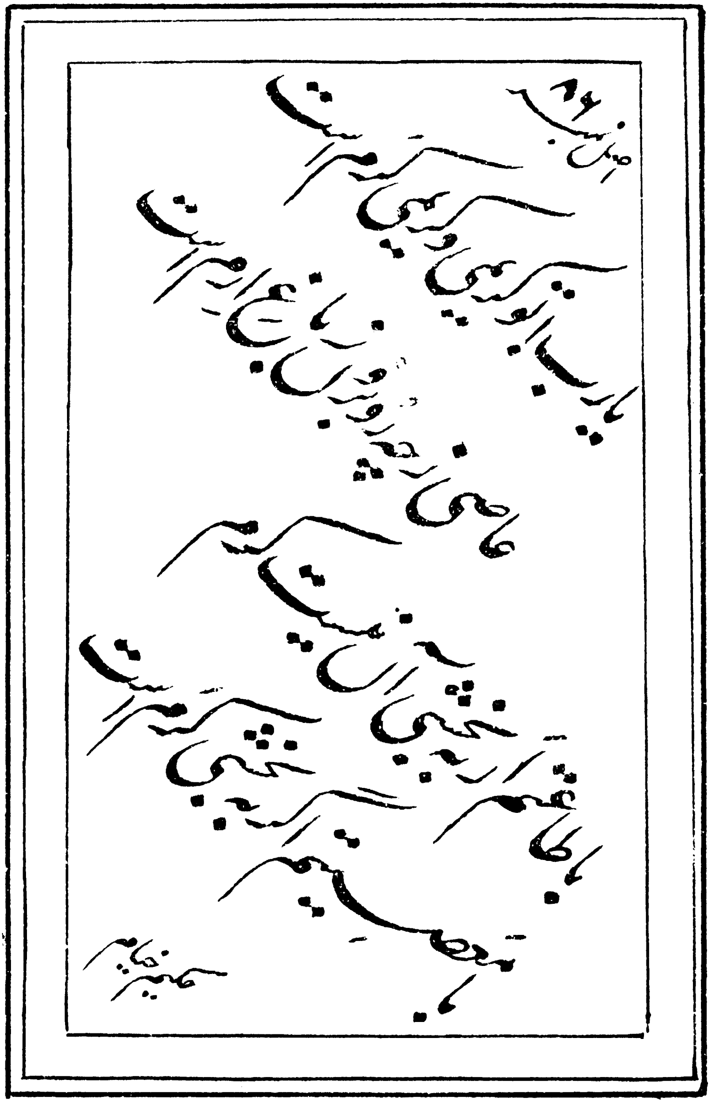

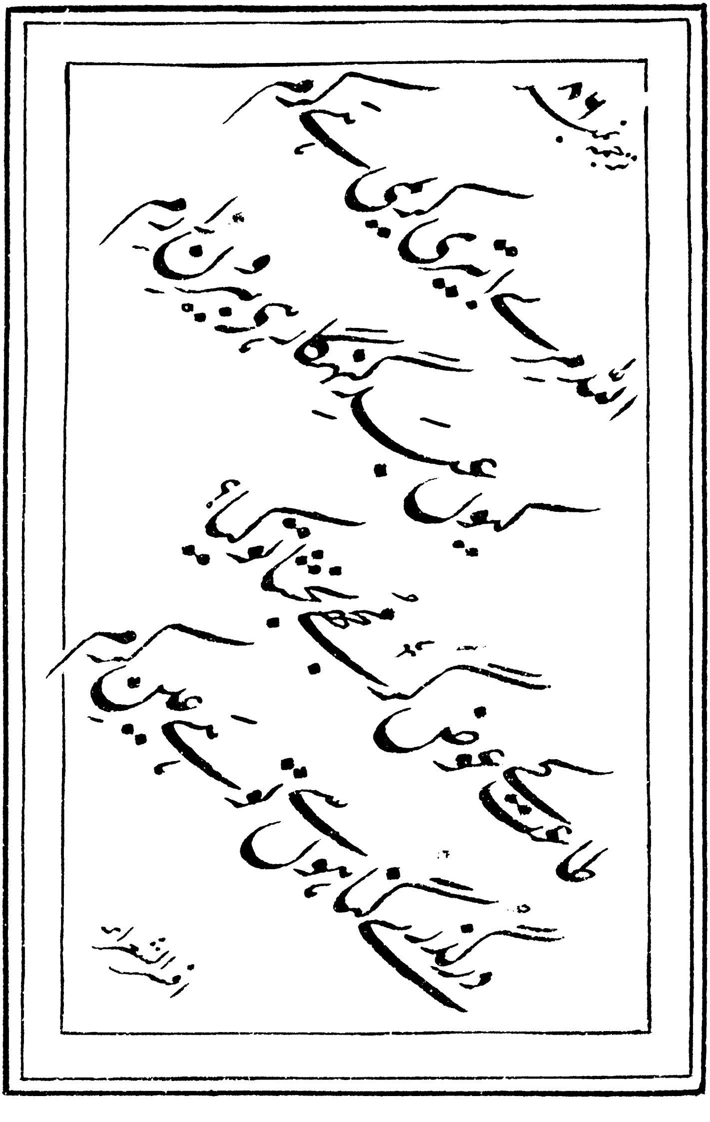

[illegible]

پیش از من و تو بسی دلیران بوده است
کافاق بجمله پیشان نشین بوده است
گردون زیبا
...
زود آرایش تن تو خاک ... بوده است
خاک تو و ... آرایش بوده است

حکیم خیام

نمبر ۸۴

[illegible] دوران پیتے ہیں

[illegible] زبان پیتے ہیں

آفاق میں [illegible]

اک طبیعت سے [illegible] پیتے ہیں

مستی میں [illegible]

افسر الشعرا

غزل نمبر ۸۸

نمبر ۱۸۹

السلام اے صبح و ضیائے طلعتِ تیری

بندوں کی تیری ... والاحسن

دیکھ ... قضا سے پیری ...

... سے کچھ پیش ...

از ... الشعراء

۸۹ [illegible]

[illegible]

نمبر ۸۹

[illegible]

ملک الشعراء

غزل نمبر ۹۰

من بندهٔ عاصیم رضای تو کجاست
تاریک دلم نور و صفای تو کجاست
ما را تو بهشت اگر به طاعت بخشی
این بیع بود لطف و عطای تو کجاست

حکیم خیام

نمبر ۹۰

پاپی کی تیری رضا ہے وہ مہماں

پیاری تیری دل رضا ہے وہ مہماں

سب پیشا

اگر گھر پشت سنگی مہماں

اجیت بولی یہ لطف و عطا ہے وہ مہماں

از اشعار

هو ۹۱

با دل که در وفا ثابت نیست

بیچاره به هیچ عیش نیست

چون فارغ خاطر که تنها دارد

با من همه بیحیا است با بیعیب

کتبه

نمبر ۹۱

جب دل ان میں پایا شعلۂ تجلی نے نشیمن عشق

تا دم آخر ہے تماشا نہ دنیا میں

آزاد کی بیکسی میں پیچ و ساماں

تاب بیاں ہے

افسر الشعراء

غزل ۹۲

نفسی که ناز بینی نداست

حبابی که سیانی ازو پیدا نیست

تا صوفی جوش چه

روبه صفتان ست و زبان کرد و زمانست

شعله کی و او و کرد

حکیم خیال

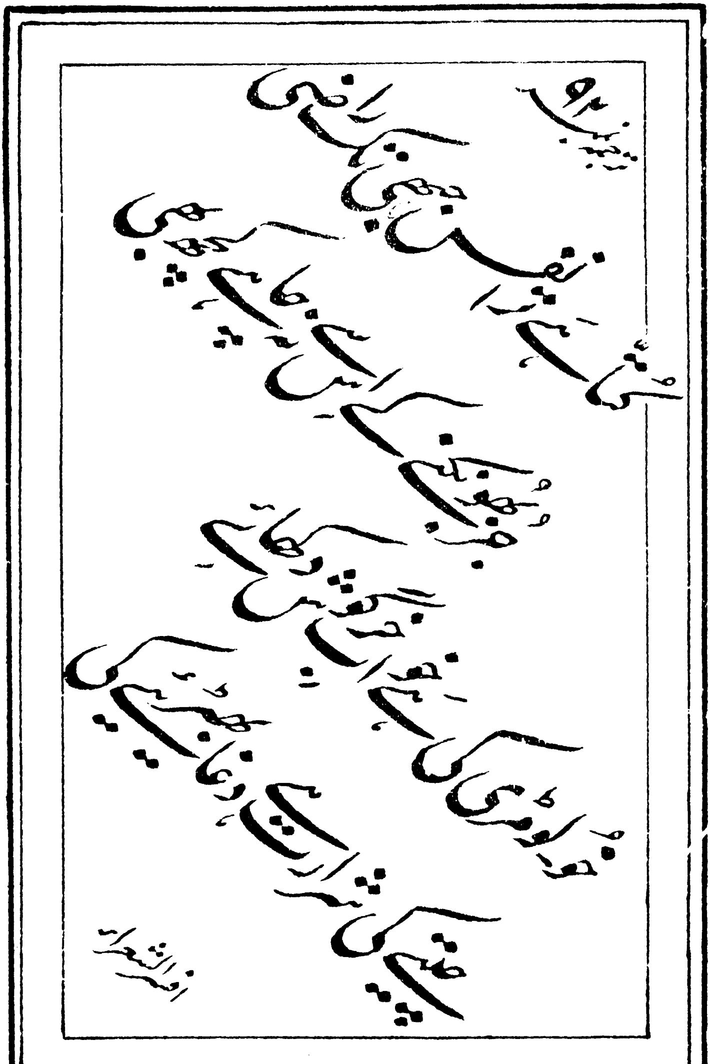
افسر الشعراء

ص نمبر ۹۳

بیگانه اگر وفا کند خویش منست
ور خویش جفا کند بداندیش منست
گر زهر موافقت کند تریاکست
ور نوش مخالفت کند نیش منست

بحکم حسام

نمبر ۹۰

بیگانہ وفا سے ہے [illegible] دیوانہ

اپنا ہو وفا سے تو [illegible]

دل زیر ہوا بن تو سمجھ

اے صبح بہار اس [illegible] تیر انداز

از [illegible] الشعرا

ص ۹۶ بند

چون ز آب و گل آفرید صانع ما را

گر بنده نشد ... کنی

پس ... از ... ما را

خود ... بهشت ما را

حکیم خیام

پیغامِ صبح

جب باغ میں نسیم ... صبح

[illegible]

وا ہو گئی ہنسی کلی ...

پھول ... ساقیانِ باغ صبح

خود دستِ ساقیان ...

افسر الشعرا

تا بتوانی غم جهان بیش مسنج
بر دل منه از آمده و ناآمده رنج
خوش میخور و خوش …
با خود نبری …

نمبر ۱۵۹

مطلق نہیں ہے گردش دوراں جہاں تنگی

تنگی ہے فن اغنی ہے جاہ حشمی

میں شوق سے یاران دلِ طلا بھی

بے ذوق کی دولت سے دیں جا بھی

زبدة الشعرا

مشق نمبر ۹۶

بیتے تیج

طرف پیچ

وادی از جہان حیثیت

بنزد علی

تیج تنج

سنج و تیج

شیخ طبع و لیج

حسن

حسن کاتب

خاکسار حسن

بیت ۹۶

سکھ سے گزری کو جہاں کیا کیا نہیں
تیا سر آہ کیا کیا نہیں

کس میں
نظم سی

پیچ طرب سی کیا کیا نہیں
بیچ ماہ گری کو جہاں کیا کیا نہیں

از ملک الشعرا

امروز که نوبت جوانی من است
می نوشم از آنکه کامرانی من است
عیبم مکنید گرچه تلخ است خوش است
تلخ است از آنکه زندگانی من است

حکیم عمر خیام

نمبر ۹۶

الٰہی سے ممنے سے کیا سیکھا پڑا

اٹھا لیں ہیں پہچان سا طوطہ کہا

کبھی کبھی

دو کان ہیں ان اتنا ہیں کیسی

از نام اے ایسا ہے سے لئے تھی

از ... الشعراء

مشق نمبر ۹۸

دل بی تو نشین گل زخم خار آرزو

ساغر باده چو زهری بکام آرزو

یاران که از و همه سر از جان تا شده

انصاف نیست که سر ایشان آرزو

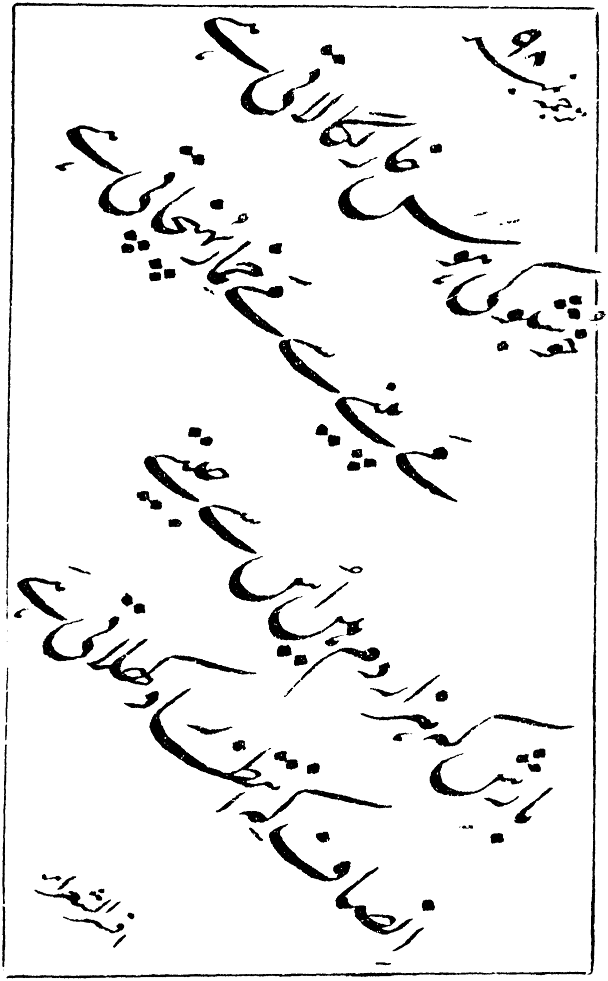
نمبر ۹۰

غزل نمبر ۹۹

[illegible] زمین [illegible] و از افلاک نداد
[illegible] عشاق نداد
بس داغ که او بر دل [illegible]
[illegible] لعل [illegible] نداد
[illegible] زمین [illegible]

۹۹

[illegible]

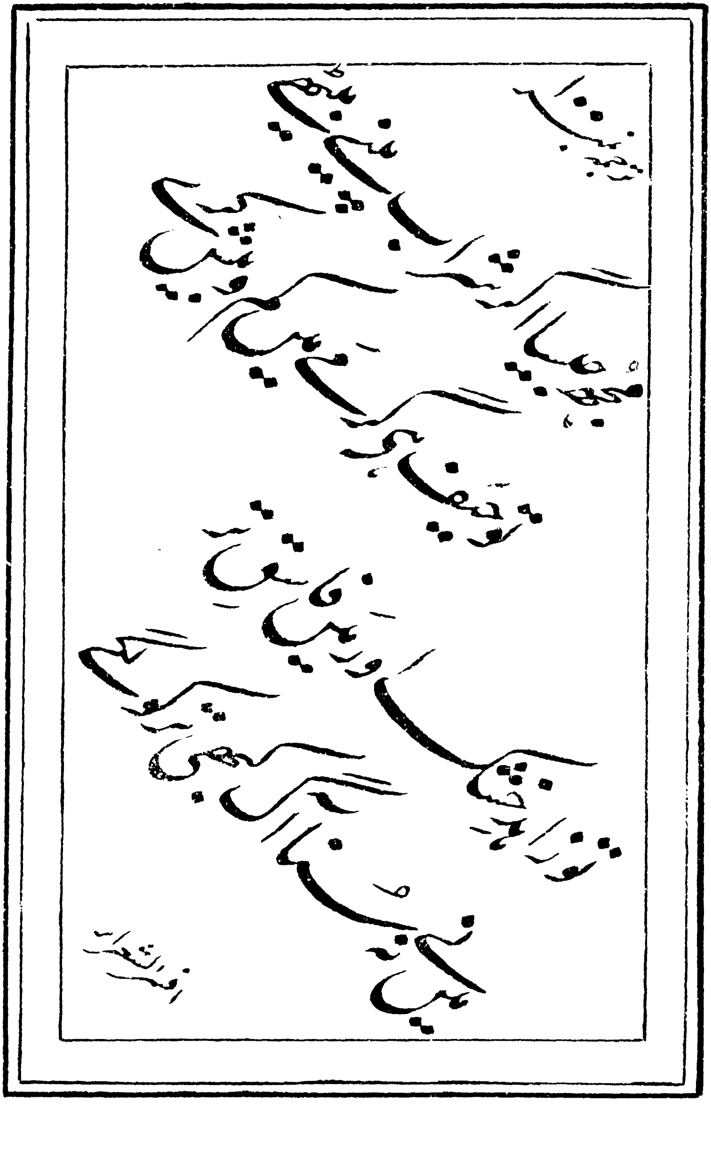

منت خدایرا عزوجل که طاعتش موجب قربتست و بشکر اندرش مزید نعمت

ورنه سزاوار خداوندیش کس نتواند که بجای آورد

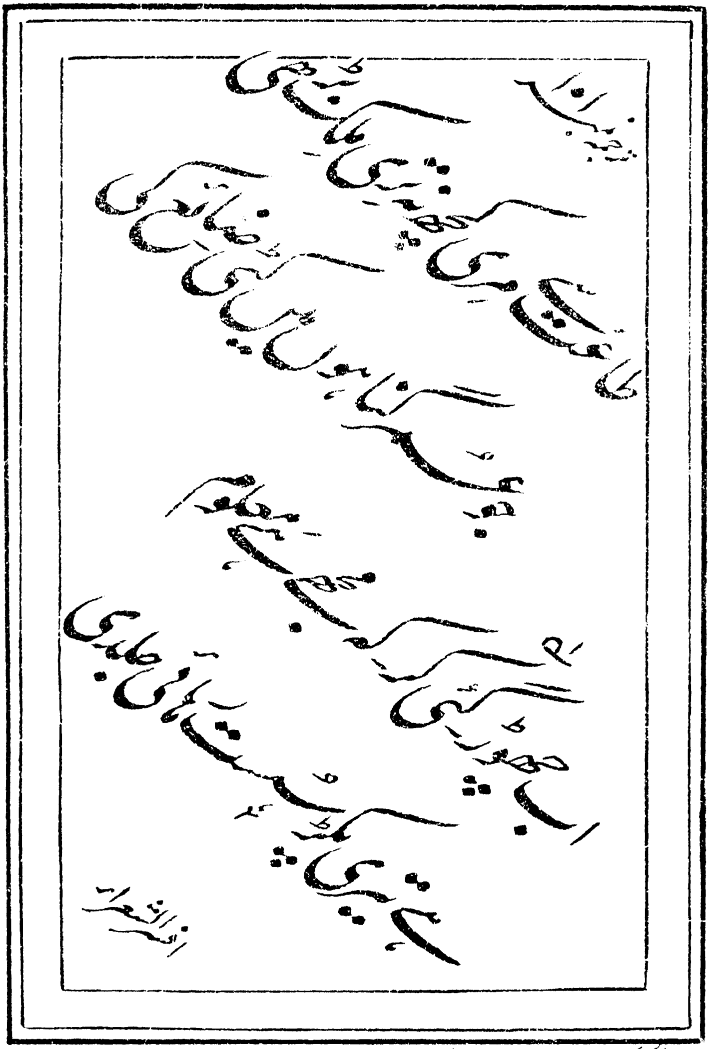

۱۵ گنی کر یعنی ٹال دے چشم پوشی فرما۔

[illegible]

[illegible]

هوای کنج بیابان [illegible]

[illegible]

حقیر نیازی

نمبر ۱۰۲

جوانی کی آرزو میں دل و جان سے صرف کی

کہ دو دن بھی عیش پیری میں نصیب

دنیا میں کس کے ساتھ کوئی فرحت و وصل

وہ صحبتیں الٰہی کہاں آئیں گی

افسر الشعراء

چون رزق تو آنچه قسمت فرمود

هرگز نشود کم و نخواهد افزود

آسوده ز هرچه هست می‌باید بود

آزاده ز هرچه نیست می‌باید بود

[illegible]

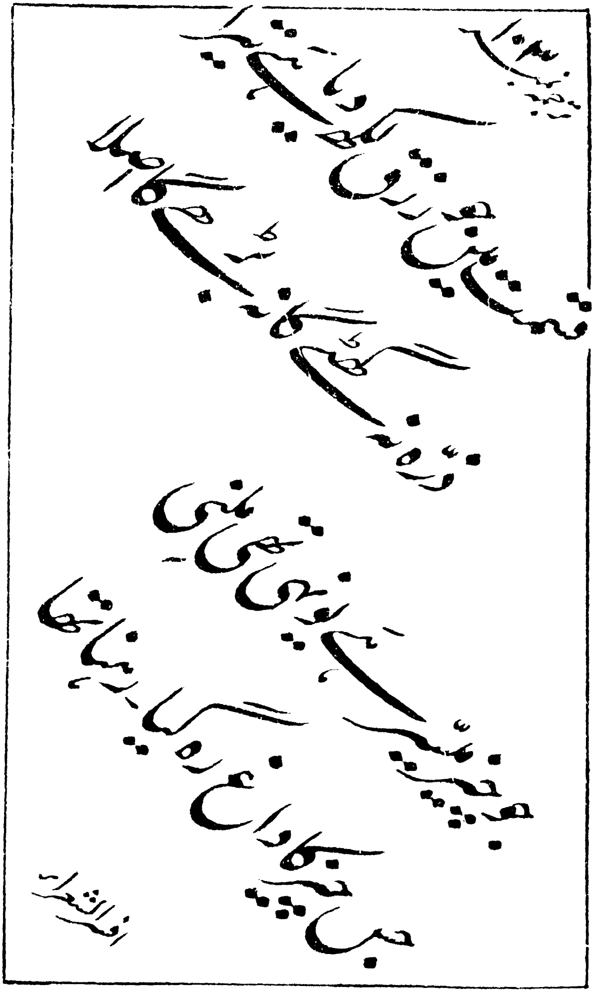
افسر الشعراء

من بی می ناب زیستن نتوانم
بی باده کشید بار تن نتوانم
من بندهٔ آن دمم که ساقی گوید
یک جام دگر بگیر و من نتوانم

حکیم عمر خیام

[illegible]

تا کہ وہ سن کے کہاں کون دنیا میں ہوا

جس نے کیا پایا وہ کس طرح سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آنها که کهن شدند و اینها که نوند
هر کس بمراد خویش یک تک بدوند
این کهنه جهان بکس نماند جاوید
رفتند و رویم و دیگر آیند و روند

حکیم خیام

نمبر ۱۸۵

صبح پیری میں نو عمر تن اپنی
سب وقت گذارا دیں ایسے

عالم میں کسی کسی کو بھی نہیں
جو اسے ہے ایسی اور جائی

زور الشعرا

[illegible]

[illegible]

وآنگاه [illegible]

آنگاه که [illegible]

پیش [illegible]

[illegible]

بدیں عنوان [illegible]

[illegible] کسی [illegible]

کس وقت [illegible] باتیں

[illegible] چپکے [illegible]

پھر [illegible] دانائی [illegible]

[illegible] الشعرا [illegible]

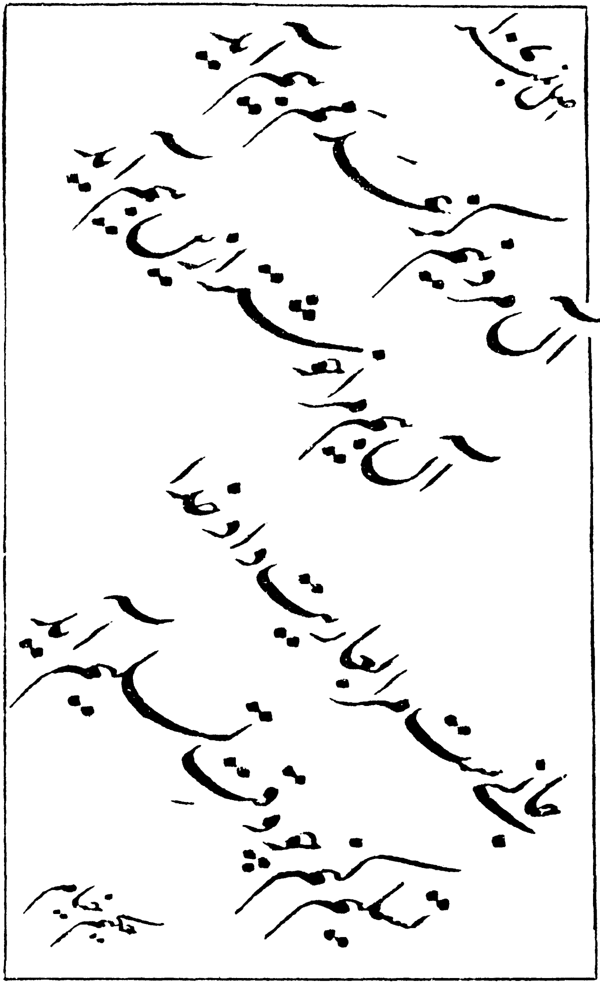

بتیرہ بنان

وہ سرو زمیں ان آنکھوں سے ٹپکے ہے

از جو ان ہیں بیگانے سے

اسد سے نیستی گاری سے آتی جان

واسطے سرو کی چھاؤں تلے

زبدۃ الشعراء

لہ ٹپکے یعنی ڈر سے خم کھائے

[illegible] می یابد

[illegible] می یابد

امروز [illegible]

[illegible] می یابد

حکیم خیام

[illegible] نمبر ۱۰۸

شیشے کہ مرد و زن کی [illegible]
واللہ یہ ابھی یہی [illegible] نوبت [illegible]
آج اپنے زمانے میں عجب [illegible]
وہ سب ہیں فضول چیز [illegible]

از [illegible] الشعرا

در فصل بهار آمدن مستی باشد
توبه شکنان را سر مستی باشد
صحبت یار زیبا
گل جامه دران و بلبلان نعره زنان
توبه به چنین وقت روا کی باشد

[illegible]

بہ نیم جو نہ اصحابِ احمدی یعنی

تو پھر یہ حضرتِ واعظ جان نہیں یعنی

شعور اب

گل پھول بیول اور حکیم بیل

تیرے جلال سے وقت پیش تیری

زبدۃ الشعراء

این کوزه‌گران که دست در گل دارند
عقل و خرد و هوش بر آن بگمارند
مشت و لگد و طپانچه تا چند زنند
خاک پدران است چه می‌پندارند

حکیم خیام

ربیب ۱۱۰

مٹی کو کمھار کرے ٹیکیا ہیں
عقل و خرد و ہوش تیں سبھی پٹڑا ہیں
کیا طالب الست کی کتیب
منبع ہیں تو طالب سب سمجھ پاتا ہیں

از ابوالشعرا

۵؎ پٹڑا یعنی نیست و نابود ہیں۔

حرره ۱۱۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکیم خیام

نمبر ۱۱۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... الشعراء

سنه ۱۲۱۱

ما [illegible] سیه [illegible] و بی برگ و نوای

[illegible] و بی برگ و نوای

[illegible] آب حیات

گر چشمهٔ [illegible] حیات

از [illegible] و نوای

[illegible]

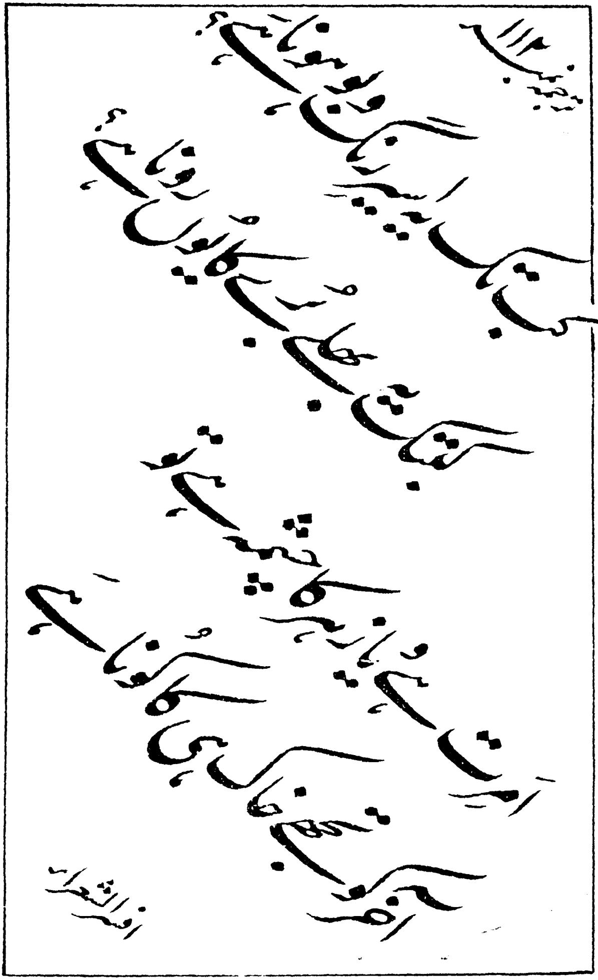

۱۲۱۱
افسرالشعراء

[illegible] ۱۳۱۱

اجرام که ساکنان این ایوانند
اسباب تردد خردمندانند
هان تا سر رشتهٔ خرد گم نکنی
کانان که مدبرند سرگردانند

حکیم خیام

[illegible] ہیں

[illegible] ہیں

[illegible]

[illegible] ہیں

[illegible] الشعراء

[illegible] جهان [illegible] بنه
وقت است که [illegible] بنه
[illegible] سوی صفاهان [illegible]
[illegible] بنه
عیسی ز فلک [illegible] بنه
چشم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جہاں [illegible]

تا دل خویش [illegible]

[illegible] عیسیٰ نفس [illegible]

[illegible]

[illegible]

گردون ز زمین هیچ گلی بر نارد

کش نشکند و هم به زمین نسپارد

گر ابر چو آب خاک را بر دارد

تا حشر همه خون عزیزان بارد

حکیم خیام

[illegible]

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے

حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

[illegible]

[illegible]

در دهر هر آن که نیم نانی دارد
از بهر نشست آشیانی دارد
نه خادم کس بود نه مخدوم کسی
گو شاد بزی که خوش جهانی دارد

حکیم خیام

بے جیب نوالا سکتا ہے
حکمت کا سہارا جو بیاں سکتا ہے
اور پیٹ انھیں کو نکال سکتا ہے

خادم ہے کسی کا نہ کسی کا مخدوم
وہ پیٹ ہے جس کو کہ جہاں سکتا ہے

از لسان الشعراء

جل شأنه العالی

قومی ز گزاف در غرور افتادند
قومی ز پی حور و قصور افتادند
معلوم شود چو پرده‌ها بردارند
کز کوی تو دور دور افتادند

حکیم خیام

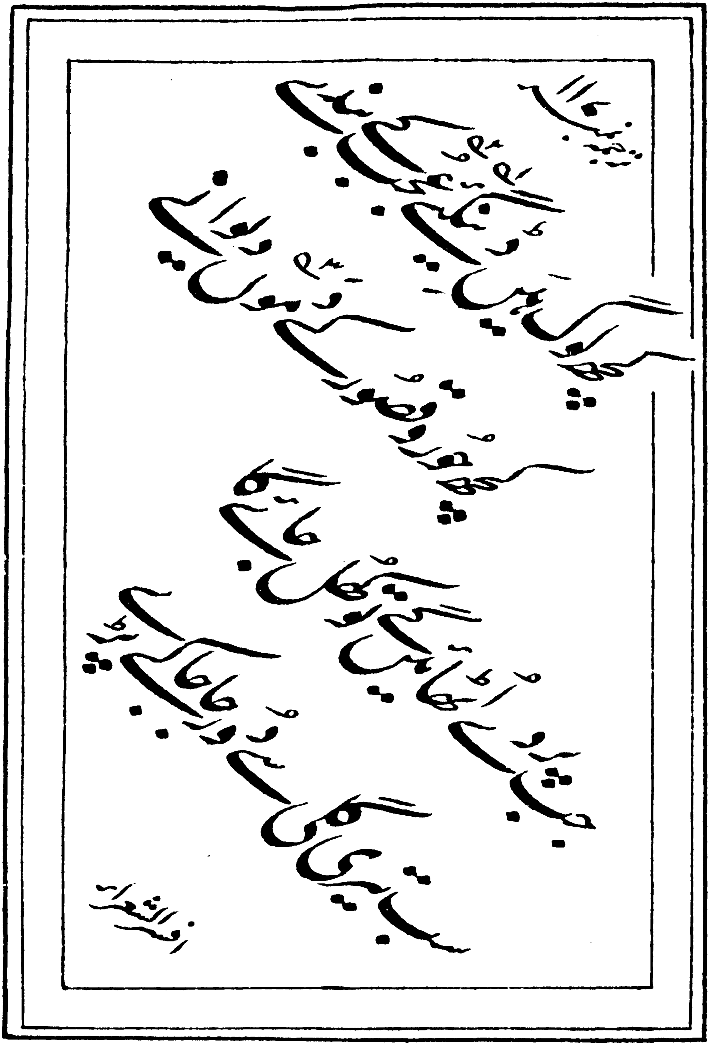

۱ ڈینگیے ۲ شیخی باز ۲ غرور ۳ فدائی۔

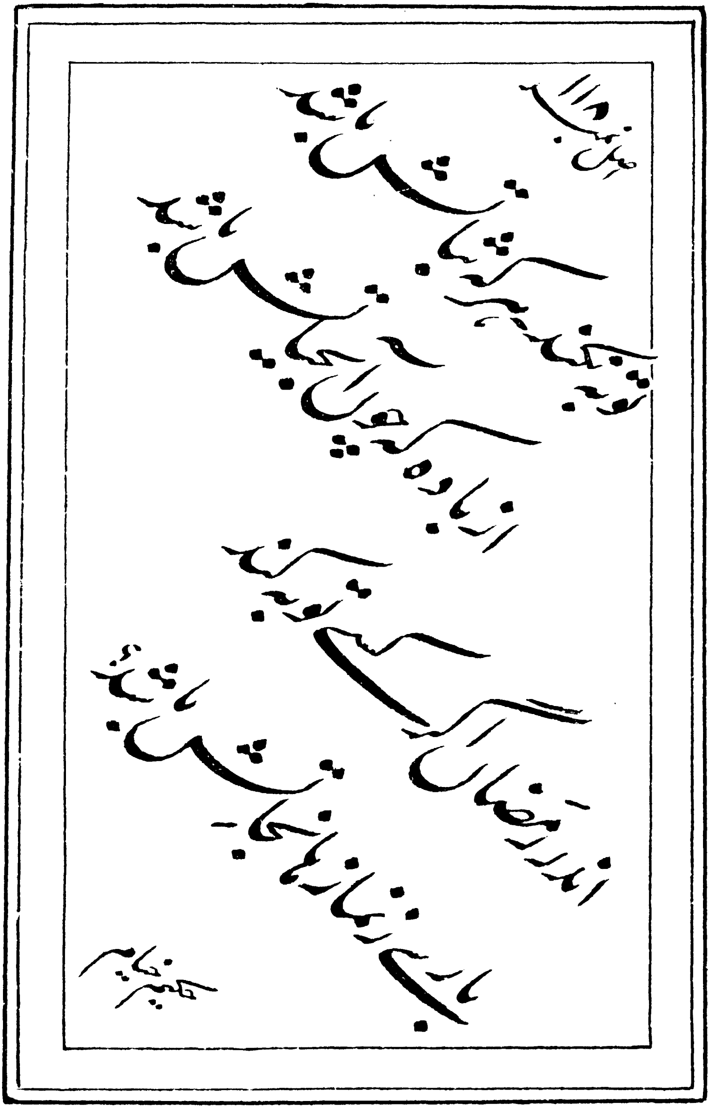

نتیجہ ۱۸

تو نہیں ہے سے بن سکا آئینہ کا

تیری تیزی کا بدل ہو گیا

اس کے جو امیر

اب سے کبھی نتیجہ

اور پھر فضا ان میں جس کا ہاتھ آ گیا

وصیت وہ نمازوں کی کہاں تھی

ابن الشعرا

[illegible]

وقتیکه طلوع صبح ازرق باشد
باید بکفت جام مروق باشد
گویند که حق تلخ بود در همه حال
باید که همه حال می حق باشد

[illegible]

ستمبر ۱۹۱۱

جب وقت سے پہلے کھلی کرن سورج کی

اس وقت سے اٹھ بیٹھے ہیں دل والے سبھی

سب کہتے ہیں ہر حال میں ہیں وقت ہوا

سب ٹھیک ہے اک حال میں ہیں وقت ٹھیکی

افسر الشعراء

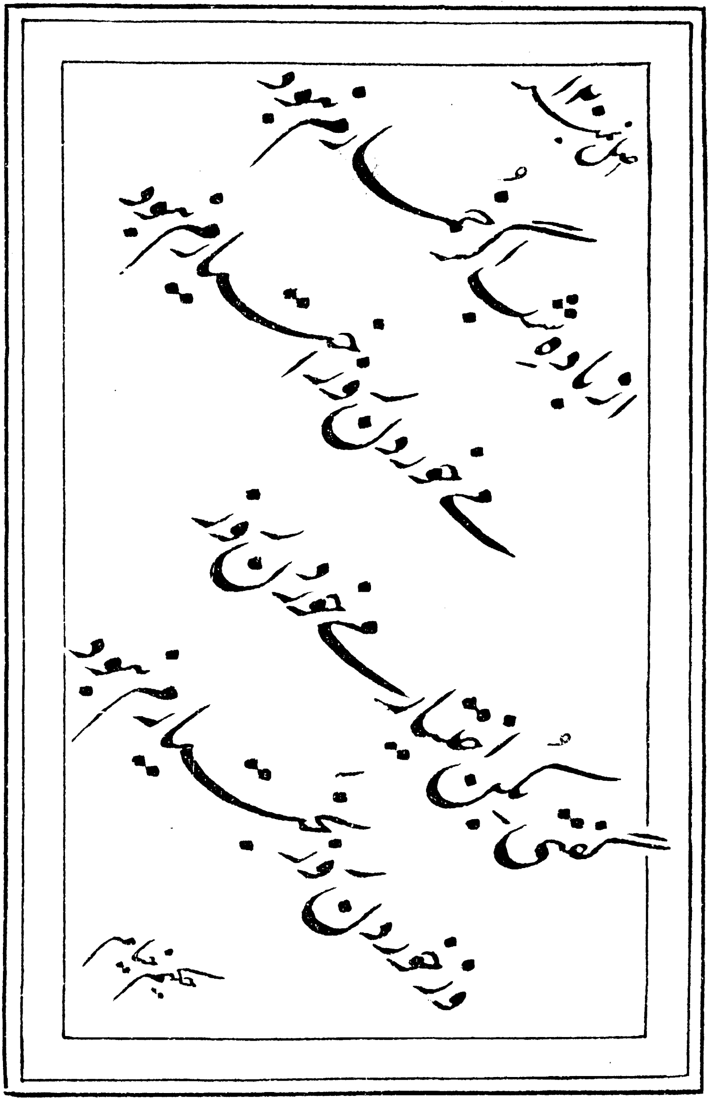

نمبر ۱۲۰

جیسی کی بتیاں ہوں کسی شب کا ہنجار

ورنہ نہیں اس وقت بتی کا شعار

یہ کہتا ہے دن کو ہی کہ طلب کر لیں شمع

دن کو مجھے بتی کی جو نہ ہو اس ایسا یار

از الشعرا

حرره سنه ۱۳۱۱

گویند بهشت و حور عین خواهد بود
وانجا می ناب و انگبین خواهد بود
گر ما می و معشوق گزیدیم رواست
چون عاقبت کار همین خواهد بود

حکیم خیام

نمبر ۱۲۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افسر الشعراء

صفر ۱۳۳۲

آن روز که توسن فلک زین کردند
وآرایش مشتری و پروین کردند
این بود نصیب ما ز دیوان قضا
ما را چه گنه قسمت ما این کردند

حکیم خیام

سنه ۱۳۲۲

جبین تو کرده است صنع از زینت بهشتی
آراسته به مهر و ماه و پروین بینی

گیسوی مطلع طلعتت بر آسمان گردی
سیاوش اهدا قیمتی بیاورد

زین الشعراء

مثل نمبر ۱۳۳

عشقی که مجازی بود آبش نبود
چون آتش نیم‌مرده تابش نبود
عاشق باید که سال و ماه و شب و روز
آرام و قرار و خورد و خوابش نبود

حکیم خیام

پنجشنبہ ۱۲۳۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عاشق ہے جی کہ سال و ماہ و شب و روز

[illegible]

افصح الشعرا

[illegible] ۱۳۲

ای خواجه یکی کام برآور ما را
دم درکش و کم گوی سخن ما را
ما راست رویم و تو کج می‌بینی
رو چاره دیده کن رها کن ما را

حکیم خیام

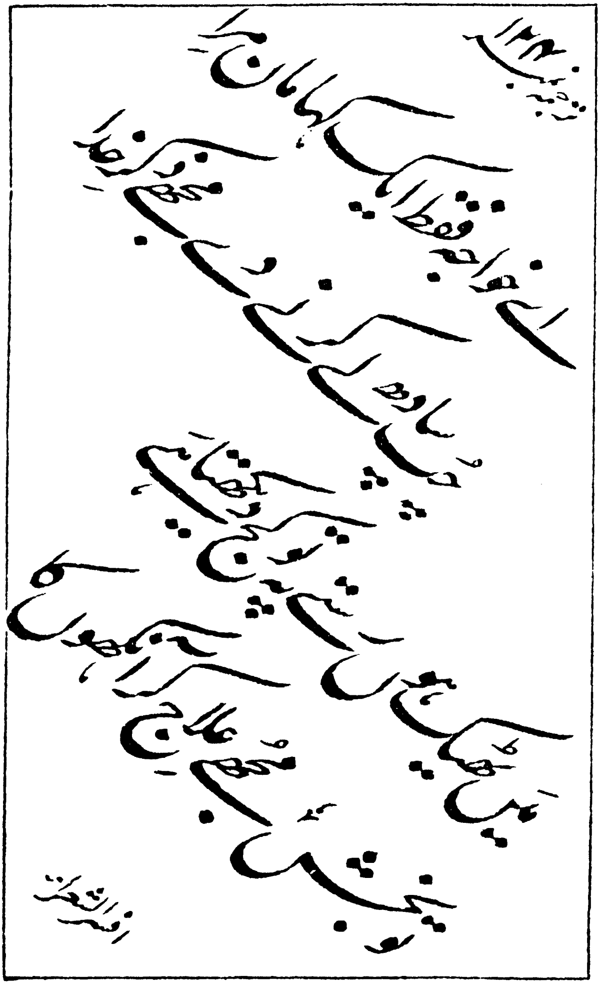

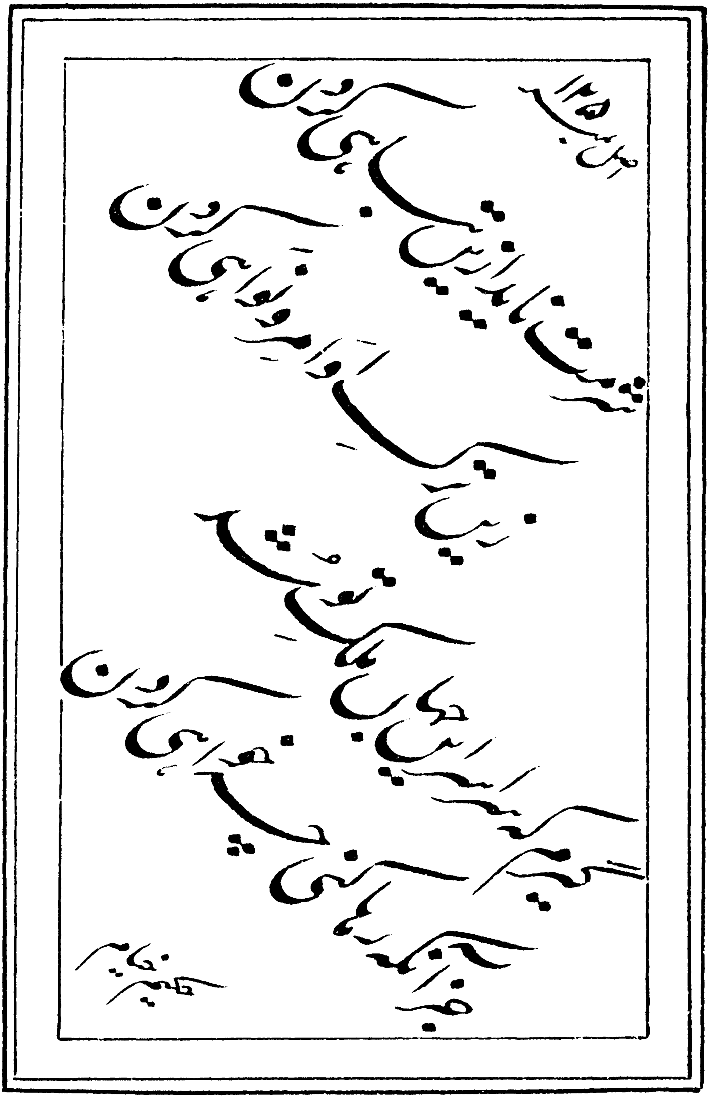

بجیبہ ۱۲۸۵

کیوں ستم تنہی ابتدائی زمانہ

پیری آ و امروز و فردائی تو

مانا کہ ملکیت و بنا پیری

جز اس کے حصول ب طاہر بھی

افسر الشعراء

[illegible] ۱۳۴۶

ساقی قدحی که کارساز است
وز رحمت خود بنده نواز است
مخمور بیار و بار طاعت مفروش
گر طاعت عشق ناقص بی‌نیاز است

حکیم خیام

سنہ ۱۳۱۲

جمال ساقیا ساغر سے غفار نام

جہان سے نہ ہو بندہ نوازی کا نام

مشغول عبادت نہ ہو سے شغل بہار

مخلوق کی طاعت سے غرض لطف کو کیا کام

افسر الشعراء

نمبر ۱۲۸

[illegible] ای دل

کس [illegible] ای دل

[illegible] از آن جهان [illegible] ای دل

[illegible] ای دل

حکیم خیام

[illegible]

کس نے [illegible] دیکھا

[illegible]

[illegible]

اس [illegible]

[illegible]

[illegible] الشعرا

حسن زرین ۱۳۱۲

خواهی ز فراق در غم پنهان دارم

خواهی بوصال خویش درمان دارم

من با تو یکی بیست تنی جان دارم

زانسان که دو زلف تو پریشان دارم

حکیم خیام

۱۳۸

ہائے [illegible] بیٹھے ہیں نہاں ہیں کہیں [illegible]

ہائے [illegible] وصل کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الشعرا

۱۲۹۱

با دو دست تیغ جفا بستم

گر دو بی بیمار قضا بستم

پیش دل تنگ کیا بستم

در کلید او طایر شد بستم

نتیجہ ۱۳۹۰ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الشعراء

چون نیست ز هر چه هست جز باد بدست
چون هست بهر چه هست نقصان و شکست
انگار که هر چه هست در عالم نیست
پندار که هر چه نیست در عالم هست

حکیم خیام

از افسر الشعراء

عمل زرین ۱۳۱۱

زان باده که عمر را حیاتی دگر است
پر کن قدحی گرچه ترا درد سر است
بر نه بکفم که کار عالم سمر است
بشتاب بنقد که عمر من در گذر است

حکیم خیام

پنجہ پنجاب ۱۳۱۰

ازیں کے سامنے ہم تختی کو ادنیٰ ترقی

بہر ارباب ہیچ و دردسری

ادب ہی کہیں روا روی پہ جہاں

سب طلبِ ناز لیے ہیں پیش

زاہد الشعراء

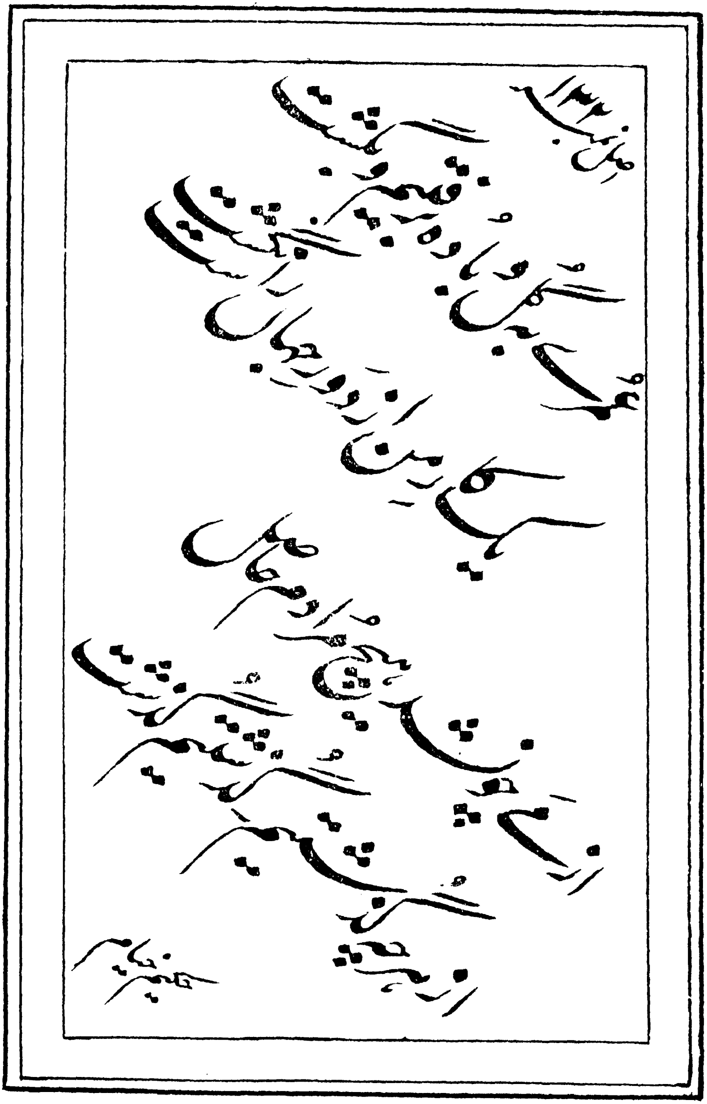

[illegible]

لہ دَہایا پُوچھا۔ یعنی درگذرا

از ص نمبر ۱۳۲

در دهر به کس نهال تحقیق نرست

زیرا که درین راه کسی نیست درست

هر کس زده دست عجز در شاخی سست

امروز چو دی شناس و فردا چو نخست

حکیم خیام

پنجشنبہ ۱۳۲۱ [illegible] سے کوئی کالا

[illegible] تیری کالی سے کوئی [illegible]

اس باغ میں [illegible] سے بھی جھولا [illegible]

اس ماہ میں [illegible]

اس راہ میں [illegible]

[illegible] سے ہی آیا

جب ہاتھ سے تاج و تخت اپنا چھوڑا

تاج سے کم جان سے کم بھلایا

افسر الشعراء

[illegible] ۱۳۴۲

[illegible]

[illegible]

امروز [illegible]

[illegible]

حکیم خیام

۱۳۱۲ [illegible]

اے صاحبِ عقل اِن کُل کا قصہ ہے بیکسی

دنیا میں نحن الا فنا کا سرکنا ہے بیکسی

ہے عقلِ کل سے [illegible] معلوم

آج جہاں [illegible] کر سالک [illegible] ہے بیکسی

افسر الشعراء

[illegible]

اے دل تری قسمت میں یہی حسن بتاں
[illegible]

حالت [illegible]

[illegible]
اے جان [illegible]

[illegible] الشعرا

حسن زرین قلم

دارنده چو ترکیب طبایع آراست
از بهر چه افکندش اندر کم و کاست
گر نیک آمد شکستن از بهر چه بود
ور نیک نیامد این صور عیب کراست

حکیم خیام

نمبر ۱۳۶

سب سے ہیں طالعِ کیں

عاشق سے تیرے کیا مطلب

پھر ان ہی کی پیش

کا عیش

تھے نہیں تو اور کا سبب

دل کو گفتہ نہیں تو ای

افسر الشعرا

[illegible]

خمینی با ما است

جای پیمبر نشسته و پیشتاز آزادیست

سلطان روح است

[illegible] سلطان [illegible]

فریاد [illegible] تکبیر حسینی

[illegible]

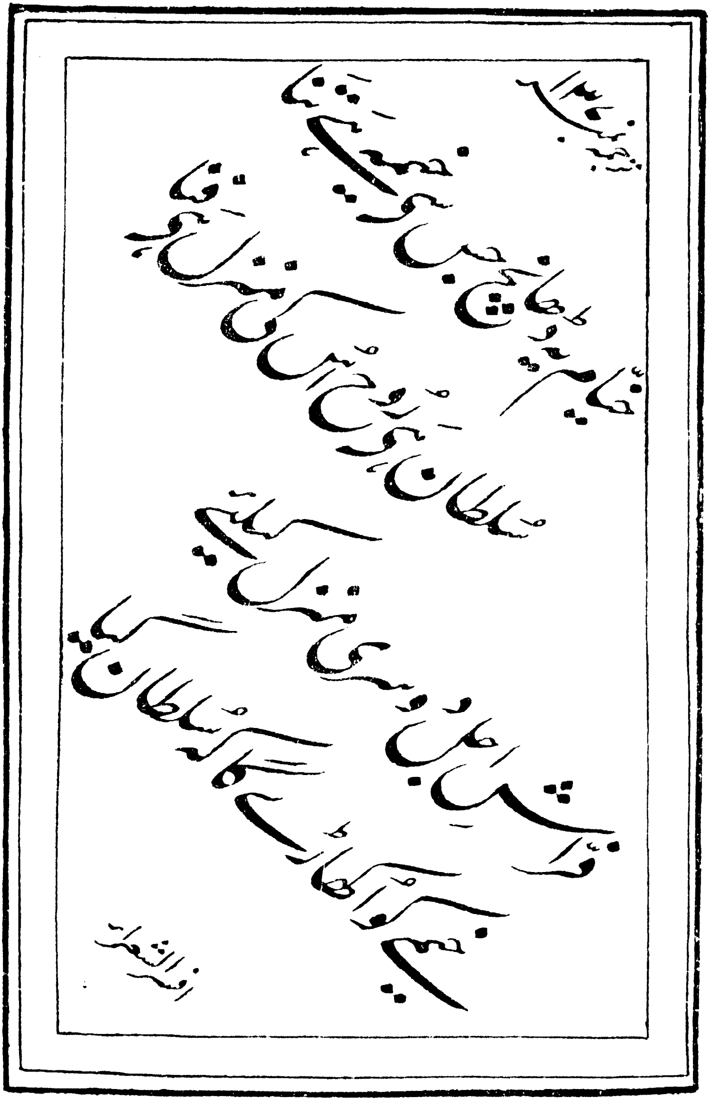

ایضاً منه

ساقی ز بهشت ساقی طیب است
جنت که می و ساقی او باقی طیب است
این جاست می و ساقی و حوران بهشت
پس در دو جهان از می و ساقی طیب است

حکیم خیام

بیتیہ نمبر ۱۳۸

پیشانی [illegible]

جبیں [illegible]

جب [illegible]

[illegible]

[illegible] الشعراء

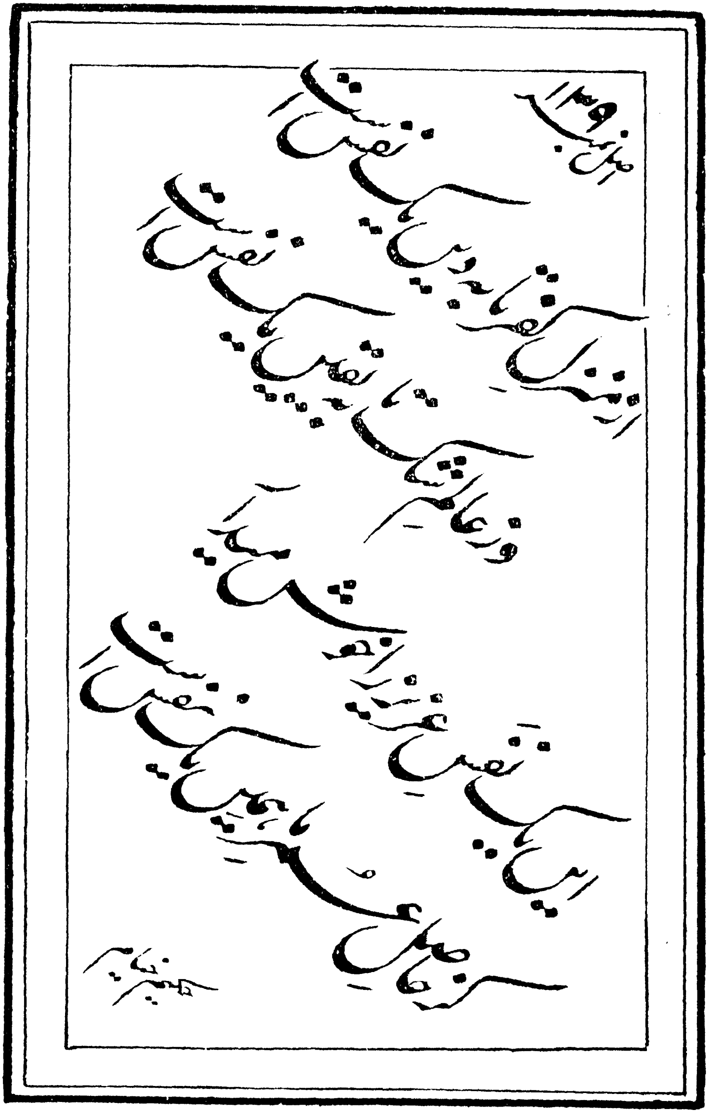

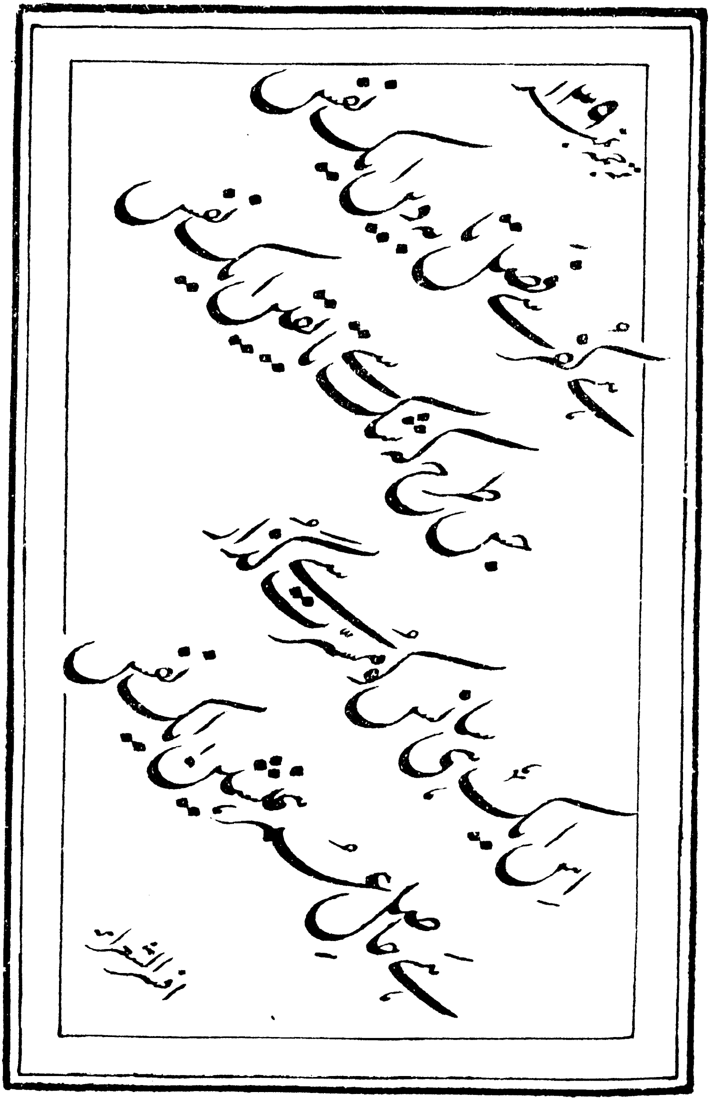

چون عمر به سر رسد چه شیرین و چه تلخ
پیمانه چو پر شود چه بغداد و چه بلخ
می نوش که بعد از من و تو ماه بسی
از سلخ به غره آید از غره به سلخ

حکیم خیام

بہ پیرانہ سالی

کبھی تھی اٹھان آتا تھا کیا کیا ہیت
جیتے راتیں تھی جاتی تھی صبح رات
اب ضعف سے وہ طبع بھی سست ہے
اٹھتا ہوں تو بیٹھتا ہوں بیٹھا ہوں تو اٹھتا ہوں

افسر الشعراء

[illegible]

ساقی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہمیشہ خالی

[illegible] شیشہ خالی

[illegible] فلک

[illegible] شیشہ خالی

افسر الشعراء

از نسخهٔ ۱۲۴۱

دریاب که از روح جدا خواهی رفت
در پردهٔ اسرار خدا خواهی رفت
می نوش ندانی از کجا آمده‌ای
خوش باش ندانی به کجا خواهی رفت

حکیم خیام

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہاں سے آیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

از ص ۱۲۸۸

شادی بطلب که حاصل عمر دمی است

هر ذره ز خاک کیقبادی و جمی است

احوال جهان و اصل این عمر که هست

خوابی و خیالی و فریبی و دمی است

حکیم خیام

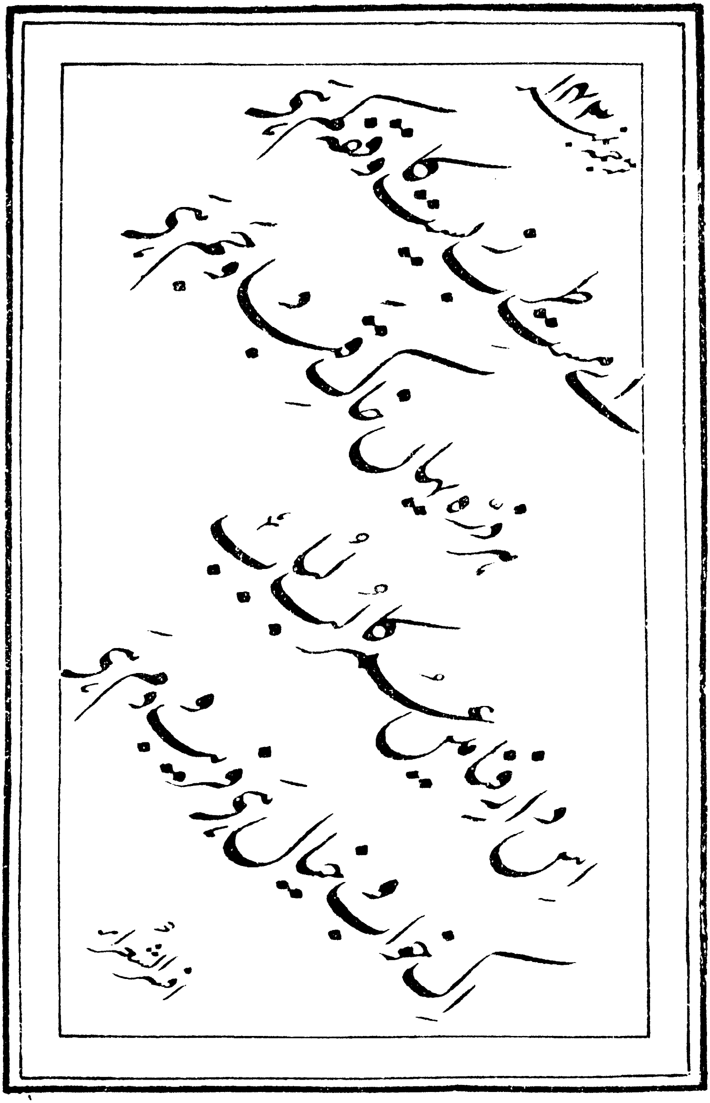

بلبل چو بباغ لاله در دست گرفت

... پیاله در دست گرفت

زان پیش که [illegible] دهان [illegible] گرفت

گر ... افلاک پیاله در دست گرفت

حکیم خیام

نمبر ۱۳۸۱

جب باغ چمن میں بلبل کی چیخ نکلی
لالے کی طرح جاما پسینا اوڑھنا

تب باغ سے چھپ کے جا بستا ہے کہیں
ایک وہ فلاں شخص کا پیالہ چھلکا

افضل الشعرا

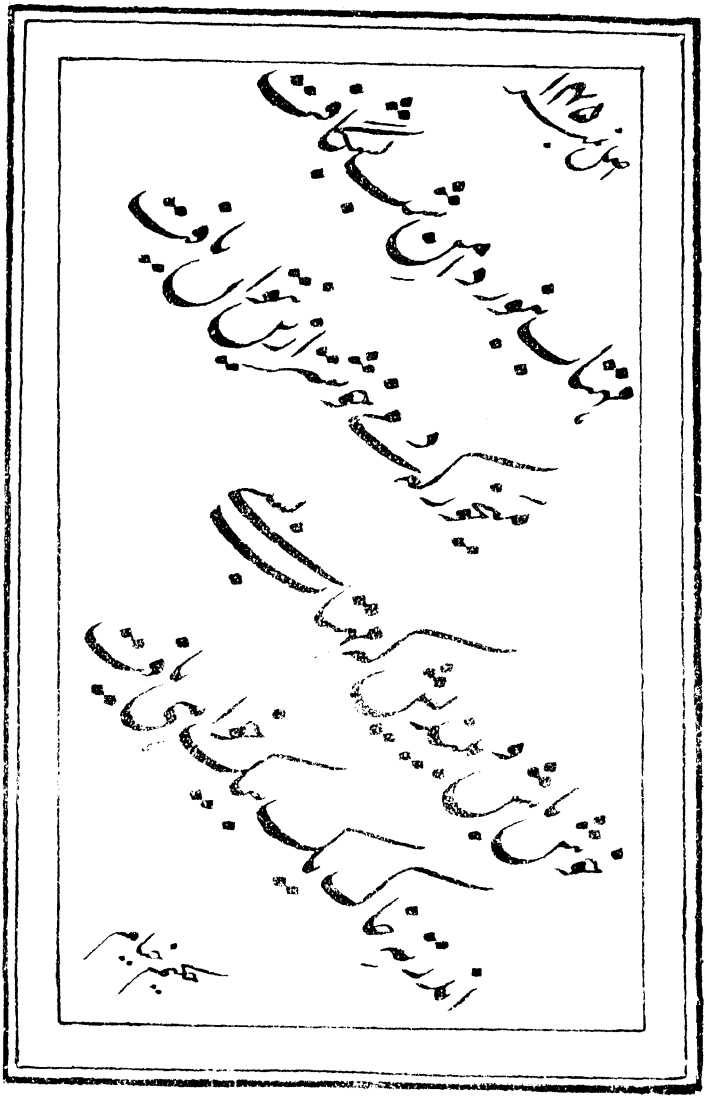

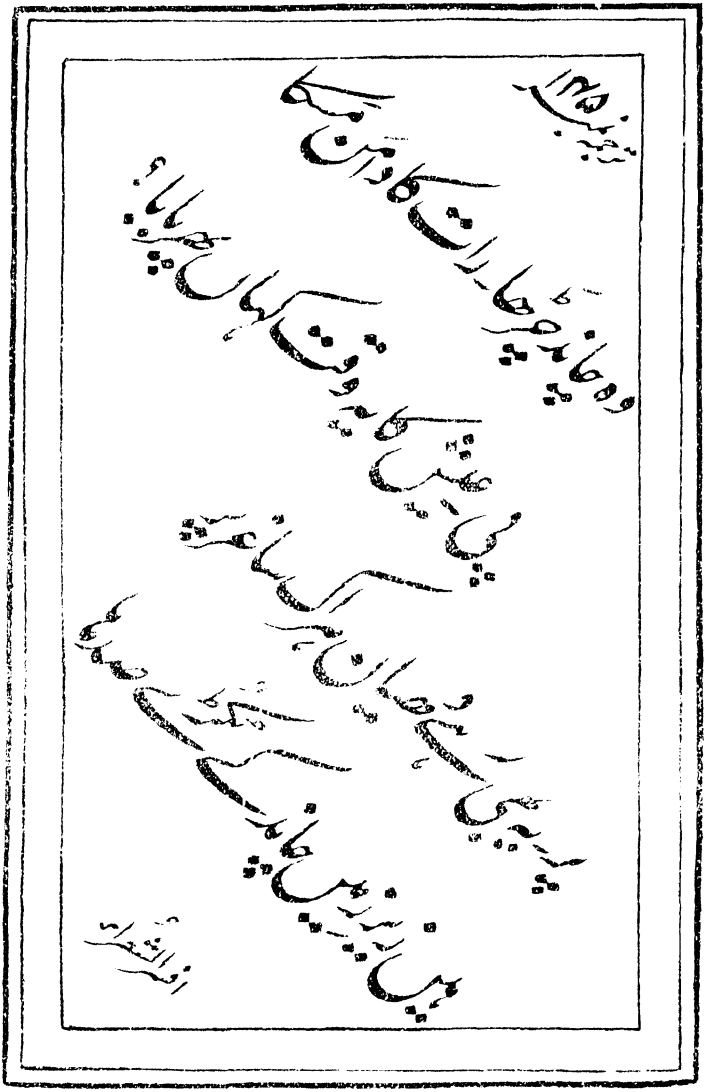

صفر سنه ۱۲۸۱

[illegible] گذشت

[illegible] گذشت

[illegible]

[illegible] گذشت

[illegible] گذشت

حکیم خیام

نمبر ۱۲۰۶

دل نے جو صبا سے تیری بستی پائی

چھوڑا گھر اور ترا اپنا بستی آئی

اب میرزا دو صبا ان بستی آس

جو بات ہے بھوتی تھا تیری اب جدائی

افسر الشعراء

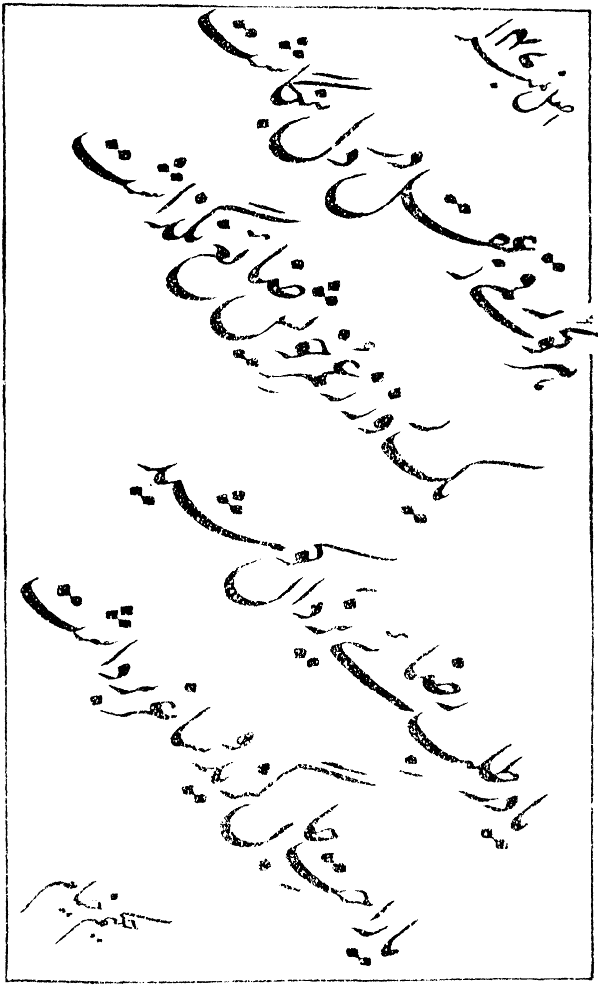

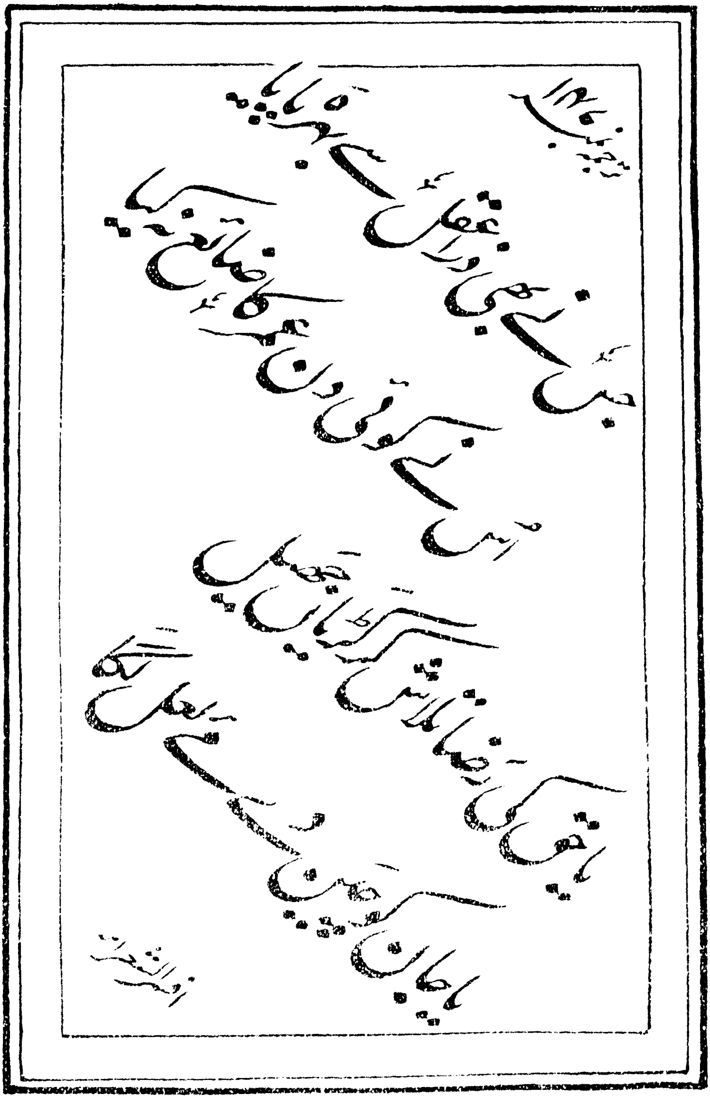

ای [illegible]

چون کرده تو بهره و لطف تو صنع خطا

در عهد ازل [illegible] وز روح جدا

[illegible] نیست [illegible] است [illegible] نیست

[illegible] است [illegible] نیست

[illegible]

[illegible] ۱۳۸۱ھ

جب لطف و غضب ہے ایک ہی ہستی کا

کی روز ازل بہشت و دوزخ کی بنا

جنت تیری محفل ہے وہی تیری جہنم

اچھا ہے کہ جنت بھی یہیں ہیں جا بجا

افسر الشعرا

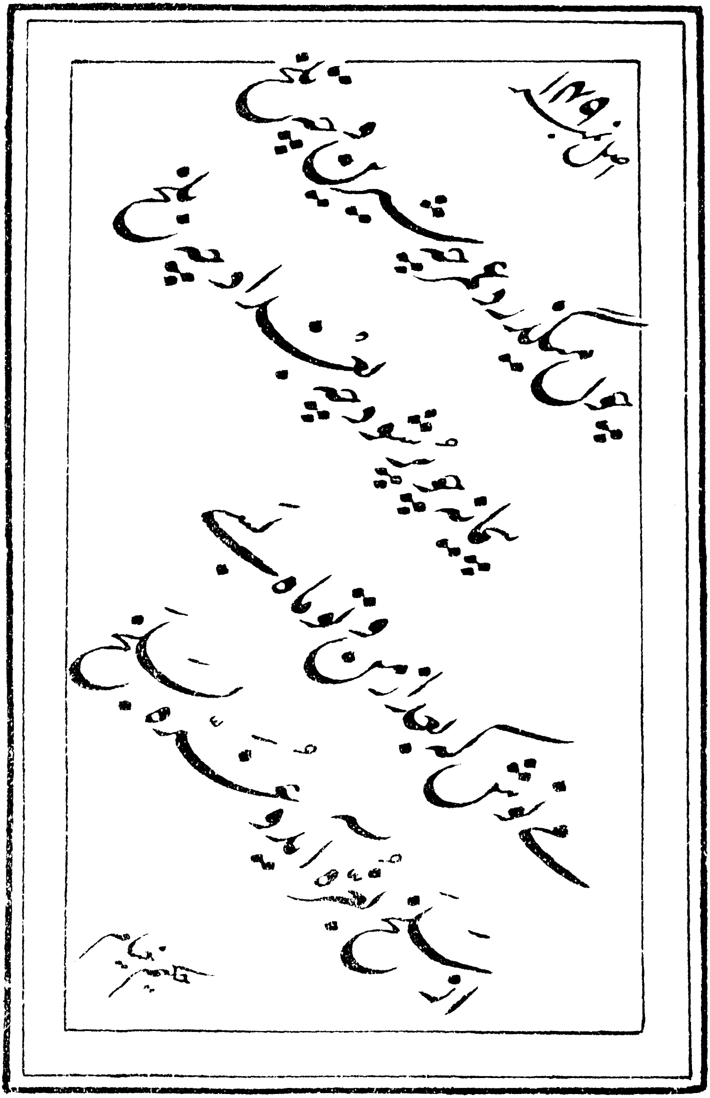

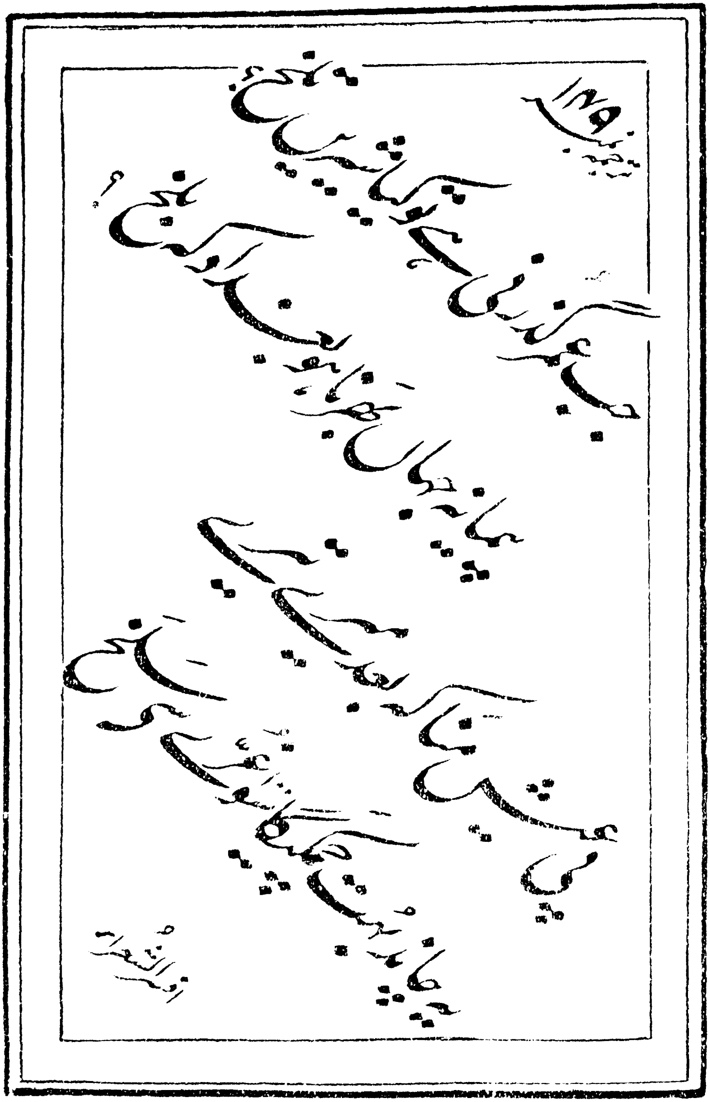
۱۲۸۹

از حزن بهار

این مرغ چمن نشسته زغنچه بنیاد

بر سبزه نشسته بس که بلبل شاد

یکدانه که دیده داغ دارد

داغ دگرش بر سر آن داغ نهاد

حسین خندان

گتھی۵

پیچ و تاب شیوۂ عشق دیتا ہے
سب سے گتھی کو الجھا دیتا ہے

ہاں جب جہاں کہیں دیکھا داغ ملال
چھپا اس پہ نیا داغ لگا دیتا ہے

افسر الشعراء

۵ گتھی یعنی گرہ - گانٹھ

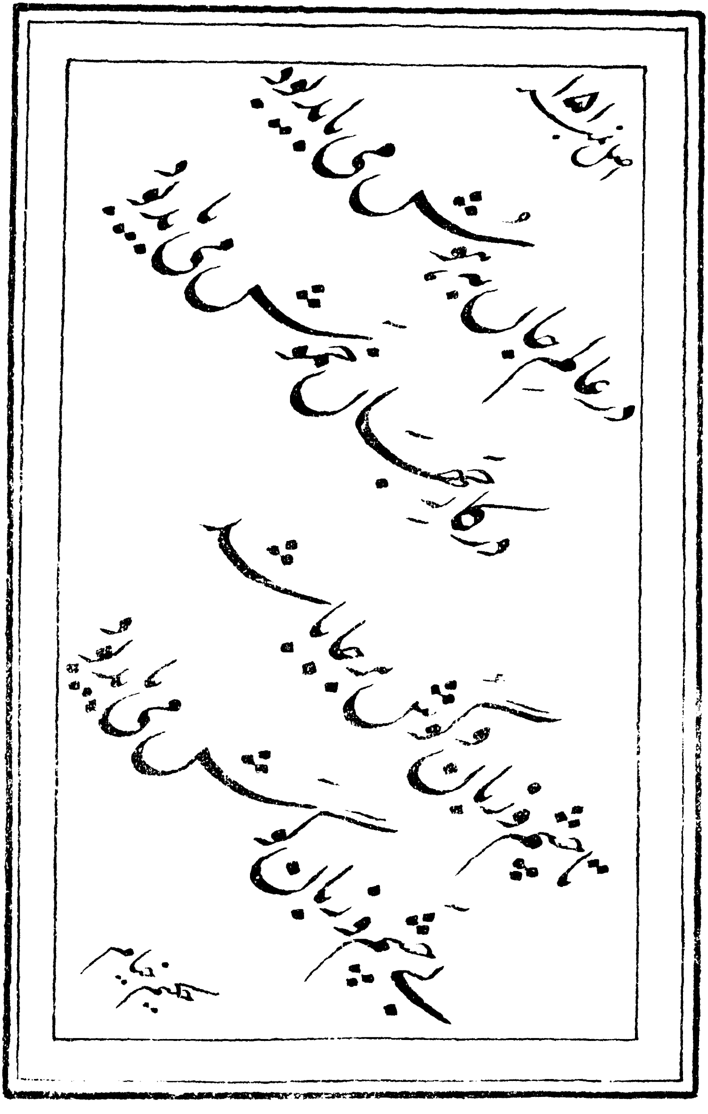

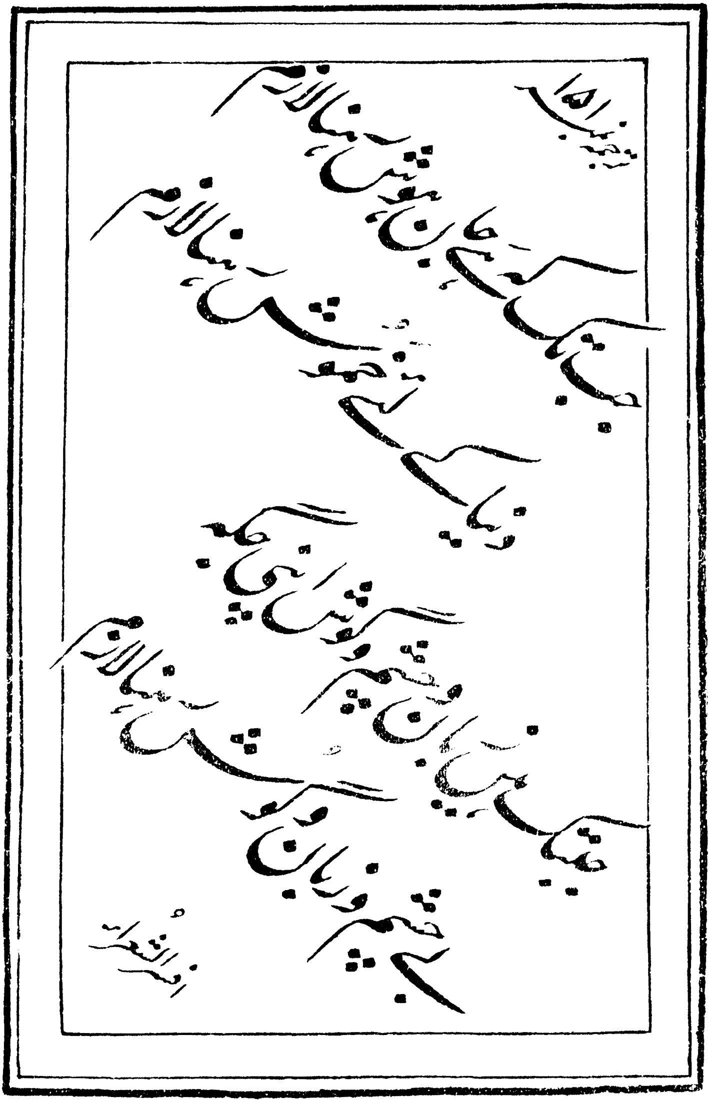

از رباعیات

گویند که ماه رمضان گشت پدید
من بعد بگرد باده نتوان گردید
در آخر شعبان بخورم چندان می
کاندر رمضان مست بیفتم تا عید

حکیم خیام

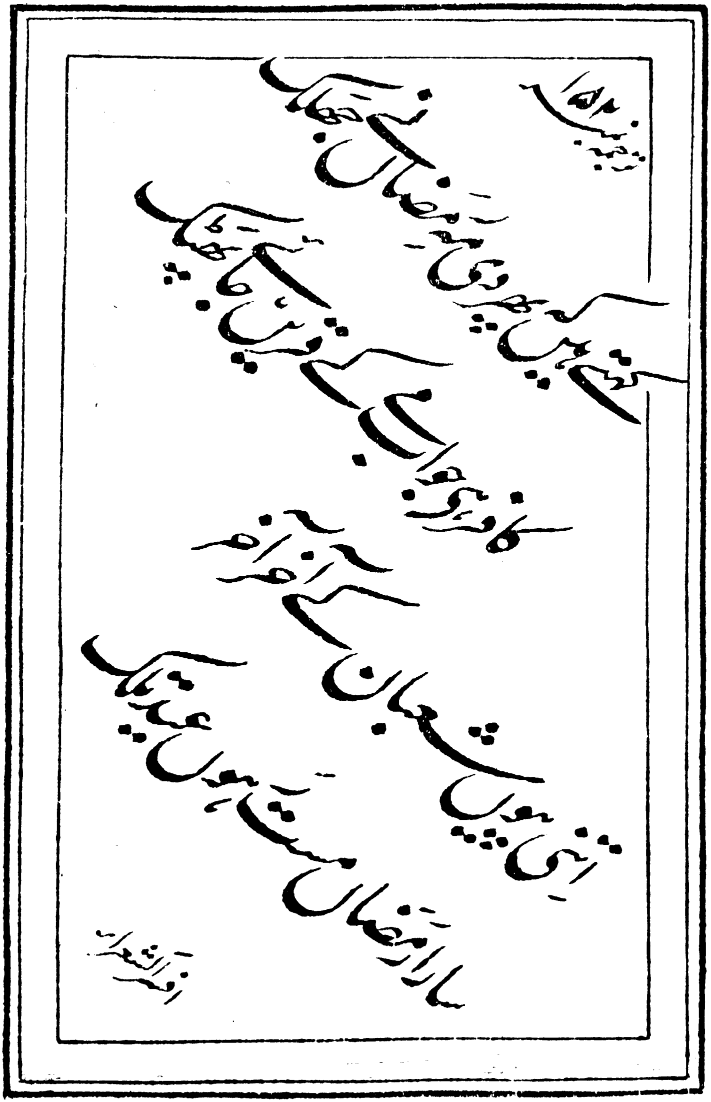

[illegible]

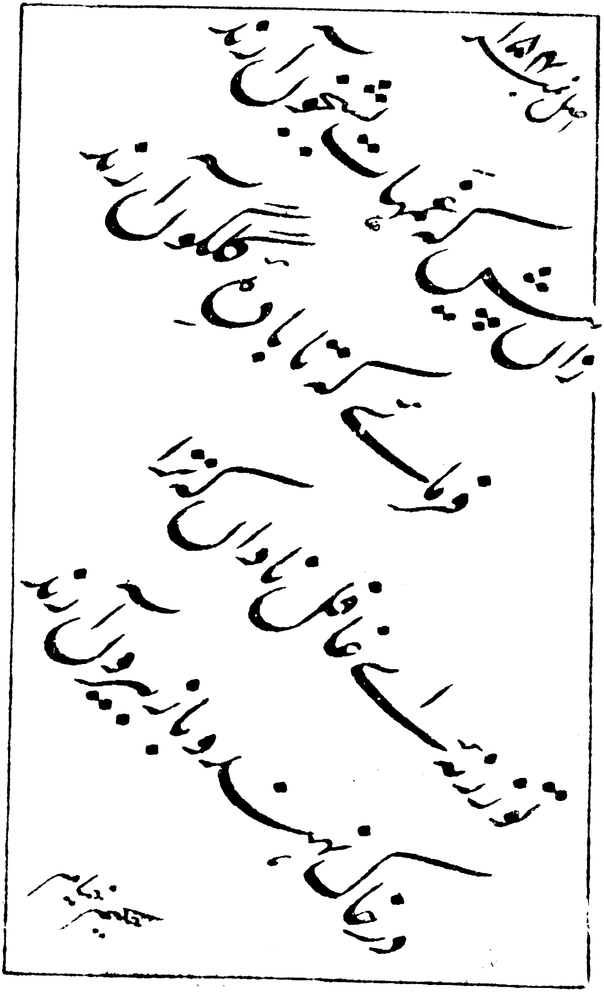

۱۲۸۵ھ

جب تک نگاہ شیخ نہیں لا ہی لا ہیں
جب کچھ نگاہ میں کلمہ الا ہیں

دل میں کچھ ہے کیا عجب

تا عقل تو وہاں نہیں الا ہیں
وقار جمال سے و ہی الا ہیں

[illegible]

از نیش ماها سر سبز مانند

بر خاک تیره سرگردانند

چون وقت سحر

احوال عجب

سرشته عشته

پیش خاک و گل باده جو میمانند

و ز کالبد سرشته

حکیم خیام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بقیہ ۱۵۰۶

وہ بھی جو تیرا امی ہیں خواب میں ہیں

وہ بھی جو نیاز بین ہیں خواب میں ہیں

سب تیرے دوران

بجز تیرے نہیں کسی بھی سب ہیں

سب ایک ہی کار آگاہ[۱] سب خواب میں ہیں

افسر الشعراء

[۱] یعنی بجز جناب احدیت کوئی بیدار نہیں۔

[illegible]

اینکه بهشت وعده بما [illegible]

بین دو جهان [illegible]

شیخ ز عبادت [illegible]

[illegible]

بیچارگان همتی

بنظر کن مسکین

بیچاره

ز دنیا بیش

از عقبی گوارا

بهشت عدن آسی دردی

شاه عالم

الشعراء

سن ۱۵۸۱

آئی تھی یہیں تیغ

اس قوم پہ برسی تھی جہاں سے یہی تیغ

چمکی ہے

تا عمر سینے

آگ سی

چمکی یہیں تیغ

واں قوم کا بدا دہ

بقیہ ۱۸۵

وہ نقش ہیں جن کو

آفریں

سکیں نہ کبھی پا کمال

قابل ہیں وہ دیوان کا

تحسین کے

از ... الشعراء

مثل نمبر ۹۵

خواهی که ترا رتبهٔ ابرار رسد
مپسند که از تو بکس آزار رسد
از مرگ میندیش و غم رزق مخور
کین هر دو بوقت خویش ناچار رسد

[illegible]

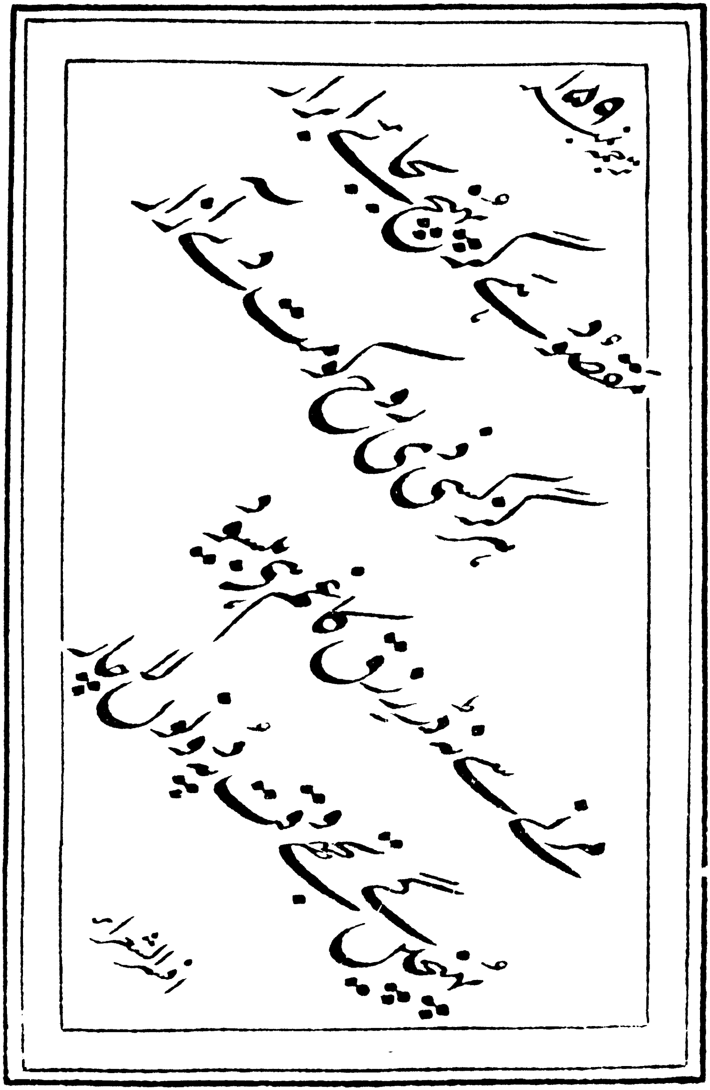

[illegible] ۱۰۱

[illegible] نیستیم [illegible] ز نور دارانیم

در راه [illegible] نیستیم [illegible]

چون [illegible] تیغ [illegible] نیستیم

خدای که جهانبانان [illegible] نیستیم

می باش شکسته دل و [illegible] نور دارانیم

[illegible]

تختی نمبر ۱۰

جب بات ہو عشق کی وہاں عقل کی ہاں ہاں

بے نیک ترین فیض ہستیٔ مردان

پائے ... زندان

افسر الشعراء

غزل نمبر ۱۶۱

[illegible] ست گرفته

[illegible] و سلامت گرفته

دا راه چنان زنی که قیامت گرفته

با خلق چنان [illegible]

[illegible] آرد [illegible]

در کار که روی چنان [illegible] است گرفته

[illegible] بند و امامت گرفته

حکیم [illegible]

بہ نجیب ۱۶۱۴ سے سلام

یوں ان کو ملک ایسے آہستہ بھیج عید

اس طرح جی جیسے طرح صحبت عید

اس طرح ما

اس وضع سے ہو

سجادہ ہی کی ملاقات آئے اس نام

عید بہ بیتوں کی بنا

افسر الشعرا

۱۶۲

در پیش بانواع سخنها گفتند
این بیخبران که در اسرار نسفتند
واقف چو نیند ز اسرار فلک
اول زنخی زدند و آخر خفتند

حکیم خیام

ازین بیت ۱۶۳

چون شاهد روح خانه پرداز شود
هر چیز بسوی عهد پیشین باز شود
این بار وجود را بپیچیدن
از حسرت روزگار بیزار شود

حکیم خیام

بتقریب ۱۳۱۶

[illegible]

از امیر الشعرا

[illegible] ۱۲۶۸

[illegible] وقت [illegible] گذشت

ای همنفسان [illegible] اوقات گذشت

دیدی چه [illegible]

[illegible] بی تو بر ما [illegible] گذشت

چون وقت [illegible]

[illegible]

حکیم [illegible]

بمبئی ۱۶۲۰

یارو اب تک لب کس سے وفا کی یاقوت
اس سے کرنا یاقوت

پیچ و تاب زرد و سے نمایاں

مرجاؤں جو پیش تر اب سے بنا یاقوت
آنکھ مری کس کی سے

از افسر الشعراء

۱۲۶۵

نتیجۂ ۱۶۵

[illegible]

وہ یار [illegible]

[illegible]

[illegible] الشعراء

ص ۱۶۶ ... نیست

... آسوده ... نیست

[illegible]

دنیا و دو عالم ...

ما را بجز خاک رسول الله نیست

کتبه ...

رجب ۱۲۶۰

یہاں تک کہ نہ ہو وہ نصیب جو سعادت نصیب

جو صبر ہوا وہ سے طاقت

تو یہ اشتیاق ہے کہ مجھ کو بدر خاک رسول اللہ نصیب

زوق الشعراء

۱؎ بدر خاک رسول اللہ اضافت مقلوبی ہے۔

۱۶۴

زین پیش [illegible] کردند

[illegible] کردند

[illegible] جهان

زینهار [illegible] کردند

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زبدۃ الشعراء

[illegible] ۱۶۸۱

مسکین تن من که در غریبی فرسود
آواره ز خانمان نمی دارد سود
عمری بگذشت و یک زمان شاد نبود
تا عاقبت الامر چه خواهد بود

[illegible]

نمبر ۱۶۸

[illegible]

[illegible]

از [illegible] الشعراء

نمره ۱۶۹

آورد به اضطرارم اول به وجود

جز حیرتم از حیات چیزی نفزود

رفتیم به اکراه و ندانیم چه بود

زین آمدن و بودن و رفتن مقصود

حکیم خیام

ضمیمہ نمبر ۱۶۹

[illegible]

[illegible] سوا حیات [illegible]

[illegible]

[illegible]

از [illegible] الشعراء

از حزین بیان

ای آنکه خلاصهٔ جهان انسانست

با اوج فلک سر ایوان تو یکسانست

در معرفت ذات تو مانند فلک

سرگشته و سرگردان و حیرانست

کتبه خیام

نتیجہ کا

جو لعل بیاں سخن خزانہ ہیں

یکتا سخن وری میں صحیح پیدا ہیں

ہے انتخاب فلک

وہ معرفت ذات میں یکتائے زماں ہیں

کیا شک ہے ... ہیں

افسر الشعرا

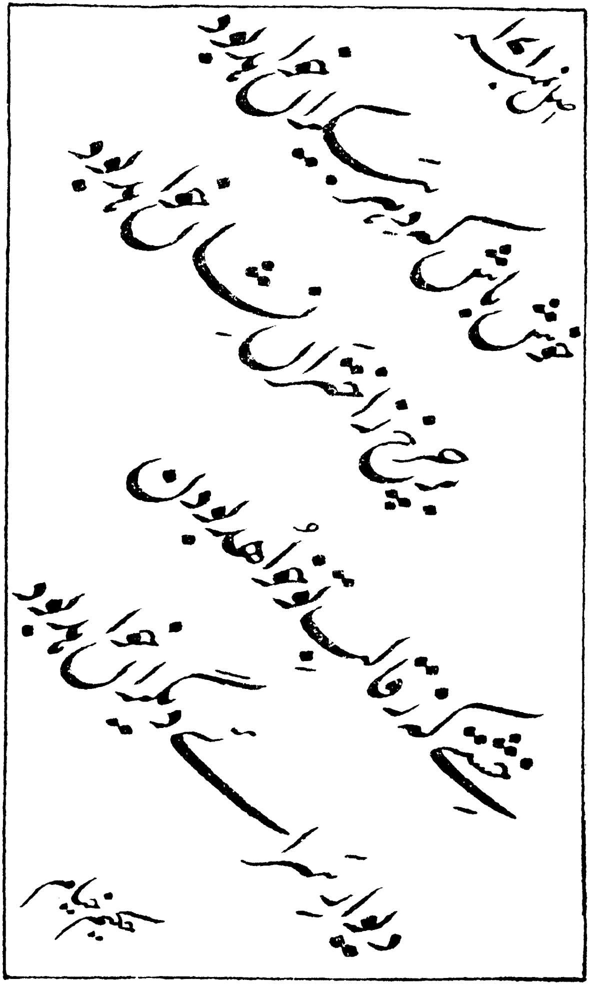

پنجہ بنجہ ۱۸۹۱

وہ شاد ہوں دنیا تری حبس پائیں
ستاروں کی طرح چھائیں

تاریخ

جوانسب بنی ہو کے اس تاگا لب
عیدوں کی ہوں یہ نئی جائیں

افسر الشعراء

۵ حبس پانا - زیادہ ہونا نفع حاصل ہونا -

حکیم خیام

افسوس که نامهٔ جوانی طی شد

وان تازه بهار زندگانی طی شد

آن مرغ طرب که نام او بود شباب

فریاد ندانم که کی آمد کی شد

بچپن کا مزا

افسوس کہ عہد جوانی گذرا

وہ لطف صحبت زندگانی گذرا

وہ وقت کہ جس کا نام تھا عہد شباب

افسوس کہ بیکار وہ پانی گذرا

افسر الشعراء

از پس هر کار

فردا ز الم فراق فتح خواهد یافت

با طالع سعد وصل فتح خواهد یافت

معشوق موافق است و ایام بکام

از شغل سپهر نشاط خواهد یافت

کتبه خادم

[illegible]

ساقی [illegible]

ابھی [illegible]

مستی [illegible]

ابھی [illegible] عشق [illegible] نگاہ

[illegible] الشعرا

[illegible]

چون نیست درین زمانه سودی ز خرد

جز بیخرد از زمانه بر می نخورد

پیش آر از آن که عقل را ببرد

تا بو که زمانه سوی ما بنگرد

[illegible]

نتیجہ ملا

دنیا میں نہیں عقل و خرد سے آسانی
حشر یہی تو ہے تیرے ہی دنیا کا ہر
دشمن عقل
وہ چیز یہ ہے کہ جس سے حیرانی
تا آئینہ زمانہ ساز ہے

افسر الشعراء

صحن [illegible]

[illegible] گلعذاران بنشینید

در [illegible] از [illegible] اران بنشینید

[illegible] تا صبح [illegible]

[illegible] بنشینید

[illegible] زلف نگار [illegible]

[illegible]

پیچ پیچ بہار ہے سے دل ساادہ ولولہ ہائے

دنیا میں سے حصول سا ولولہ

جیتے ہیں کہ نہ دل عشق سے کام نہ سیر چھوڑا

شبانہ زنہ

شوخی نے حنا سے بیاں ہے تعزیر آبیاں

اٹھا اس کو بھی

از افسر الشعراء

از جمله بودها آسمان باز زنیه
قومی که بخواب اند و قال بودار زنیه
تا چشم زنی پیل
ساکی کمی جز بسی از باد و
ورنه چی از چه بی بار و زنیه

حکیم خیام

بیت بہار

چاہوں کہ خواب سے گذرا ہوں

اشتیاق و وصل میں دیکھیو

کیوں منع کے دیدار کی آرزو

تم نہ چاہو نیند میں آوے

ذوق استاد الشعرا

[illegible]

کس را پس پرده قضا راه نیست

وز سرّ قضا هیچ کس آگاه نیست

هر کس ز سر قیاس چیزی گفتند

معلوم نگشت و قصه کوتاه نیست

حکیم خیام

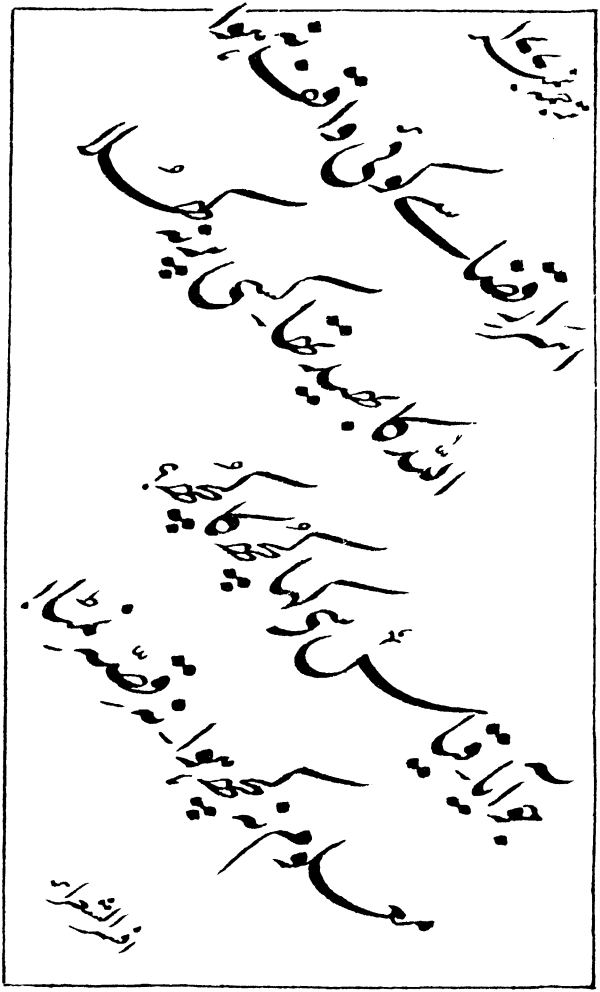
امر قضا سے کوئی واقف نہ ہوا
افصح الشعراء

[illegible]

تیغ بے نیام

جھگڑا بھی کریں تو دونوں میں ہے

اوڑھنا اسا اپنی بات بڑی اٹکل

ہر وقت تکرار دونوں کی بات

کیوں اپنی جان کو بیتاب کیا

افسر الشعرا

از منزل کفر تا به دین یک نفس است
وز عالم شک تا به یقین یک نفس است
این یک نفس عزیز را شاد بدار
کز حاصل عمر ما همین یک نفس است

حکیم خیام

[illegible]

اسرار ازل سے کوئی واقف نہ ہوا

اس دائرہ سے کوئی قدم [illegible]

[illegible] استاد [illegible]

[illegible]

از امیر الشعرا

از من بندار می باید بود

از دوش پیمانه می باید بود

وز دست اجل

ای ساقی همه لطف و خوش چشم ما را

کرده می باید بود

حکیم خیام

[illegible] نمی‌شنود

[illegible] نمی‌شنود

[illegible]

هان ساقی [illegible] نمی‌شنود

[illegible] نمی‌شنود

افسر الشعرا

[illegible]

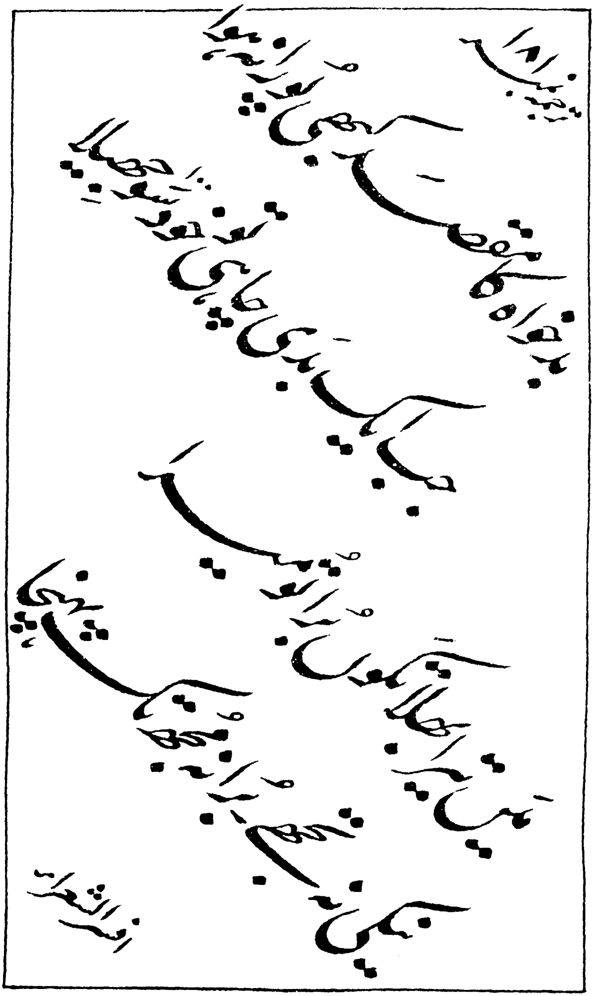

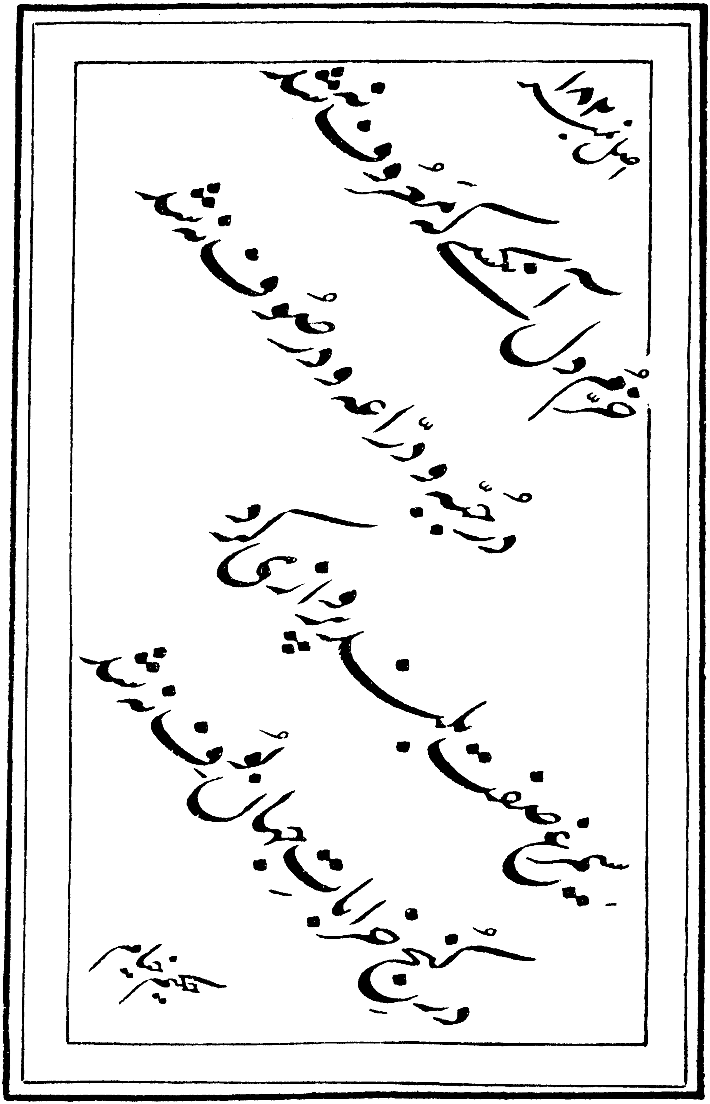
مثل نمبر ۱۸۲

تختی نمبر ۱۸۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سیمرغ کسی نشد ز گرگس[۱]

[illegible]

[illegible] الشعراء

۱؎ گرگس یعنی گِدھ ۔

[illegible] ۱۳۸۱

[illegible] بکف حریف و تیغ

[illegible] بسته ما بخون تیغ

افسوس که [illegible]

فرو بست اجل [illegible]

[illegible] آستین [illegible]

[illegible] جهان [illegible] تیغ

[illegible] عیان [illegible]

[illegible]

[illegible]

بہ تقریب

افسوس کہ ہر وقت ہی باران کا

اس میں تو کہاں پھول ہیں پتیاں ہیں

زمانہ کی تیری چھپی

عالم کی ستانو رونی کا ملک

افسر الشعرا

مثل نمبر ۱۸۸۱

بخت شاهان

نسیم بخت شاهان

فرود آید ز تیغ شاهان

تیغ زن

بخت شاهان

آسیب ز ایشان بخت شاهان

ز ایشان بپاید

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افسرالشعرا

از صفحه ۱۸۵

طبعم به نماز و روزه چون مایل شد
گفتم که مراد کلیم حاصل شد
افسوس که آن وضو به بادی بشکست
وان روزه به نیم جرعه می باطل شد

حکیم خیام

جب باغ میں بہار نیا روپ لائے گی

افسوس کہ وہ دور تو آیا مگر

وہ دور ہی کیا زندگی آئی کیا

افسر الشعراء

صبح ز نوروز ابر بیرون می آید

چون از دل آفتاب بیرون می آید

وز دیده چو خون ناب بیرون می آید

گر خون بچکد ز چشم مستم عجب است

بنگر که گل از خار برون می آید

حکیم خیام

نمبر ۱۸۶

[illegible]

کانٹوں میں ہیں پھول کھلاتے آئے

[illegible]
رئیس الشعرا

[illegible]

اندر ره عشق جمله صافان دُردند
واندر طلبش جمله پاکان گَردند
[illegible]
امروز [illegible] فردا [illegible]
فردا طلبان [illegible]

[illegible]

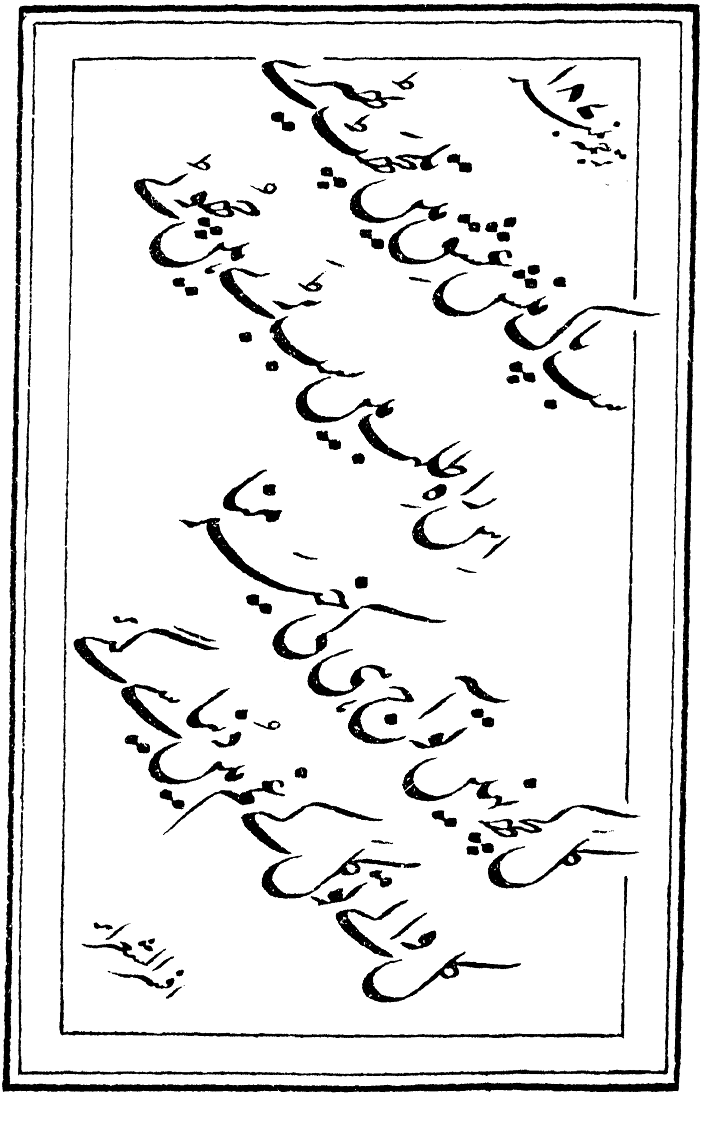

رجب ۱۲۸۱

بیبنی بابد بابد

بابدنی بابدونی بابد بابد

در بابد بابد دو دو بابد

مشقعلی شش جونی بابد بابد

نصف جونی بابد بابد

شعر وار

کلبعلی خان

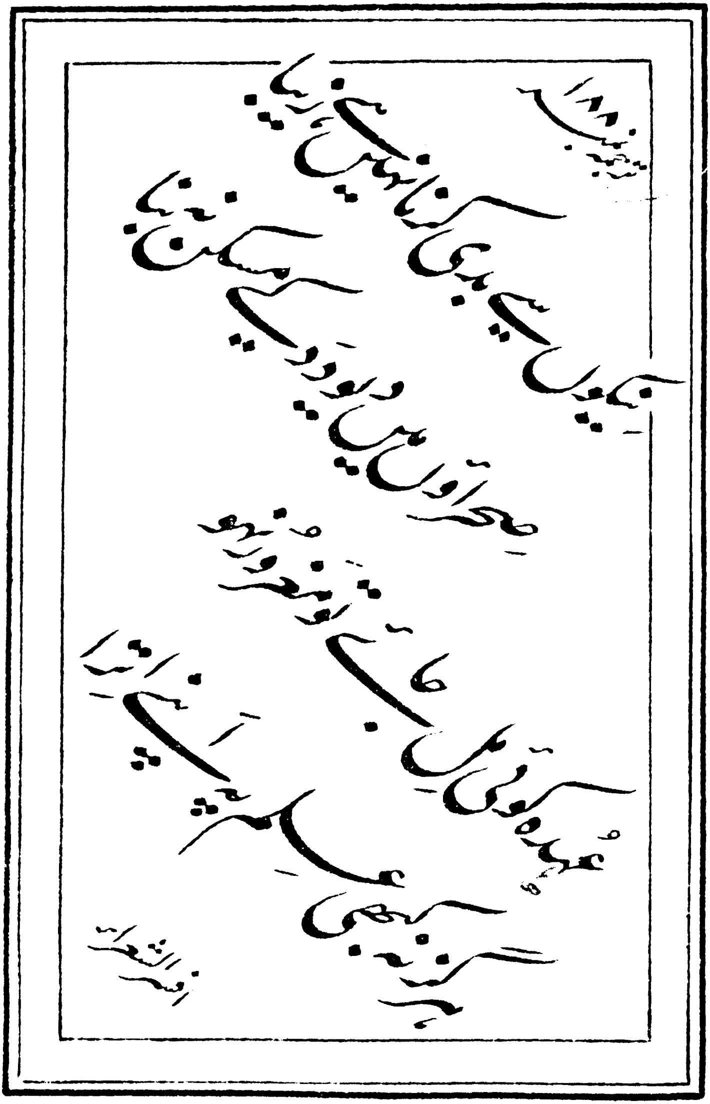

ص ۱۸۹

یاران موافق همه از دست شدند
در پای اجل یکان یکان پست شدند
بودیم به یک شراب در مجلس عمر
دوری دو سه پیشتر ز ما مست شدند

حکیم خیام

[illegible]

[illegible] ساقی

ہم مجلس [illegible]

دو چار ہی دور [illegible]

از افسر الشعراء

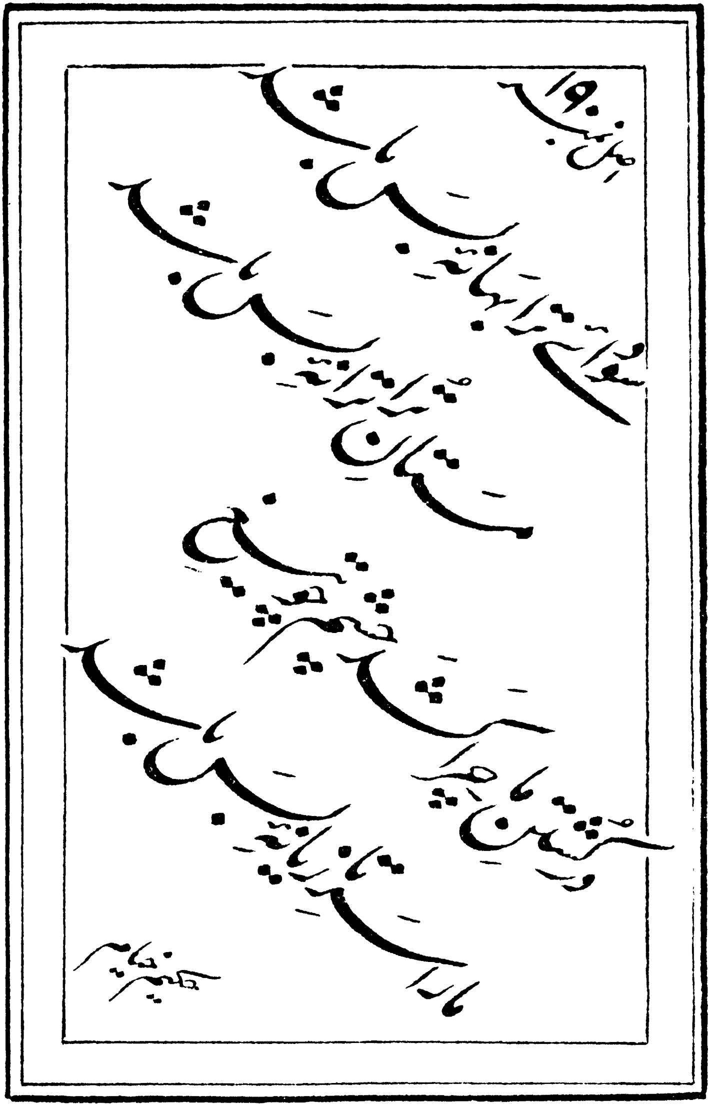
۱۹۰

۱۹۰

وحشی کو ترے بیابانی کا غم ہے
مشتاق کو ترے لن ترانی کا غم ہے
لے تیغ کی صورت و ترے کیا
مجھ کو ترے بے زبانی کا غم ہے

از اعظم الشعراء

غزل نمبر ۱۹۱

یک جرعه می ملک جهان می ارزد

خشت سر خم هزار جان می ارزد

دستی که لب می ازو پاک کنند

حقا که هزار طیلسان می ارزد

حکیم خیام

نمبر ۱۹۱

ہر گھونٹ شراب سے جہاں تک ہو ور[1]
ہمدم سے جاں تک پرور[2]
چشت سے پونچھیں پیتے ہیں
وہ چھوکرا[3] کس لب سے پیتے ہیں اول

زور الشعرا

۱ ور یعنی زیادہ ۲ پرور- پالنے والا ۳ دیسی شراب پینے والے ہر گھونٹ پر ایک کپڑے سے ہونٹ پونچھتے ہیں

مشق نمبر ۱۹۲

خشت سر خم ز ملک جم خوشتر
بوی قدح از غذای مریم خوشتر
آه سحری ز سینهٔ خماری
از نالهٔ بوسعید و ادهم خوشتر

[illegible]

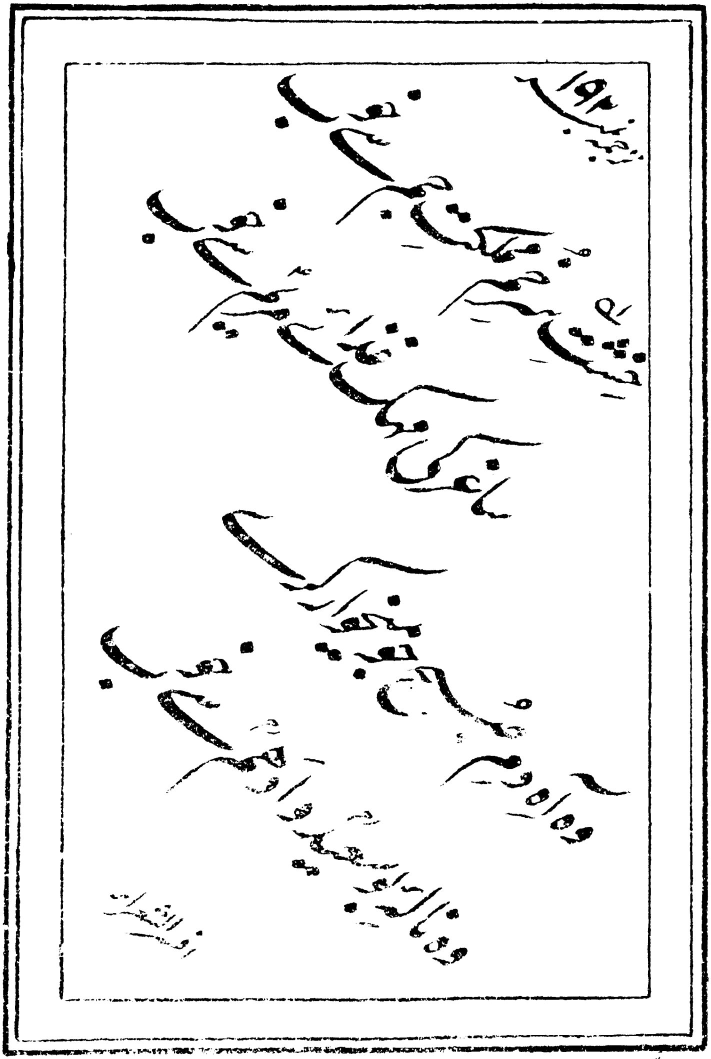

غزل ۱۹

از زبور عجم

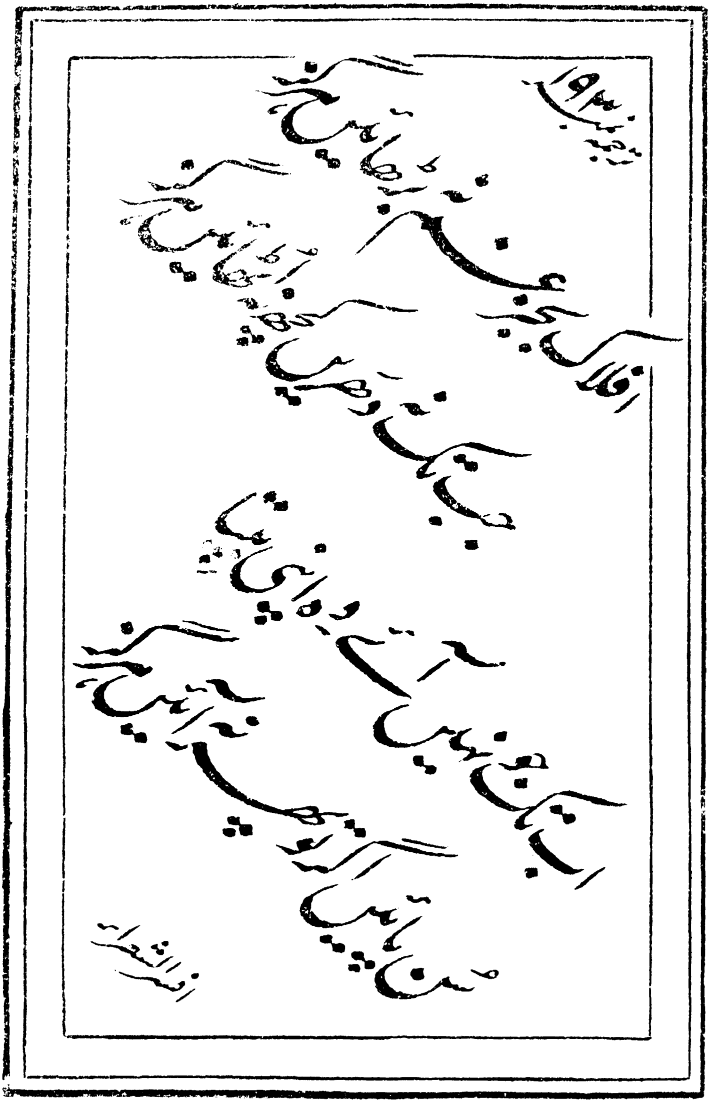

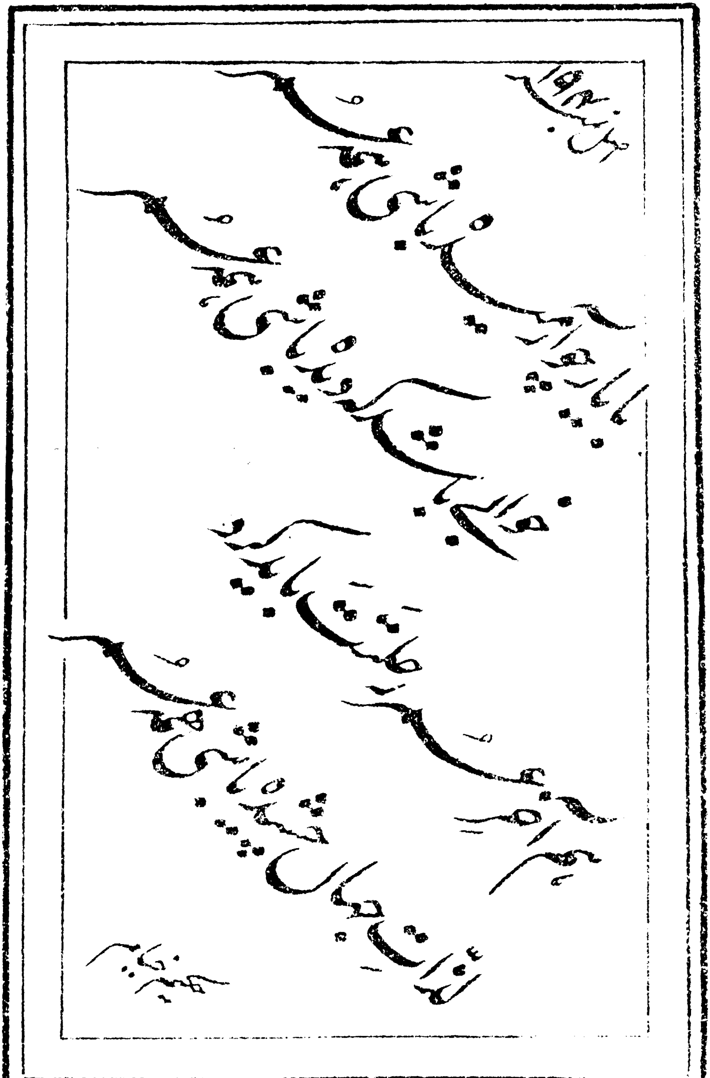

پنجم ۱۹۱۲ع

مجھ سے کبھی وصل کا ساماں مانگے

از خواہش نفس کچھ بکا ساماں مانگے

ہستی کو فنا آئی صورت

از ہمت بیکس ہو کے سامان کے

دنیا کا نقشہ بدل جائے گا

از افضل الشعراء

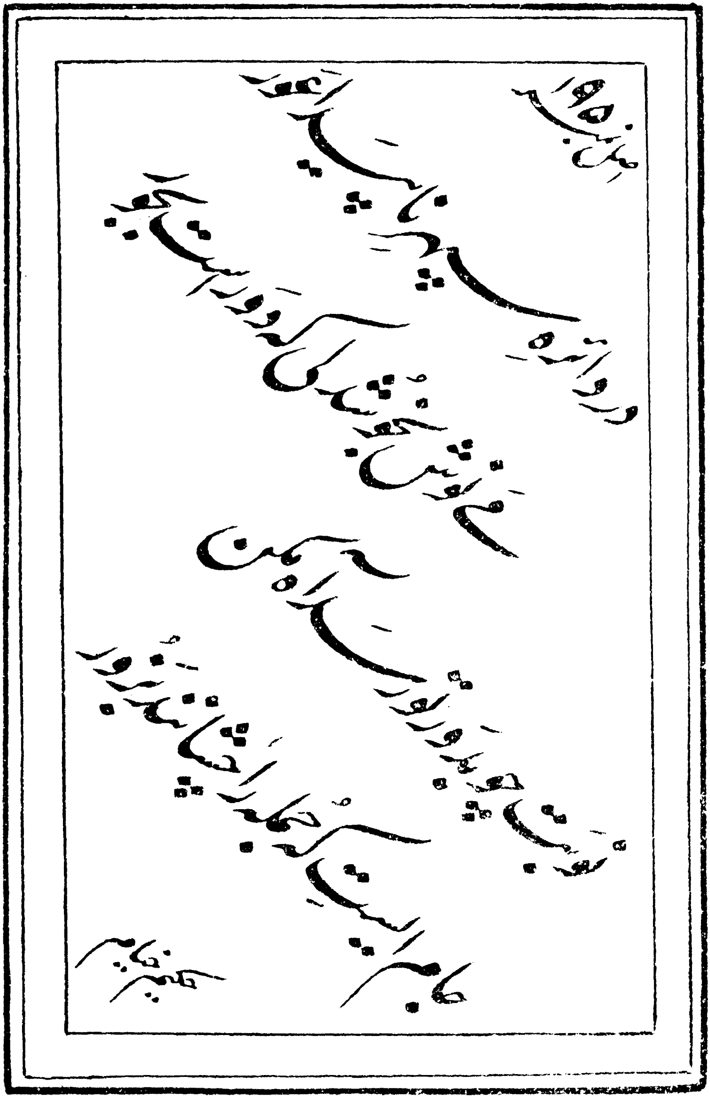

بمبئی ۱۹۰۵ء

از ... جمعہ

پیچ نکلا حسن کا سے آیا

نازک ادا پیاں کی اس کا تیغ

جب وقت آیا تب آئے گی بلا

چاہیے

از ...

آنان که محیط فضل و آداب شدند

در جمع کمال شمع اصحاب شدند

ره زین شب تاریک نبردند برون

گفتند فسانه‌ای و در خواب شدند

حکیم خیام

ضمیمہ نمبر ۱۹۶

اسکی طاعت میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

اوروں [illegible]

استاد الشعرا

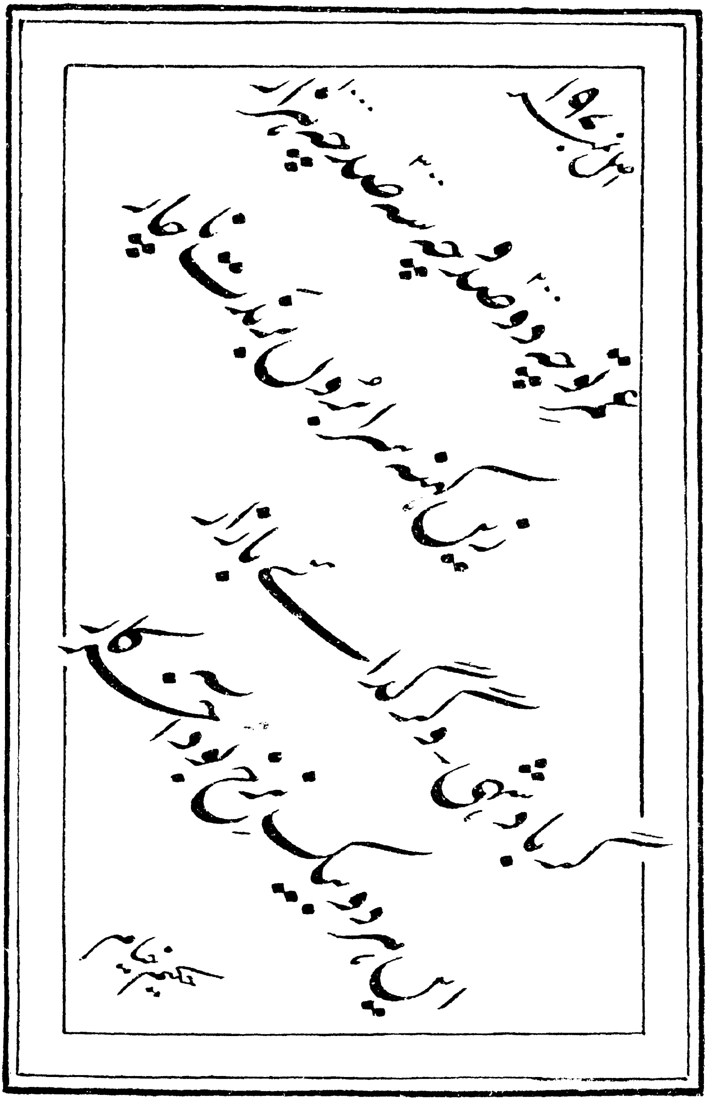

نتیجۂ ۱۹۱۰ع

تیری [illegible]

شعر و شعور کی عزت [illegible]

[illegible]

سلطان [illegible]

[illegible]

از [illegible] الشعراء

۱۹۰

روزیست خوش و هوا نه گرمست و نه سرد
ابر از رخ گلزار همی شوید گرد
بلبل بزبان حال خود با گل زرد
فریاد همی زند که می باید خورد

حکیم خیام

نمبر ۱۹۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سنه ۱۲۹۹

[illegible]

رباعی ۱۹۹

مردوں کی طرح سے عاشقی پیشہ کیا

یک بار زن و فرزند سے تو [illegible] اٹھا

ہر چند [illegible] کی سیر [illegible] ستی

[illegible] سے کیا [illegible] بڑھا[1]

افسر الشعرا

[1] بڑھا یعنی دور کر

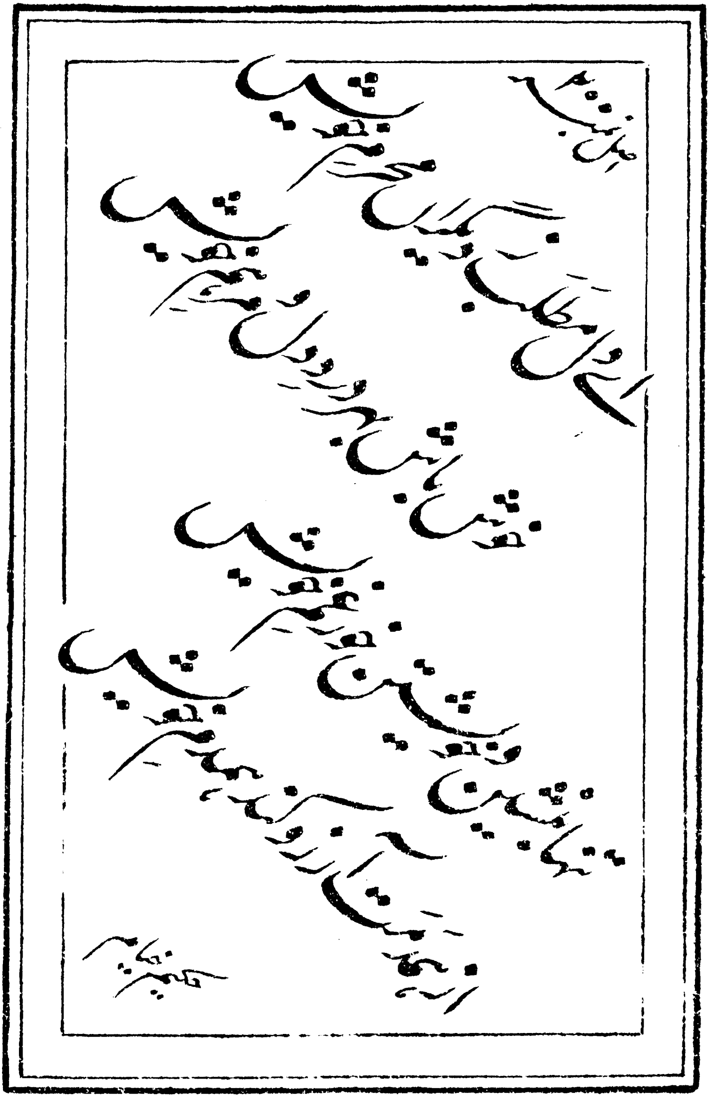

[illegible]

[illegible] اپنا

اے دل نہ بنا [illegible] اپنا

[illegible]

[illegible] غم اپنا

[illegible]

ضرور پڑھیے

مرقع چغتائی۔ دیوان غالب کا مصور اڈیشن۔ قیمت سعہ

بانگ درا۔ علامہ سر محمد اقبال ایم اے۔ قیمت ۸ مجلہ ۸

زبور عجم۔ " " " " قیمت سے مجلہ للعہ

پیام مشرق۔ " " " " " سے " ۸

اسرار و رموز۔ " " " " " عا " عا ۸

آیات جدانی۔ مجموعہ کلام مرزا یاس یگانہ قیمت مجلہ عا

دیوان غالب۔ پاکٹ اڈیشن مطبوعہ جرمن قیمت للعہ

مطالب الغالب۔ شرح دیوان غالب مولانا سہا۔ مجلہ سے

تیر و نشتر۔ دیوان آغا شاعر قزلباش۔ مطبوعہ مخزن پریس عہ

رباعیات باباطاہر۔ مترجمہ عندلیب شادانی۔ قیمت عہ

المشتہر

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

(مطبوعہ کریمی پریس لاہور باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر)